

قرآنی علوم کے طالبین کے لیے جدید انداز میں انتہائی مفید کورس

معلم القرآن

QUR'ANIC TUTOR

- ◆ تیس اسباق پر مشتمل عربی گرامر (صرف و نحو) کا آسان ماہانہ کورس
- ◆ تمام عربی قواعد کی قرآنی مثالیں اور انتہائی سہل اور دلچسپ عملی مشقیں
- ◆ نظریاتی اور فکری گمراہیوں سے بچنے کا حل قرآن و سنت کی روشنی میں
- ◆ قرآن کریم کے اساتذہ و معلمین اور مساجد کے ائمہ و خطباء کے لیے گرانقدر تحفہ

مؤلف: مفتی محمد نعیم
انتظامیہ انتہائی اسلامی کورس سوسائٹی

مکتبہ النور کراچی

قرآنی علوم کے طالبین کے جدت انداز میں انتہائی مفید کورس

معلم القرآن

- ★ تیس اسباق پر مشتمل عربی گرامر (صرف و نحو) کا آسان ماہانہ کورس
- ★ تمام عربی قواعد کی قرآنی مثالیں اور انتہائی سہل اور دلچسپ عملی مشقیں
- ★ نظریاتی اور فکری گمراہیوں سے بچنے کا حل قرآن و سنت کی روشنی میں
- ★ قرآن کریم کے اساتذہ و معلمین اور مساجد کے ائمہ و خطباء کے لیے گرانقدر تحفہ

مرتبہ

مفتی محمد نعیم
استاذ اہل سنت و جماعت مدرسہ اسلامیہ پاکستان

خلیفۃ مجاز بیعتہ

عارب اللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ النور کراچی



﴿جملہ حقوق بحق مولف محفوظ ہیں﴾

نام کتاب: **مکتبہ القرآن**

نام مولف: **مفتی محمد نعیم** استاذ دارالافتاء
جامعہ اشرف المدارس کراچی

کمپوزنگ: **محمد عرفان مغل**

باہتمام: **محمد حیدر خان**

برائے رابطہ: **(0092)(3333207223)**
maktabatunoor@gmail.com

طبع اول: **ذی الحجہ ۱۴۲۹ھ بمطابق دسمبر ۲۰۰۸**

ناشر: **مکتبہ القرآن کراچی**

ملنے کے پتے

زم زم پبلشرز کراچی
مکتبہ الاحسان اردو بازار کراچی
مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور
مکتبہ سید احمد شہید لاہور
مکتبہ العارفی فیصل آباد
کتاب گھر سکھر
ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان
کتاب خانہ رشیدیہ راجہ بازار روپنڈی
نیز شہر کے کسی بھی معروف
اسلامی کتب خانہ سے طلب فرمائیں

کتب خانہ مظہری گلشن اقبال کراچی
دارالاشاعت اردو بازار کراچی
علمی کتاب گھر اردو بازار کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی
ادارہ اسلامیات اردو بازار کراچی
ادارۃ الانور نوری ٹاؤن کراچی
مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی کراچی
بیت الکتب گلشن اقبال کراچی

دعاۓ کلمات

مرشدنا و مولانا عارف باللہ حضرت اقدس مولانا الشاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم العالیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

HAKIM MUHAMMAD AKHTAR

NAZIM
MAJLIS-E-ISHATUL HAQ

KHANGAH MADADIA ASHRAFIA
ASHRAFUL MADARIS
GULSHAN-E-IQBAL-2, KARACHI.
P.O. BOX NO. 11182
PHONES : 461958 - 462676 - 4981958

حکیم محمد اختر صاحب
ناظم، مجلس اشاعت الحق
تعمیر و اشاعت ادبہ اشرفیہ / اشرف المآثرین
ایس بی ۱۔ ۱۔ ۱۔ گلشن اقبال بلاک ۲، کراچی
پست بکس نمبر ۱۱۱۸۲
فون ۴۶۱۹۵۸ - ۴۶۲۶۷۶ - ۴۹۸۱۹۵۸

عزیز مکرم مفتی محمد نعیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی نئی تالیف معلم القرآن کا مسودہ نظر سے گزرا۔ امید ہے کہ یہ تالیف بھی مفتی صاحب کی دیگر تالیفات کی طرح نہایت مفید ہوگی۔ دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کی مساعی کو قبول فرمائیں اور ان کے لئے صدقہ جاریہ بنائیں۔ آمین۔

محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہ

محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہ
۱۰ ذوقعدہ ۱۴۲۹ھ
مطابق ۹ نومبر ۲۰۰۸ء

تقریظ

داعی قرآن حضرت مولانا محمد اسلم شیخوپوری صاحب دامت برکاتہم العالیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

برادر عزیز مفتی محمد نعیم صاحب زید فضلہ نوجوان عالم دین اور صاحبِ قلم ہیں، اللہ نے دردمند دل اور ہوش مند دماغ عطا فرمایا ہے، دور حاضر کے فتنوں، عالمی تغیرات اور انسانی نفسیات پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ موفق من اللہ ہیں، تھوڑے ہی عرصہ میں ان کی کئی کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں، ہر کتاب مستند مواد پر مشتمل اور تعلیمی و تربیتی اسلوب کی حامل ہے۔ حال ہی میں انہوں نے ”معلم القرآن“ کے عنوان سے ایک نئی کتاب لکھی ہے جو تیس اسباق پر مشتمل ہے اور اس میں ”صرف و نحو“ کے قواعد انتہائی آسان انداز میں بیان کئے گئے ہیں، ہر سبق کے آخر میں عملی مشق دی گئی ہے، جسے حل کرنے کے بعد متعلقہ قاعدہ ذہن نشین ہو جاتا ہے۔

یہ کتاب کسی مستند عالم سے پڑھنے کے بعد قرآن کریم کا ترجمہ کرنا آسان ہو جاتا ہے، کتاب کے آخری پانچ ابواب ان گمراہیوں کے سدباب کے لئے ہیں جو قرآن ہی کے نام پر پھیلانی جا رہی ہیں۔ کتاب کے مطالعہ کے دوران اس ناچیز کے دل سے بے ساختہ دعائیں نکلتی رہیں کہ مفتی صاحب نے وقت کی ایک اہم ضرورت کو پورا کیا ہے۔

امید ہے یہ کتاب ہاتھوں ہاتھ لی جائے گی اور وہ حضرات جو فہم قرآن کا جذبہ رکھتے ہیں وہ اس سے خوب خوب استفادہ کریں گے۔

محتاج دعا

محمد اسلم شیخوپوری
1/11/1429ھ

فہرست

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
3	دعاۓ کلمات	☆
4	تقریظ	☆
7	اظہار تشکر	☆
9	اسمائے اشارہ	1
17	اسمائے موصولہ	2
25	حروفِ سوال	3
32	قرآنِ کریم میں کثیر الاستعمال حروف	4
40	اسمِ ضمیر کا تعارف	5
45	متکلم کی ضمیریں	6
54	ضمیرِ مخاطب کا تعارف	7
63	ضمیرِ غائب کا تعارف	8
77	ضمیرِ غائب مؤنث کا تعارف	9
87	حروف کا بیان	10
90	حروفِ ضمیر کے ساتھ استعمال	11
101	حروفِ نفی کا تعارف	12

109	تنبیہ، تخصیض، ردع اور حروف ندا کا تعارف	13
116	افعال مدح و ذم اور حروف تاکید کا تعارف	14
122	حروف شرط کا تعارف	15
129	فعل ماضی کا تعارف (الف)	16
137	فعل ماضی کا تعارف (ب)	17
147	فعل ماضی کا تعارف (ج)	18
154	فعل مضارع کا تعارف (الف)	19
160	فعل مضارع کا تعارف (ب)	20
168	خلاصہ فعل مضارع	21
173	ماضی مجہول اور مضارع مجہول کا تعارف	22
181	متفرق حروف	23
185	امر، نہی، اسم فاعل، اسم مفعول، اسم تفضیل اور اسم مبالغہ کا تعارف	24
195	قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر سیکھنے کا مقصد	25
201	علم حاصل کرنے کے ذرائع	26
208	تفسیر قرآن میں صراط مستقیم	27
222	تفسیر قرآن میں گمراہی کے اسباب	28
230	قرآن کریم کے نام کے فتنوں کی ترویج	29
239	قرآنی استاد کا تعارف	30
247	جوابات	☆

عرض مؤلف

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ!

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا وہ عظیم ترین تحفہ ہے، جو ہمارے پیارے نبی سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے سے ہم تک پہنچا۔ اس بے بہا اور انمول نعمت کی قدر دانی دنیا و آخرت کی فلاح و کامیابی کے دروازے کھول دیتی ہے، اور اس کی ناقدری سے ناکامی اور نامرادی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں کے لئے ہدایت کا وہ منشور ہے، جس سے منہ موڑ کر قیامت تک کوئی انسان ضلالت و گمراہی کی اندھیروں سے نہیں نکل سکتا، اس پر ایمان رکھنے والے، اس کی تلاوت کو حرز جان بنانے والے، فکر و تدبیر سے کام لینے والے اور اس کے احکامات پر عمل پیرا ہونے والے ہی رشد و ہدایت کے اس آفتاب سے روشنی حاصل کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ ہم اس کتاب ہدایت پر ایمان رکھتے ہیں، مگر بڑی دل سوزی اور دردمندی کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہم اس کے حقوق کے بارے میں بڑی کوتاہیوں کے مرتکب ہیں۔ اول تو ہم اس کی تلاوت ہی سے غافل ہیں اور اگر اس کی تلاوت کی توفیق ہو بھی جائے تو الفاظ کی صحت و درستگی کا اہتمام ہے، نہ اس کے معانی کے سمجھنے کی کوئی فکر.....!! بلاشبہ قرآن کریم کے معانی اور مفہم کو سمجھے بغیر صرف تلاوت بھی بہت بڑی دولت ہے جو قرب الہی کا ایک بڑا ذریعہ ہے، جس میں ہر حرف پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں، یہ تلاوت بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت کا ایک مقصد ہے، مگر ﴿أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ﴾ (النساء: ۸۱۲)، کاربانی ارشاد اور ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَكِّرٍ﴾ (القمر: ۱۷)، کی قرآنی آیت ہم سے کچھ اور بھی مطالبہ کر رہی ہے اور وہ ہے قرآن کریم کی آیات میں تدبیر اور غور و فکر کرنا، اور اس سے نصیحت و عبرت حاصل کرنا۔

اس ناچیز راقم الحروف نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اسی فکر اور کوشش کے ساتھ کہ کس طرح ہم قرآن کریم سے اپنا ٹوٹا ہوا رشتہ بحال کریں، اپنی مسجد (جامع مسجد توحید ڈیفنس آفیسرز ہاؤسنگ سوسائٹی، ملیر کینٹ کراچی) میں درس قرآن کا سلسلہ شروع کیا، الحمد للہ اس سلسلے کا خیر مقدم کیا گیا، مسجد کے نمازیوں کے جوش، جذبے اور لگن نے اسے مزید آگے بڑھایا، درس میں نوجوان طبقے سے لے کر معمر حضرات تک مختلف فکر و نظر کے لوگ پابندی سے شرکت کرنے لگے، جس کا الحمد للہ راقم الحروف نے خود بھی ذاتی طور پر بڑا فائدہ محسوس کیا اور لوگوں کے حوالہ سے یہ بات مشاہدہ بن کر سامنے آگئی کہ:

ع- ذرا تم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی!

درس قرآن کے دوران یہ احساس ہوا کہ اگر عوام الناس کو عربی زبان سے معتد بہ واقفیت حاصل ہو جائے تو قرآن کریم کے ترجمہ اور مفہوم سے وہ مانوس ہو جائیں گے اور اس کے معانی کے بھول جانے کی شکایت بھی دور ہو جائے گی، جس کے بعد تدبیر فی القرآن زیادہ آسان اور سہل ہو جائے گا۔

چونکہ کسی بھی زبان کو سیکھنے کے لئے اس کی گرامر (قواعد صرف و نحو) کو ریڑھ کی ہڈی کا درجہ حاصل ہوتا ہے، آپ کے ہاتھوں

میں موجود ”معلم القرآن“ (Quraanic Tutor) دراصل عربی گرامر کے ان اسباق کا مجموعہ ہے، جنہیں راقم الحروف نے اپنے درس قرآن میں شریک نمازیوں کو باقاعدہ پڑھایا ہے، عوام الناس کی ذہنی سطح کا خیال کرتے ہوئے اس میں قواعد کو نہایت سہل انداز میں پیش کیا گیا ہے، اور مختلف قسم کی دلچسپ عملی مشقوں کے ذریعہ ان قواعد کو ذہن نشین کرانے کا اہتمام بھی کیا گیا ہے، بحمد اللہ اس کا نہایت خوش گوار نتیجہ شرکاء درس میں یہ سامنے آیا کہ عربی زبان سے کافی حد تک مناسبت پیدا ہوگئی، اور قرآن فہمی کی منزل زیادہ آسان ہوگئی۔

”معلم القرآن“ تیس اسباق پر مشتمل ایک مرتب مجموعہ ہے۔ اگر ائمہ حضرات، خطباء اور قرآن کریم کے مدرسین اپنی مساجد اور حلقہ درس میں باقاعدہ درس قرآن اور ترجمہ و تفسیر شروع کرنے سے پہلے ایک ماہانہ کلاس تشکیل دے کر روزانہ ایک سبق پڑھائیں اور شرکاء درس اس سبق سے متعلقہ عملی مشق اگلے درس میں حل کر کے پیش کریں اور استاذ صاحب ان کی حل شدہ مشق دیکھ لیں تو انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بھرپور امید ہے کہ اس طرح ایک ضروری حد تک عربی زبان اور قرآن کریم کے ترجمہ سے اُنسیت پیدا ہو جائے گی۔

مدارس اسلامیہ کے اساتذہ کرام اگر صرف و نحو کی مروجہ کتب کی تدریس سے پہلے بنین اور بنات کے درجہ اولیٰ میں یہ ماہانہ نصاب پڑھادیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ ان کے لئے نصاب میں داخل صرف و نحو کی کتب سمجھنے کے لئے ایک اچھا معاون اور مددگار رسالہ ثابت ہوگا۔ آخر میں یہ گزارش کرنا بھی ضروری ہے کہ ”معلم القرآن“ کے آخری پانچ اسباق، جنہیں قرآن و سنت اور اسلاف بزرگان دین کی تعلیمات کی روشنی میں اس پُر فتن دور کی فکری و نظری گمراہیوں کے ازالہ اور ایمان و عقیدہ کی اصلاح کے لئے مرتب کیا گیا ہے، علماء کرام اور اساتذہ کرام خاص طور سے بڑے انہماک اور توجہ سے پڑھائیں اور شرکاء درس کی حل شدہ مشقوں کی جانچ پڑتال بھی کریں۔ کیونکہ ناچیز راقم الحروف کی حقیر رائے میں یہ اسباق اس کتاب کی روح اور اس کے لئے بتوفیقہ تعالیٰ اس کے مؤلف کے درد مند دل کی پکار ہیں۔

حضرات علمائے کرام کی خدمت میں بڑی عاجزانہ التجا ہے کہ وہ ناچیز طالب علم کی اس حقیر کاوش میں جس علمی و تحقیقی غلطی کو محسوس کریں تو ضرور نشاندہی فرمائیں تاکہ آئندہ طباعت میں اس کی اصلاح کی جاسکے۔ اور اگر اس میں عامۃ الناس کے لئے فوائد محسوس کریں تو اس کی ترویج کی بھی بھرپور کوشش فرمائیں، کیونکہ خیر کی اشاعت و ترویج درحقیقت اپنے لئے آخرت میں نیکیوں کا ذخیرہ کرنے کے مترادف ہے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کاوش کو، جس کی انہوں نے اپنے فضل سے توفیق دی، قبول فرمائیں۔ اسے ناچیز، اس کے والدین، تمام اساتذہ کرام، مشائخ عظام اور تمام اعزہ و احباب کے لئے آخرت میں مغفرتِ کاملہ کا ذریعہ بنادیں۔ دعاء ابراہیمی پر یہ حقیر کاوش امت مسلمہ کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ، وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ. آمین.

محمد نعیم عفا اللہ عنہ

خادم الطلبة دارالافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی

۸ ذی الحجہ ۱۴۳۹ھ، برطابق ۷ دسمبر ۲۰۰۸ء

سبق نمبر ۱

اسمائے اشارہ

کسی چیز یا شخص کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہونے والے الفاظ کو ”اسمائے اشارہ“ کہتے ہیں، اور اسمائے اشارہ کثرت سے قرآن مجید میں استعمال ہوئے ہیں۔ قرآنی اسمائے اشارات کی تفصیل درج ذیل ہے:

الف - هَذَا، هَذَانِ، هَؤُلَاءِ، هَذِهِ، هَاتَانِ

ب - ذَلِكَ، تِلْكَ، أُولَئِكَ

”الف“ میں دیئے گئے اسماء قریب کے اشارے کے لیے ہیں، جبکہ ”ب“ میں دیئے گئے اسماء دور کے اشارے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔
تَفْصِيلٌ: ان اسماء کی بالترتیب تفصیل یہ ہے۔

* - ”هَذَا“

یہ واحد مذکر (Singular) قریب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا آمِنًا﴾ (البقرة: ۱۲۶)

ترجمہ: (اے میرے پروردگار اس شہر کو امن والا شہر بنا دے)

* - ”هَذَانِ“

یہ تشنیہ (Double) مذکر قریب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

قُرْآنِ مِثَال: ﴿هَذَانِ خَصْمَنِ اخْتَصَمُوا﴾ (الحج: ۱۹)
ترجمہ: (یہ دو جھگڑنے والے ہیں جنہوں نے جھگڑا کیا)

✱ - "هُؤُلَاءِ"

یہ اسم اشارہ جمع (Plural) مذکر قریب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

قُرْآنِ مِثَال: ﴿أَضَلَلْتُمْ عِبَادِي هَؤُلَاءِ أَمْ هُمْ﴾ (الفرقان: ۱۷)
ترجمہ: (کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا ہے یا انہوں نے)

نوٹ: یاد رہے کہ "یہی اسم جمع مؤنث قریب" کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

قُرْآنِ مِثَال: ﴿هُؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ﴾ (ہود: ۷۸)
ترجمہ: (یہ میری بیٹیاں ہیں جو تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ ہیں)

✱ - "هَذِهِ"

یہ اسم اشارہ واحد مؤنث قریب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

قُرْآنِ مِثَال: ﴿هَذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ﴾ (یسین: ۶۳)
ترجمہ: (یہ وہ جہنم ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے)

✱ - "هَاتَانِ"

یہ اسم اشارہ تثنیہ مؤنث قریب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ قرآن میں اس کی ایک ہی مثال

ہے:

قُرْآنِ مِثَال: ﴿أُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ بِمَا نَعْبُدُ رَبَّنَا مِنْ دُونِهَا لَعَلَّ نَكُونَ لَنَا آيَاتٍ﴾ (القصص: ۲۷)

ترجمہ: (میرا ارادہ ہے کہ میں تمہارے ساتھ اپنی ان دونوں بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح

* - "ذَلِكْ"

یہ اسم اشارہ واحد مذکر بعید کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

قُرْآنِ مِثَال: ﴿ذَلِكِ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ﴾ (البقرة: ۲)

ترجمہ: (یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں)

* - "تِلْكَ"

یہ اسم اشارہ واحد مؤنث بعید کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

قُرْآنِ مِثَال: ﴿تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا﴾ (القصص: ۸۳)

ترجمہ: (وہ آخرت کا گھر جس کو ہم بنائیں گے)

* - "أُولَئِكَ"

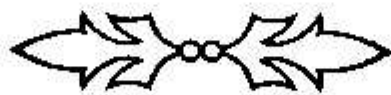
یہ جمع مذکر بعید اور جمع مؤنث بعید دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

قُرْآنِ مِثَال: ﴿أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (البقرة: ۵)

ترجمہ: (وہی لوگ کامیاب ہیں)

قُرْآنِ مِثَال: ﴿أُولَئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ﴾ (هود: ۱۱)

ترجمہ: (وہی لوگ ہیں جن کے لیے مغفرت اور بڑا اجر ہوگا)



پورے سبق کو نقشہ میں ملاحظہ کیجئے

اسمائے اشارہ بعید		اسمائے اشارہ قریب	
ذَلِكَ	واحد مذکر	هَذَا	واحد مذکر
وہ ایک (مذکر)		یہ ایک مذکر	
أُولَئِكَ	جمع مذکر	هَٰؤُلَاءِ	تثنیہ مذکر
وہ سب (مذکر)		یہ دو مذکر	
تِلْكَ	واحد مؤنث	هَٰؤُلَاءِ	جمع مذکر
وہ ایک (مؤنث)		یہ سب مذکر	
أُولَئِكَ	جمع مؤنث	هَٰؤُلَاءِ	واحد مؤنث
وہ سب (مؤنث)		یہ ایک مؤنث	
		هَٰؤُلَاءِ	تثنیہ مؤنث
		یہ دو مؤنث	
		هَٰؤُلَاءِ	جمع مؤنث
		یہ سب مؤنث	



عَمَلِ مَشَقِّ

سوال نمبر ۱

درج ذیل جملوں میں غور کر کے صحیح اور غلط کے متعلقہ خانے (Box) میں (✓) کے ساتھ نشاندہی

کیجئے۔

غلط	صحیح	
<input type="checkbox"/>	<input checked="" type="checkbox"/>	۱ "ہذا" اسم اشارہ واحد مؤنث قریب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔
<input type="checkbox"/>	<input checked="" type="checkbox"/>	۲ "ذَلِكَ" اسم اشارہ واحد مذکر بعید کے لئے استعمال ہوتا ہے۔
<input type="checkbox"/>	<input checked="" type="checkbox"/>	۳ "أُولَئِكَ" اسم اشارہ جمع مؤنث کے لئے استعمال ہوتا ہے۔
<input type="checkbox"/>	<input checked="" type="checkbox"/>	۴ "هَؤُلَاءِ" اسم اشارہ جمع مذکر قریب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔
<input checked="" type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	۵ "تِلْكَ" اسم اشارہ واحد مؤنث قریب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔
<input type="checkbox"/>	<input checked="" type="checkbox"/>	۶ "هَذِهِ" اسم اشارہ واحد مؤنث قریب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۲ کالم نمبر (۱) کا جواب کالم نمبر (۲) میں موجود ہے، صحیح جواب کی روشنی میں کالم نمبر (۳) کو پر کیجئے۔

کالم نمبر ۱	کالم نمبر ۲	کالم نمبر ۳
یہ (ایک مؤنث)	یہ (ایک مؤنث)	هَذِهِ
وہ (سب مذکر)	وہ (سب مذکر)	أُولَئِكَ
یہ (سب مذکر)	یہ (سب مذکر)	هَذَانِ ، هَؤُلَاءِ
یہ (ایک مذکر)	یہ (ایک مذکر)	هَذَا
وہ (ایک مؤنث)	وہ (ایک مؤنث)	تِلْكَ
وہ (ایک مذکر)	وہ (ایک مذکر)	ذَلِكَ

سوال نمبر ۳ ذیل میں دیئے گئے قرآنی الفاظ کے معانی میں سے صحیح لفظ چن کر خالی جگہ پر کیجئے۔

(بہن، موت، بیٹا، والد، بھائی، ایک، زمین، معبود، کان، گناہ، والدہ)

یہ ہے۔

هَذَا أَبٌ

۱

ذَلِكَ ابْنٌ	۲ بیٹا ہے۔
تِلْكَ أُخْتٌ	۳	وہ ہے۔
جَاءَ أَجْلُهَا	۴	اس کی کا وقت قریب آ گیا ہے۔
يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ	۵	جس دن آدمی اپنے سے بھاگے گا۔
أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ	۶	اللہ کی وسیع ہے۔
ذَلِكَ الْهُنَاءُ	۷	وہ ہمارا ہے۔
هَذِهِ أُمِّي	۸	یہ میری ہے۔
اللَّهُ أَحَدٌ	۹	اللہ ہے۔
لَهُمْ آذَانٌ	۱۰	ان کے ہیں۔
لَا إِثْمَ عَلَيْهِ	۱۱	اس پر کوئی نہیں ہے۔

سوال نمبر ۳ درج ذیل آیات کو غور سے پڑھئے اور متعلقہ خانے میں تحریر کیجئے، کہ اس میں اسم اشارہ کی کون سی قسم ذکر کی گئی ہے؟

یہ نسیب
۵۹ مہ

- ۱ ﴿رَبَّنَا هَؤُلَاءِ الَّذِينَ أَغْوَيْنَا﴾ (القصص: ۶۳)
- ۲ ﴿أُولَئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ﴾ (ابراہیم: ۳)
- ۳ ﴿تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ﴾ (الرعد: ۱)
- ۴ ﴿ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾ (التوبة: ۷۲)
- ۵ ﴿إِنَّ هَذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً﴾ (الانبیاء: ۹۲)
- ۶ ﴿قَالُوا إِنْ هَذَا إِلَّا لَسَاحِرٌ﴾ (طہ: ۶۳)
- ۷ ﴿قَالَ يُشْرِي هَذَا غُلَامٌ﴾ (یوسف: ۱۹)
- ۸ ﴿بَلْ مَتَّعْنَا هَؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ﴾ (الانبیاء: ۴۴)
- ۹ ﴿أُولَئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ﴾ (ہود: ۱۱)
- ۱۰ ﴿ذَلِكَ الْيَوْمَ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ﴾ (المعارج: ۴۴)

سوال نمبر ۴ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۲۲۹ تا ۲۳۳ کی تلاوت کیجئے، اور مندرجہ ذیل خانوں میں صرف وہ

اسمائے اشارہ لکھیں، جو ان آیات میں استعمال ہوئے ہیں۔

الطَّلَاقُ

مَرَّتَيْنِ ۚ فَاِمْسَاكِ بِمَعْرُوفٍ اَوْ تَسْرِیْهِۗ بِاِحْسَانٍ ۗ وَلَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا
مِمَّا اَنْتِیْتُمُوْهُنَّ شَیْئًا اِلَّا اَنْ یَّخَافَا اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۗ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا یُقِیْمَا
حُدُوْدَ اللّٰهِ ۗ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ۗ **تِلْكَ** حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا
تَعْتَدُوْهَا ۗ وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۗ ۝۳۳ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا
تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِ حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ ۗ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا اَنْ
یُّرَاجِعَا اِنْ ظَنَّا اَنْ یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۗ **وَتِلْكَ** حُدُوْدُ اللّٰهِ یُبَیِّنُهَا لِقَوْمٍ
یَعْلَمُوْنَ ۗ ۝۳۴ وَاِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَّغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاِمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوفٍ اَوْ
سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوفٍ ۗ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۗ وَمَنْ یَّفْعَلْ **ذٰلِکَ**
فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۗ وَلَا تَتَّخِذُوْا اٰیٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۗ وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ
وَمَا اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ مِنَ الْکِتٰبِ وَالْحِکْمَةِ یُعِظْکُمْ بِهٖ ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْا
اَنَّ اللّٰهَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۗ ۝۳۵ وَاِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَّغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا
تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ یَّتَّکِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَیْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ ۗ **ذٰلِکَ**
یُوَعِّظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْکُمْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ۗ ذٰلِکُمْ اَزْکٰی لَکُمْ
وَاطْهَرٌ ۗ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۗ ۝۳۶ وَالْوَالِدٰتُ یَرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ
حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرِّضَاعَهٗ ۗ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهِنَّ
وَکِسْوَتُهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۗ لَا تُکَلِّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۗ لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ
بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَهٗ بِوَلَدِهٖ ۗ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِکَ ۗ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ
تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا ۗ وَاِنْ اَرَدْتُمْ اَنْ تَسْرِضِعُوْا
اَوْلَادَکُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَا اَنْتِیْتُمْ بِالْمَعْرُوفِ ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٢٤٧﴾

		فَاوْتَلِكَا	تَلِكَا

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (247) پر



سَبَقُ نَمْبَرِ ۲

أَسْمَاءُ مَوْصُولَةٍ

یہ اَسْمَاءُ کِسْمِی بَات کی وضاحت کے لیے جملہ کے درمیان میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ اور یہ کسی اسم اور جملے کے درمیان جوڑ کا کام کرتے ہیں۔

وہ اَسْمَاءُ مَوْصُولَةٍ جو قرآن مجید میں آتے ہیں درج ذیل ہیں:

- | | | | | |
|-------------|-------------|--------------|-----------|--------------|
| ① الَّذِي | ② الَّذَانِ | ③ الَّذَيْنِ | ④ الَّتِي | ⑤ اللَّتَانِ |
| ⑥ اللَّائِي | ⑦ اللَّائِي | ⑧ مَا | ⑨ مَنْ | |

ان اسماء کی تفصیل یہ ہے:

* - الَّذِي :

یہ اسم موصول واحد (Singular) مذکر کے لیے استعمال ہوتا ہے اور اس کا ترجمہ یہ ہے: ”وہ شخص جس نے“۔

قُرْآنِي مِثَال: ﴿الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ﴾ (البقرة: ۲۲)

ترجمہ: (وہ ذات جس نے تمہارے لیے بنایا)

قُرْآنِي مِثَال: ﴿هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ﴾ (البقرة: ۲۹)

ترجمہ: (وہ ذات جس نے تمہارے لیے پیدا کیا)

* - الذَّانِ :

یہ اسم موصولِ تشنیہ (Double) مذکر کے لیے استعمال ہوتا ہے اور اس کا ترجمہ ہے: ”وہ دو شخص جنہوں نے“۔

قرآنی مثال: ﴿وَالَّذِينَ يَأْتِيَانَهَا﴾ (النساء: ۱۶)

ترجمہ: (وہ دو شخص جو بدکاری کریں)

* - الَّذِينَ :

یہ اسم موصولِ جمع (Plural) مذکر کے لیے استعمال ہوتا ہے اور اس کا ترجمہ یوں کیا جاتا ہے: ”وہ لوگ جنہوں نے یا وہ لوگ جو“۔

قرآنی مثال: ﴿الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ﴾ (البقرة: ۳)

ترجمہ: (وہ لوگ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں)

* - الَّتِي :

یہ اسم موصولِ واحد مؤنث کے لیے استعمال ہوتا ہے اور اس کا ترجمہ یہ ہے: ”وہ عورت جس نے“۔

قرآنی مثال: ﴿الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا﴾ (التحریم: ۱۳)

ترجمہ: (وہ عورت جس نے اپنے ناموس کی حفاظت کی)

* - الَّتِي ، الَّائِي :

یہ دونوں اسم موصولِ جمع مؤنث کے لیے استعمال ہوتے ہیں اور ان کا ترجمہ یہ ہے: ”وہ عورتیں جنہوں نے یا وہ عورتیں جو“۔

قُرْآنِ مِثَال: ﴿الَّتِي أَرْضَعْنَكُمْ﴾ (النساء: ۲۳)

ترجمہ: (وہ عورتیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے)

قُرْآنِ مِثَال: ﴿وَالَّتِي لَمْ يَحِضْنَ﴾ (الطلاق: ۴)

ترجمہ: (وہ عورتیں جن پر ناپاکی کا زمانہ نہیں آیا)

* - مَنْ:

یہ اسم موصول عام طور پر عقل والی شے (جسے فرشتے، انسان وغیرہ) کے لئے استعمال ہوتا ہے اور اس کا ترجمہ بھی ”جس نے“ یا ”جس کو“ سے کیا جاتا ہے۔

قُرْآنِ مِثَال: ﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ رَكَّهَا﴾ (الشمس)

ترجمہ: (تحقیق کامیاب ہو گیا وہ شخص جس نے نفس کو پاکیزہ بنایا)۔

* - مَا:

یہ اسم موصول عام طور پر ایسی اشیاء کے لئے استعمال ہوتا ہے، جو عقل و شعور نہیں رکھتیں۔ اور اس کا ترجمہ بھی ”جو، جس نے، جس کو“ وغیرہ سے کیا جاتا ہے۔

قُرْآنِ مِثَال: ﴿عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ﴾ (الانفطاء: ۵)

ترجمہ: (ہر نفس جان لے گا جو اس نے آگے بڑھایا اور جو کچھ اس نے پیچھے چھوڑا)۔

قُرْآنِ مِثَال: ﴿مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ﴾ (اللہب: ۷)

ترجمہ: (نہ کام آیا اس کے اس کا مال اور جو کچھ اس نے کمایا)۔



ایک نظر میں اسمائے موصولہ کو جدول میں ملاحظہ فرمائیے

مؤنث		مذکر	
الَّتِي وہ عورت جس نے	واحد (Singular)	الَّذِي وہ شخص جس نے	واحد (Singular)
الَّتَانِ وہ دو عورتیں جنہوں نے	تثنیہ (Double)	وَالَّذَانِ وہ دو شخص جنہوں نے	تثنیہ (Double)
الَّتَاتِي، الَّتِي، الَّتَاتِي وہ عورتیں جنہوں نے	جمع (Plural)	الَّذِينَ وہ لوگ جنہوں نے	جمع (Plural)



عَمَلِ مَشَقِّ

سوال نمبر ۱ صحیح یا غلط کی نشاندہی متعلقہ خانہ (Box) میں کیجئے۔

غلط

صحیح

۱ کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے جو اسماء استعمال ہوتے ہیں

ان کو "اسمائے موصولہ" کہتے ہیں۔

۲ اَلَّتِي: اسم موصول کا معنی "وہ ایک شخص جس نے" ہے۔

۳ اَلَّذِي: اسم موصول کا معنی "وہ ایک شخص جس نے" ہے۔

۴ اَلَّذَيْنِ: اسم موصول مذکر اور مؤنث دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۵ اَلَّذِي اور اَلَّتِي میں صرف مذکر اور مؤنث کا فرق ہے۔ دونوں واحد

کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

سوال نمبر ۲ کالم نمبر (۱) میں ذکر کردہ اسماء موصولہ کا جو معنی کالم نمبر (۲) میں صحیح ہے۔ اس کو تیر (Arrow) کے ساتھ ملائیں۔

کالم نمبر ۲

ملائیے

کالم نمبر ۱

① وہ سب عورتیں جنہوں نے

① اَلَّذَيْنِ

② وہ (ایک مرد) جس نے

② اَلَّتِي

③ وہ (سب مرد) جنہوں نے

③ اَلَّتِي

④ وہ (دو مرد) جنہوں نے

④ اَلَّذَانِ

⑤ وہ (ایک مذکر)

⑤ اَلَّذِي

⑥ وہ (شخص) جس نے

⑥ مَنْ

⑦ وہ (ایک عورت) جس نے

⑦ ذَلِكَ

⑧ وہ (چیز) جسے

⑧ مَا

سوال نمبر ۵ سورہ حج کے پہلے دو رکوع کی تلاوت کیجئے، اور ان میں استعمال ہونے والے صرف اسمائے موصولہ کو مندرجہ ذیل خانوں میں درج کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ ۚ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ﴿١﴾ يَوْمَ تَرَوُنَّهَا
تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَ تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَ تَرَى
النَّاسَ سُكْرَى وَ مَا هُمْ بِسُكْرَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيدٌ ﴿٢﴾ وَ مِنَ النَّاسِ
مَنْ يُجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَ يَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيدٍ ﴿٣﴾ كُتِبَ عَلَيْهِ أَنَّهُ مَنْ
تَوَلَّاهُ فَأَنَّهُ يُضِلُّهُ وَ يَهْدِيهِ إِلَى عَذَابِ السَّعِيرِ ﴿٤﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنْتُمْ فِي
رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِن عَلَقَةٍ ثُمَّ مِن
مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَ غَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۗ وَ نُقَرِّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَىٰ
أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ۗ وَ مِنكُمْ مَّن يُتَوَفَّىٰ
وَ مِنكُمْ مَّن يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِن بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا ۗ وَ تَرَى
الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَ رَبَتْ وَ أَنتَبَتْ مِن كُلِّ
رَوْحٍ بَّهِيجٍ ﴿٥﴾ ذَلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ أَنَّهُ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ ﴿٦﴾ وَ أَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا ۗ وَ أَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَن فِي الْقُبُورِ ﴿٧﴾
وَ مِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَ لَا هُدًى وَ لَا كِتَابٍ مُّبِينٍ ﴿٨﴾ ثَانِي
عِظْفِهِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللّٰهِ ۗ لَهُ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَ نُذِيقُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَذَابَ
الْحَرِيقِ ﴿٩﴾ ذَلِكَ بِمَا قَدَّمْتَ يَدَكَ وَ أَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ﴿١٠﴾ وَ مِنَ
النَّاسِ مَن يَتَّبِعُ اللّٰهَ عَلَىٰ حَرْفٍ ۚ فَإِن أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ ۚ وَ إِن أَصَابَتْهُ
فِتْنَةٌ انْقَلَبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ ۗ خَسِرَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةَ ۗ ذَلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ

الْمُبِينُ ﴿٢٤﴾ يَدْعُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْصُرُهُمْ وَمَا لَا يَنْفَعُهُمْ ۚ ذَلِكَ هُوَ الضَّلَالُ
 الْبَعِيدُ ﴿٢٥﴾ يَدْعُوا لِمَنْ ضُرُّهُ أَقْرَبُ مِنْ نَفْعِهِ ۚ لَيْتَ سَأَلَ الْمَوْلَىٰ وَ لَيْتَ سَأَلَ الْعَشِيرُ
 ﴿٢٦﴾ إِنَّ اللَّهَ يَدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا
 الْأَنْهَارُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ﴿٢٧﴾ مَنْ كَانَ يَظُنُّ أَنْ لَنْ يَنْصُرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَ
 الْآخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ إِلَى السَّمَاءِ ۚ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدَهُ مَا
 يَغِيظُ ﴿٢٨﴾ وَكَذَلِكَ أَنْزَلْنَاهُ آيَةً بَيِّنَةً ۚ وَأَنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يُرِيدُ ﴿٢٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ
 آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِغِينَ وَالنَّصَارَىٰ وَالْمَجُوسَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا ۗ
 إِنَّ اللَّهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿٣٠﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ
 اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ
 وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالنَّاسُ ۚ وَكَثِيرٌ مِمَّنْ لَا يَشْعُرُونَ ۚ وَكَثِيرٌ مِمَّنْ لَا يَشْعُرُونَ
 الْعَذَابُ ۚ وَمَنْ يُهِنِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُكْرِمٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ﴿٣١﴾ هَذِهِ
 خُصْمِنِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ ۚ فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِنْ نَارٍ ۚ
 يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ ﴿٣٢﴾ يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ ﴿٣٣﴾
 وَلَهُمْ مَقَامِعٌ مِنْ حَدِيدٍ ﴿٣٤﴾ كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا
 فِيهَا ۚ وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ﴿٣٥﴾

سبق نمبر ۳

حروفِ سوال

وہ الفاظ جو کسی چیز کے بارے میں ”پوچھنے“ اور ”سوال“ کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں، ان کو ”حروفِ سوال“ کہا جاتا ہے۔
یہ حروفِ سوال درج ذیل ہیں:

- ۱ مَا ۲ مَاذَا ۳ مَا هَذَا ۴ مَا هَذِهِ ۵ أ ۶ مَنْ ۷ كَمْ
۸ كَيْفَ ۹ أَيْنَ ۱۰ مَتَى ۱۱ لِمَ ۱۲ هَلْ ۱۳ أَنَّى

ان حروف کا ترجمہ درج ذیل جدول میں ملاحظہ فرمائیں

﴿مَا وَلَّهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمْ﴾ (البقرة: ۱۴۲)	کیا، کس چیز نے	مَا
ترجمہ: (کس چیز نے ان کو قبلہ سے پھیرا)		
﴿مَالِكُمْ لَا تَقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ﴾ (النساء، ۷۵)		
ترجمہ: (تمہیں کیا ہو گیا، کہ تم اللہ کے راستے میں قتال نہیں کرتے)		
﴿مَا ذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَذَا﴾ (البقرة، ۲۶)	کیا	مَاذَا
ترجمہ: (اللہ تعالیٰ نے اس سے کس چیز کا ارادہ کیا ہے)		
﴿مَاذَا لَقَالَ رَبُّكُمْ﴾ (سبا، ۲۳)		
ترجمہ: (تمہارے پروردگار نے کیا کہا)		

<p>﴿مَا هَذِهِ التَّمَاثِيلُ﴾ (النساء: ۵۲)</p> <p>ترجمہ: (یہ صورتیں کیا ہیں؟)</p>	کیا	مَا هَذِهِ (مونث)
<p>﴿أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ؟﴾ (الاعراف، ۱۷۲)</p> <p>ترجمہ: (کیا میں تمہارا رب نہیں)</p> <p>﴿أَأَنْتَ قُلْتَ﴾ (المائدة، ۱۱۶)</p> <p>ترجمہ: (کیا آپ نے ہی یہ کہا ہے)</p>	کیا	أ
<p>﴿وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ﴾ (خم السجدة، ۳۳)</p> <p>ترجمہ: (اللہ کی طرف بلانے والے سے زیادہ آفریں گفتگو والا کون ہو سکتا ہے)</p> <p>﴿مَنْ أَشَدُّ مِثًا قُوَّةً﴾ (خم السجدة، ۱۵)</p> <p>ترجمہ: (ہم سے زیادہ طاقت ور کون ہے؟)</p>	کون	مَنْ
<p>﴿كُمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ﴾ (البقرة: ۲۴۹)</p> <p>ترجمہ: (کتنی چھوٹی جماعتیں ہیں)</p> <p>﴿وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ﴾ (مریم: ۹۸)</p> <p>ترجمہ: (کتنی بستیاں ان سے پہلے ہم نے تباہ کیں)</p>	کتنا	كُمْ
<p>﴿كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ﴾ (البقرة: ۲۸)</p> <p>ترجمہ: (کیسے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتے ہو)</p> <p>﴿فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِنْ كَفَرْتُمْ﴾ (المزمل، ۱۷)</p> <p>ترجمہ: (اگر تم نے کفر کیا تو کیسے بچو گے؟)</p>	کیسے	كَيْفَ
<p>﴿فَإَيْنَ تَذْهَبُونَ؟﴾ (التكوير: ۲۶)</p> <p>ترجمہ: (سو تم کہاں جا رہے ہو؟)</p>	کہاں	أَيْنَ

<p>﴿مَتَى نَصْرُ اللَّهِ﴾ (البقرة: ۲۱۴)</p> <p>ترجمہ: (اللہ کی مدد کب ہوگی؟)</p> <p>﴿مَتَى هَذَا الْوَعْدُ﴾ (الملك: ۲۵)</p> <p>ترجمہ: (یہ وعدہ کب ہوگا؟)</p>	کب	مَتَى
<p>﴿لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ﴾ (الصف: ۲)</p> <p>ترجمہ: (کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں)</p> <p>﴿لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ﴾ (ال عمران: ۹۸)</p> <p>ترجمہ: (تم اللہ کی آیات کا انکار کیوں کرتے ہو؟)</p>	کیوں	لِمَ
<p>﴿هَلْ أَتَكَ حَدِيثُ مُوسَى﴾ (طہ: ۹)</p> <p>ترجمہ: (کیا تمہارے پاس موسیٰ کا قصہ پہنچا؟)</p> <p>﴿هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَى وَالْبَصِيرُ﴾ (الرعد: ۱۶)</p> <p>ترجمہ: (کیا بینا اور نابینا برابر ہو سکتے ہیں؟)</p>	کیا	هَلْ
<p>﴿أَنَّى لَكَ هَذَا﴾ (ال عمران: ۳۷)</p> <p>ترجمہ: (کہاں سے تیرے پاس یہ آیا؟)</p>	کہاں کہاں سے	أَنَّى



عَمَلِ مَشَقِّ

غلط	صحیح	سوال نمبر ۱ صحیح یا غلط جواب کی متعلقہ خانے (Box) میں نشاندہی کریں۔
		۱ "مَنْ" کسی عقل و شعور والی چیز کے بارے میں سوال کے لیے آتا ہے۔
		۲ "كَيْفَ" کا معنی "کیوں" سے کیا جاتا ہے۔
		۳ "لِمَ" اسم اشارہ ہے، اس کا معنی ہے "یہ"۔
		۴ "مَا" ہمیشہ نفی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔
		۵ "مَتَى" وقت کے بارے میں سوال کے لیے آتا ہے۔

سوال نمبر ۲ درج ذیل آیات میں غور کیجئے اور ان میں استعمال ہونے والے "حروفِ سوال" "اسم اشارہ" یا اسم موصول کو پیش نظر رکھتے ہوئے متعلقہ خانے میں (✓) کیجئے۔

قرآنی مثال	موصول	اشارہ	حرف سوال
۱ ﴿قَاتِلْهُمْ اللَّهُ اَنَّى يُؤْفِكُونَ﴾			
۲ ﴿تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ﴾			
۳ ﴿مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ﴾			
۴ ﴿اَ اَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَاءُ؟﴾			
۵ ﴿اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهَادًا﴾			
۶ ﴿وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ﴾			
۷ ﴿يَقُولُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفْرُ﴾			
۸ ﴿نَارُ اللَّهِ الْمُوَقَّدَةُ الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْتِدَةِ﴾			
۹ ﴿ذَلِكَ يَوْمُ التَّعَابُنِ﴾			

			﴿مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَذَا مَثَلًا﴾
			﴿فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِنْ كَفَرْتُمْ﴾
			﴿هَلْ أُنَبِّئُكَ حَدِيثَ الْغَاشِيَةِ﴾
			﴿أُولَئِكَ كَمَا لَانْعَامٍ بَلْ هُمْ أَضَلُّ﴾
			﴿الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ﴾
			﴿تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ﴾
			﴿أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ﴾
			﴿وَأَنِ اعْبُدُونِي هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ﴾
			﴿هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ﴾

سوال نمبر ۳ سورۃ الملک کی تلاوت فرمائیے، اور اس سورت میں جو ”حروف سوال“ آئے ہیں، درج ذیل خانوں میں الگ الگ تحریر کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تَبْرَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝۱ الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيْكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۗ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُوْرُ ۝۲ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۗ مَا تَرٰى فِي خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِن تَفٰوْتٍ ۗ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۗ هَلْ تَرٰى مِن فُطُوْرٍ ۝۳ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيْرٌ ۝۴ وَ لَقَدْ زَيَّنَّا السَّمٰوٰتِ الدُّنْيَا بِمَصٰبِيْحٍ وَ جَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيْطٰنِ وَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝۵ وَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۗ وَ يَسَّ الْمَصِيْرُ ۝۶ اِذَا الْاَقْوَا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَ هِيَ تَفُوْرٌ ۝۷ تَكَادُ تَمَيِّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۗ كُلَّمَا اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلْتُمْ خَزَنَتَهَا اَلَمْ يَاتِكُمْ نَذِيْرٌ ۝۸ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَاءَنَا نَذِيْرٌ ۗ فَكَذَّبْنَا وَ قُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِن شَيْءٍ ۗ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِي ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۝۹ وَ قَالُوْا لَوْ كُنَّا

نَسَمِعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ ﴿١٠﴾ فَأَعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ ۗ فَنَسْحَقًا
 لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ ﴿١١﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ
 كَبِيرٌ ﴿١٢﴾ وَأَسِرُوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ۗ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿١٣﴾
 أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۗ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ﴿١٤﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ
 ذُلُولًا فَأَمْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ ۗ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ﴿١٥﴾ ءَأَمِنْتُمْ
 مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورٌ ﴿١٦﴾ أَمْ أَمِنْتُمْ مَنْ فِي
 السَّمَاءِ أَنْ يُزِيلَ عَلَيْكُمُ حَاصِبًا ۗ فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرٍ ﴿١٧﴾ وَلَقَدْ
 كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿١٨﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ
 صَفَّتْ وَ يَبْقِضْنَ ۗ مَا يُمَسِّكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَنُ ۗ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ ﴿١٩﴾
 أَمَّنْ هَذَا الَّذِي هُوَ جُنْدٌ لَكُمْ يَنْصَرُّكُمْ مِنْ دُونِ الرَّحْمَنِ ۗ إِنَّ الْكٰفِرُونَ
 إِلَّا فِي غُرُورٍ ﴿٢٠﴾ أَمَّنْ هَذَا الَّذِي يَزْرُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ ۗ بَلْ لَجُّوا فِي عُتُوٍّ
 وَ نُفُورٍ ﴿٢١﴾ أَفَمَنْ يَمْشِي مُكِبًّا عَلَى وَجْهِهِ أَهْدَىٰ أَمَّنْ يَمْشِي سَوِيًّا عَلَىٰ
 صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٢٢﴾ قُلْ هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْأَبْصَارَ
 وَ الْآفِئِدَةَ ۗ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ﴿٢٣﴾ قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَ إِلَيْهِ
 تُحْشَرُونَ ﴿٢٤﴾ وَ يَقُولُونَ مَتَىٰ هَذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ﴿٢٥﴾ قُلْ إِنَّمَا
 الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ ۗ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿٢٦﴾ فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سَيِّئَتْ وُجُوهُ
 الَّذِينَ كَفَرُوا وَ قِيلَ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَدَّعُونَ ﴿٢٧﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ
 أَهْلَكَنِيَ اللَّهُ وَ مَنْ مَعِيَ أَوْ رَحِمَنَا ۗ فَمَنْ يُجِيرُ الْكٰفِرِينَ مِنْ عَذَابِ
 إِلِيمٍ ﴿٢٨﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمَنُ أَمَّنَّا بِهِ وَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۗ فَسَتَعْلَمُونَ
 مَنْ هُوَ فِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ﴿٢٩﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ

سوال نمبر ۴ کالم نمبر ۱، میں موجود حروف سوال کے سامنے ان کے معانی درج کیے گئے ہیں، صحیح کی صورت میں کالم نمبر ۳، میں (✓) کے ساتھ نشاندہی کریں اور غلط ہونے کی صورت میں (X) کے ساتھ نشاندہی کریں نیز کالم نمبر ۴ میں صحیح معنی تحریر کریں۔

کالم نمبر ۴

کالم نمبر ۳

کالم نمبر ۲

کالم نمبر ۱

صحیح ترجمہ	صحیح	غلط	ترجمہ	الفاظ
			کون	۱) مَا
			کیا	۲) أ
			کتنا	۳) مَنْ
			کہاں	۴) كَمْ
			کیوں	۵) لِمَ
			کیا ہے؟	۶) أَيْ
			کیسے	۷) كَيْفَ
			کب	۸) مَاذَا
			یہ کیا ہے؟	۹) مَتَى
			کیا	۱۰) مَا هَذَا
			یہ کیا ہے؟ (برائے مذکر)	۱۱) مَا هِذِهِ
			کون	۱۲) هَلْ

سبق نمبر ۴

قرآنِ کریم میں کثیر الاستعمال حروف

قرآنِ کریم میں بعض ایسے حروف بہت بڑی تعداد میں استعمال ہوئے ہیں، جو بعض چیزوں میں فعل (Verb) کے مشابہ ہیں، ان کو ”حروفِ مُشَبَّہ بِالْفِعْلِ“ کہتے ہیں، وہ حروف یہ ہیں:

۱. اِنَّ ۲. اَنَّ ۳. كَانَنَّ ۴. لَكِنَّ ۵. لَيْتَ ۶. لَعَلَّ

ان حروف میں سے ہر ایک کی تفصیل درج ذیل ہے:

*- اِنَّ، اَنَّ

یہ دونوں حروف کسی بھی معنی میں تاکید پیدا کرنے اور اس کلام کے متعلق ہر قسم کے شک و شبہ کو دور کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں، ان کا معنی ”بے شک“ یا ”بلاشبہ“ یا ”یقیناً“ سے کیا جاتا ہے۔

ان دونوں میں فرق عموماً یہ ہوتا ہے، کہ ”اِنَّ“ کسی بھی کلام کے آغاز میں آتا ہے اور ”اَنَّ“ کلام کے درمیان میں استعمال ہوتا ہے، اور اس کا ترجمہ عموماً ”کہ“ سے کیا جاتا ہے۔

اِنَّ کی مثالیں

قرآنی مثال: ﴿اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ (البقرة: ۲۰)

ترجمہ: (بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے)

قرآنی مثال: ﴿اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ﴾ (الحجرات: ۱۳)

ترجمہ: (بے شک اللہ تعالیٰ خوب جاننے والے باخبر ہیں)

أَنَّ كِي قُرْآنِي مِثَالِي

قُرْآنِي مِثَالِي: ﴿وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ﴾ (البقرة: ۱۹۴)

ترجمہ: (اور اللہ سے ڈرو، اور خوب جان لو کہ اللہ تعالیٰ متقی حضرات کے ساتھ ہیں)

قُرْآنِي مِثَالِي: ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ﴾ (البقرة: ۲۰۳)

ترجمہ: (اور خوب جان لو کہ تم اس کی طرف جمع کیے جاؤ گے)

*- كَانَّ

یہ حرف کسی بھی چیز کو دوسری کے ساتھ تشبیہ دینے کے لیے استعمال ہوتا ہے، اور اس کا ترجمہ ”گویا کہ“ سے کیا جاتا ہے۔

قُرْآنِي مِثَالِي: ﴿كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ﴾ (الرحمن: ۵۸)

ترجمہ: (گویا کہ وہ بیویاں یا قوت اور مرجان ہوں گی)

*- لَعَلَّ

یہ حرف کسی بھی چیز کی امید دلانے کے لیے استعمال ہوتا ہے، اور اس کا ترجمہ ”شاید کہ“ یا ”امید ہے کہ“ سے کیا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں یہ حرف ۱۳۰ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

قُرْآنِي مِثَالِي: ﴿لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ (الحجرات: ۱۰)

ترجمہ: (شاید کہ تم پر رحم کیا جائے)

قُرْآنِي مِثَالِي: ﴿لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ﴾ (الاعراف: ۱۷۶)

ترجمہ: (امید ہے کہ یہ لوگ غور و فکر کریں)

قُرْآنِ مِثَالٍ: ﴿لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾ (الانعام: ۱۵۲)

ترجمہ: (شاید کہ تم لوگ نصیحت حاصل کر لو)

*-لِکِنَّ

یہ حرف کسی بھی کلام میں پیدا ہونے والے وہم کو دور کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے، اور

اس کا ترجمہ ”لیکن“ سے کیا جاتا ہے۔

قُرْآنِ مِثَالٍ: ﴿لِکِنِّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾ (الروم: ۵۶)

ترجمہ: (لیکن تم لوگ نہیں جانتے)

قُرْآنِ مِثَالٍ: ﴿لِکِنَّ اللّٰهَ رَمَى﴾ (الانفال: ۱۷)

ترجمہ: (لیکن اللہ تعالیٰ نے پھینکا)

*-لِیَتْ

یہ حرف کسی بھی چیز کی تمنا اور آرزو کے لیے استعمال ہوتا ہے، اور اس کا ترجمہ ”کاش“ کیا

جاتا ہے، یہ حرف قرآن مجید میں چودہ مرتبہ آیا ہے۔

قُرْآنِ مِثَالٍ: ﴿يَلِيَّتَنِي كُنْتُ تُرَابًا﴾ (النبا: ۶۰)

ترجمہ: (اے کاش میں مٹی ہو جاتا)

قُرْآنِ مِثَالٍ: ﴿لِیَتْ قَوْمِي يَعْلَمُونَ﴾ (یسین: ۲۶)

ترجمہ: (کاش میری قوم جان لے)



عَمَلِ مَشَقِّ

سوال نمبر ۱ صحیح یا غلط ہونے کی صورت میں متعلقہ خانہ میں (✓) کے ساتھ نشاندہی کریں: (صحیح/غلط)

۱ "لَعَلَّ" کا ترجمہ "گویا کہ" سے کیا جاتا ہے۔

۲ "إِنَّ" اور "أَنَّ" دونوں کسی معنی میں تاکید پیدا کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

۳ "سَاءَ" کسی چیز کو تشبیہ دینے کے لیے استعمال ہوتا ہے، اور اس کا ترجمہ

"گویا کہ" سے کیا جاتا ہے۔

۴ "إِنَّ" ہمیشہ کلام کے درمیان میں آتا ہے، اور "أَنَّ" کلام کے شروع میں

استعمال ہوتا ہے۔

۵ کسی چیز کی تمنا اور آرزو کے اظہار کے لیے "لَئِنْ" کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

۶ "لَئِنْ" کا ترجمہ "کاش" سے کیا جاتا ہے۔

سوال نمبر ۲ بریکٹ میں ان حروف کا ترجمہ دیا گیا ہے، جو آج کے سبق میں پڑھے گئے ہیں، بریکٹ میں سے

چن کر صحیح ترجمہ درج ذیل آیات میں خالی جگہ پر درج کیجئے:

(یقیناً، گویا کہ، شاید کہ، امید ہے کہ، بلاشبہ، کاش، لیکن)

۱ ﴿إِنَّ خَيْرَ زَادٍ التَّقْوَى﴾ بہترین توشہ تقویٰ ہے۔

۲ ﴿كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ﴾ وہ اکھڑی ہوئی کھجوروں کے تنے ہیں۔

۳ ﴿لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلًا نَاحِلِيًّا﴾ میں فلاں آدمی کو دوست نہ بنا تا۔

۴ ﴿إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ﴾ آپ کے رب کا عذاب البتہ واقع ہونے والا ہے۔

۵ ﴿لَئِنْ الْمُنَافِقِينَ لَا يَفْقَهُونَ﴾ منافق لوگ نہیں سمجھتے۔

۶ ﴿لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا﴾ قیامت قریب ہے۔

۷ ﴿لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ﴾ وہ (موت) کر ڈالتی فیصلہ۔

- ۸ ﴿إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ﴾ آپ کے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔
- ۹ ﴿فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَوْلَاكُمْ﴾ اللہ تمہارے مولیٰ ہیں۔
- ۱۰ ﴿كَأَنَّ فِي أُذُنَيْهِ وَقْرًا﴾ اس کے کانوں میں ڈاٹ ہے۔
- ۱۱ ﴿لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا﴾ میں نیک عمل کر لوں۔
- ۱۲ ﴿لَكِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ﴾ اللہ تعالیٰ وہی کرتے ہیں جو وہ ارادہ کرتے ہیں۔
- ۱۳ ﴿أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مِمَّا فِي الْأَرْضِ﴾

کیا آپ نے نہیں دیکھا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے زمین کی اشیاء کو مسخر کر دیا۔

سوال نمبر ۳ کالم نمبر ۱ میں دیئے گئے الفاظ کا صحیح ترجمہ کالم نمبر ۲ میں موجود ہے، تیر (←) کے نشان سے صحیح جواب آپس میں ملائیں۔

کالم نمبر ۲

- ① شاید کہ، امید ہے کہ
- ② وہ (مذکر)
- ③ گویا کہ
- ④ وہ لوگ جو
- ⑤ یہ (مذکر)
- ⑥ اے کاش
- ⑦ وہ (شخص) جو
- ⑧ بلاشبہ، یقیناً
- ⑨ لیکن

کالم نمبر ۱

- ① إِنَّ
- ② لَعَلَّ
- ③ لَيْتَ هَذَا
- ④ كَأَنَّ
- ⑤ ذَلِكَ
- ⑥ الَّذِينَ
- ⑦ أُنَّ
- ⑧ لَكِنَّ
- ⑨ الَّذِي

سوال نمبر ۴ جو جواب درست ہو اس کے خانہ میں (✓) کے ساتھ نشان دہی کریں۔

① واحد مؤنث بعید کی طرف اشارے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

الَّذِي تِلْكَ لَيْتَ

② کسی چیز کی تمنا اور حسرت کے اظہار کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

الَّتِي لَكِنَّ لَيْتَ

۳ جمع مذکر قریب کے اشارے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

هُؤُلَاءِ الَّذِينَ لَعَلَّ

۴ کسی کلام میں یقین کا معنی پیدا کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

لَعَلَّ إِنَّ ذَلِكَ

۵ کسی وقت کے بارے میں سوال کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

أُولَئِكَ كَأَنَّ مَتْنِي

۶ كَأَنَّ کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔

كَاش وہ لوگ جو گویا کہ

۷ "مَنْ" کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔

كُون وہ مرد بے شک

۸ کسی چیز کے بارے میں سوال کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

أَلَيْسَ لَيْتَ أ

۹ "شاید کہ" درج ذیل الفاظ میں سے کس کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔

لَعَلَّ أُولَئِكَ أَلَيْسَ

۱۰ "وہ عورتیں جو" درج ذیل لفظ کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔

أَلَيْسَ أُولَئِكَ الْأَلْي

سوال نمبر ۵ سورة حجر کی آیت نمبر ۶۲ تا ۹۹ کی تلاوت کیجئے، اور اس میں استعمال ہونے والے حروف سوال مندرجہ ذیل خانوں میں جمع کیجئے۔

قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ ﴿۶۲﴾ قَالُوا بَلْ جِئْنَاكَ بِمَا كَانُوا فِيهِ

يَمْتَرُونَ ﴿۶۳﴾ وَآتَيْنَاكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿۶۴﴾ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ

وَاتَّبِعْ أَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنكُمْ أَحَدٌ وَامْضُوا حَيْثُ تُؤْمَرُونَ ﴿۶۵﴾

وَقَضَيْنَا إِلَيْهِ ذَلِكَ الْأَمْرَ أَنَّ دَابِرَ هَؤُلَاءِ مَقْطُوعٌ مُّصْبِحِينَ ﴿۶۶﴾ وَجَاءَ أَهْلُ

الْمَدِينَةَ يَشْتَبِشِرُونَ ﴿١٤٠﴾ قَالَ إِنَّ هَؤُلَاءِ ضَيْفِي فَلَا تَفْضَحُونِ ﴿١٤١﴾ وَاتَّقُوا اللَّهَ
 وَلَا تَخْرُونِ ﴿١٤٢﴾ قَالُوا أَوْلَمْ تَنْهَكَ عَنِ الْعَالَمِينَ ﴿١٤٣﴾ قَالَ هَؤُلَاءِ بَنِيَّ إِنْ كُنْتُمْ
 فِعْلِينَ ﴿١٤٤﴾ لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١٤٥﴾ فَأَخَذْتَهُمُ الصَّيْحَةَ
 مُشْرِقِينَ ﴿١٤٦﴾ فَجَعَلْنَا غَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ ﴿١٤٧﴾
 إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ ﴿١٤٨﴾ وَإِنَّهَا لِبَسِيلٍ مُّقِيمٍ ﴿١٤٩﴾ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً
 لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿١٥٠﴾ وَإِنْ كَانَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ لَظَالِمِينَ ﴿١٥١﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَ
 إِنَّهُمَا لِبِأَمَامٍ مُّبِينٍ ﴿١٥٢﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٥٣﴾ وَآتَيْنَهُمْ
 آيَاتِنَا فَكَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿١٥٤﴾ وَكَانُوا يُنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا
 آمِنِينَ ﴿١٥٥﴾ فَأَخَذْتَهُمُ الصَّيْحَةَ مُصْبِحِينَ ﴿١٥٦﴾ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا
 يَكْسِبُونَ ﴿١٥٧﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَإِنَّ
 السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ فَاضْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ ﴿١٥٨﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلْقُ الْعَلِيمُ ﴿١٥٩﴾
 وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ ﴿١٦٠﴾ لَا تُمَدَّنْ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا
 مَنَّاعَنَا بِهِ أَرْوَاجًا مِنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَخَفِضْ جَنَاحَكَ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿١٦١﴾
 وَقُلْ إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْمُبِينُ ﴿١٦٢﴾ كَمَا أَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ ﴿١٦٣﴾ الَّذِينَ
 جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ ﴿١٦٤﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْتَلَنَّهِنَّ أجمعِينَ ﴿١٦٥﴾ عَمَّا كَانُوا
 يَعْمَلُونَ ﴿١٦٦﴾ فَاضْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٦٧﴾ إِنَّا كَفَيْنَاكَ
 الْمُسْتَهْزِئِينَ ﴿١٦٨﴾ الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ ۗ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿١٦٩﴾ وَ
 لَقَدْ نَعَلْنَاكَ أَنْكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ ﴿١٧٠﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ
 السَّاجِدِينَ ﴿١٧١﴾ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ﴿١٧٢﴾

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (247) پر



سبق نمبر ۵

اسم ضمیر کا تعارف

کسی بھی زبان میں جب گفتگو ہوتی ہے، تو عموماً گفتگو کے ساتھ تین قسم کے افراد متعلق ہوتے ہیں:

- ۱ بات کرنے والا شخص، جس کو عربی میں ”متکلم“ کہتے ہیں۔
 - ۲ جس شخص سے بات کی جا رہی ہو، اس کو عربی میں ”مخاطب“ کہتے ہیں۔
 - ۳ متکلم اور مخاطب کسی تیسرے شخص (Third Person) کے بارے میں بات کر رہے ہوں، تو وہ تیسرا شخص جس کے بارے میں بات ہو رہی ہے اس کو عربی میں ”غائب“ کہتے ہیں۔
- تحریر اور گفتگو میں نام (Noun) بھی استعمال ہوتے ہیں، اور اکثر نام کی جگہ بعض دوسرے الفاظ بھی ذکر کیے جاتے ہیں، ایسے الفاظ جو نام کی جگہ استعمال ہوں ان کو اسم ضمیر (Pronoun) کہا جاتا ہے۔

مثال اردو میں

احمد مسجد میں آیا، اس نے وضوء کیا اور نماز پڑھی، پھر اس نے دعا مانگی۔

اس مثال میں احمد اسم ہے، دو مرتبہ خط کشیدہ (under line) لفظ ”اس نے“

ضمیر ہے۔

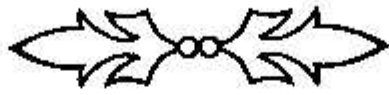
عربی میں مثال

هَذَا أَحْمَدُ، هُوَ قَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ، وَهُوَ يُصَلِّي لِأَنَّهُ مُسْلِمٌ

اس میں ”احمد“ اسم ہے، اور دو مرتبہ خط کشیدہ، ہو اور ”لِأَنَّهُ“ میں ”ہ“ اسم ضمیر ہے۔

﴿أُولَئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (البقرة، آية ۵)

اس مثال میں ”أُولَئِكَ“ اسم اشارہ ہے اور دونوں خط کشیدہ اسم ”اسم ضمیر“ ہیں۔



عربی زبان میں جو شخص کوئی کام کرنے والا ہوتا ہے اس کو فاعل (Subject) کہتے ہیں۔

اور جس پر کوئی کام واقع ہو رہا ہو اس کو مفعول (Object) کہتے ہیں۔ اور اس کام کو فعل (Verb) کہتے ہیں۔

عربی میں مثال

”شَرِبَ زَيْدٌ لَبَنًا“ (زید نے دودھ پیا)

اس مثال میں ”زَيْدٌ“ فاعل ہے، کیونکہ زید پینے والا ہے، اور ”لَبَنًا“ مفعول ہے۔ کیونکہ دودھ

پیا جا رہا ہے، اور ”شَرِبَ“ فعل ہے۔

قرآنی مثال: ﴿اللَّهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمَوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ﴾ (الرعد: ۲)

ترجمہ: (وہ اللہ جس نے بلند کیا آسمانوں کو بغیر ستونوں کے)

اس مثال میں ”اللَّهُ“ فاعل ہے۔ اور ”رَفَعَ“ (بلند کیا) فعل ہے، ”السَّمَوَاتِ“ مفعول ہے۔



عَمَلِ مَشَقِّ

- سوال نمبر ۱** صحیح اور غلط کی متعلقہ خانوں میں (✓) کے ساتھ نشان دہی کریں۔
- | غلط | صحیح |
|--------------------------|--------------------------|
| <input type="checkbox"/> | <input type="checkbox"/> |
| <input type="checkbox"/> | <input type="checkbox"/> |
| <input type="checkbox"/> | <input type="checkbox"/> |
| <input type="checkbox"/> | <input type="checkbox"/> |
| <input type="checkbox"/> | <input type="checkbox"/> |
- اسم کی جگہ جو لفظ استعمال ہوتا ہے، اسے فاعل کہتے ہیں۔
 - کام کرنے والے کو فاعل اور اس کام کو مفعول کہتے ہیں۔
 - کلام کرنے والے شخص کو متکلم کہتے ہیں۔
 - اسم ضمیر اسم کی جگہ استعمال ہوتا ہے۔
 - جس تیسرے شخص کے بارے میں گفتگو ہو اسے غائب کہتے ہیں۔

سوال نمبر ۲ درج ذیل میں بہت سارے الفاظ دیے گئے ہیں جن کو صحیح خانے میں درج کریں۔

تِلْكَ، أُولَئِكَ، الَّذِينَ، هُوَ، خَلَقَ، پیدا کرنے والا، رزق دینا، مَخْلُوقٌ، الَّتِي، ذَلِكَ،
الَّذِي، اس نے، خَلَقَ (اس نے پیدا کرنا)

اسم اشارہ	اسم موصول	اسم ضمیر	فاعل	مفعول	فعل

سوال نمبر ۳ درج ذیل قرآنی مثالوں میں غور کیجئے، اور اس میں فاعل، مفعول، فعل، اسم ضمیر، اسم موصول اور اسم اشارہ کو الگ الگ کر کے نیچے دیئے گئے جدول کو پر کریں۔

۱ **قُرْآنِ مِثَال:** ﴿اللَّهُ الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ﴾ (الشوری: ۱۷)

ترجمہ: (وہ اللہ جس نے اتاری کتاب)

۲ **قُرْآنِ مِثَال:** ﴿ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا﴾ (التحریم: ۱۰)

- ترجمہ: (دی اللہ نے ایک مثال)
- ۳ قرآنی مثال: ﴿أَحْبَطَ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ﴾ (الاحزاب: ۱۹)
- ترجمہ: (ضائع کر دیئے اللہ نے اعمال ان کے)
- ۴ قرآنی مثال: ﴿هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ﴾ (ال عمران: ۴)
- ترجمہ: (وہی ذات جو تمہارے نقش بناتی ہے رحموں میں)
- ۵ قرآنی مثال: ﴿هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ﴾ (الملك: ۲۴)
- ترجمہ: (وہی ذات جس نے پھیلا یا تم کو)
- ۶ قرآنی مثال: ﴿أُولَئِكَ الَّذِينَ اشْتَرُوا الضَّلَالَةَ﴾ (البقرة: ۱۶)
- ترجمہ: (وہ لوگ جنہوں نے خرید لی گمراہی)
- ۷ قرآنی مثال: ﴿قَالُوا هَذَا الَّذِي رُزِقْنَا﴾ (البقرة: ۲۵)
- ترجمہ: (کہنے لگے، یہ ہے وہ چیز جو ہمیں دی گئی)
- ۸ قرآنی مثال: ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾ (البينة: ۷)
- ترجمہ: (بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے عمل کیے نیک)
- ۹ قرآنی مثال: ﴿هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ ذُلُولًا﴾ (الملك: ۱۵)
- ترجمہ: (وہی ذات جس نے بنایا تمہارے لیے زمین کو، پست)

مثال نمبر	فاعل	مفعول	فعل	اسم ضمیر	اسم موصول	اسم اشارہ
①						
②						
③						
④						
⑤						
⑥						
⑦						
⑧						
⑨						

سوال نمبر ۴ سورۃ المائدہ کے آخری رکوع کی تلاوت کیجئے، اور متعلقہ خانوں کو صحیح الفاظ سے پر کیجئے۔

وَ إِذْ قَالَ اللَّهُ يُعَيِّسِي ابْنَ مَرْيَمَ ؕ أَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي
وَ أُمَّيَ الْهَيْبِ مِنَ ثُونِ اللَّهِ ۗ قَالَ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ
لِي ۗ بِحَقِّ ۗ إِنْ كُنْتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ ۗ تَعَلَّمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي
نَفْسِكَ ۗ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿۱۰۷﴾ مَا قُلْتَ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنْ
اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۗ وَ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مِمَّا دُمْتُ فِيهِمْ ۗ فَلَمَّا
تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۗ وَ أَنْتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿۱۰۸﴾ إِنْ
تُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ عَبَادُكَ ۗ وَإِنْ تُعْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۱۰۹﴾ قَالَ اللَّهُ
هَذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ ۗ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۗ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۗ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿۱۱۰﴾
لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ وَ مَا فِيهِنَّ ۗ وَ هُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۱۱۱﴾

اسم اشارہ	اسم موصول	فاعل	مفعول	حرف سوال

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (249) پر



سبق نمبر ۶

متکلم کی ضمیریں

پچھلے سبق میں ہم یہ پڑھ چکے ہیں کہ جو الفاظ کسی اسم (Noune) کی جگہ استعمال ہوں وہ اسم ضمیر (Pronoun) کہلاتے ہیں۔ اسم ضمیر کی تین قسمیں ہیں:

۱ ضمیر متکلم ۲ ضمیر مخاطب ۳ ضمیر غائب

اہم نوٹ: یاد رہے کہ ان میں سے ضمیر کی ہر قسم کبھی فاعل کی جگہ استعمال ہوتی ہے، اس کو ضمیر کی ”فاعلی حالت“ کہتے ہیں، اور کبھی مفعول کی جگہ استعمال ہوتی ہے، اس کو ضمیر کی ”مفعولی حالت“ کہتے ہیں۔

آج کے سبق میں ہم ضمیر کی صرف پہلی قسم ضمیر متکلم کے بارے میں پڑھیں گے۔

تفصیل:

فاعلی حالت میں ضمیر متکلم کے استعمال کی دو صورتیں ہیں۔

۱ - انا

واحد متکلم کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿أَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ﴾ (طہ: ۱۲)

ترجمہ: (میں تمہارا رب ہوں، سو اپنے جوتے اتار لیجئے)

قُرْآنِ مِثَال: ﴿إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا﴾ (طہ: ۱۴)

ترجمہ: (بے شک میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں)

۲- نَحْنُ

یہ لفظ تثنیہ (Double) اور جمع (Plural) دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے:

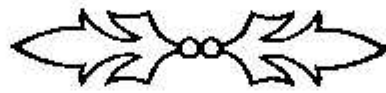
قُرْآنِ مِثَال: ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ (الحجر: ۹)

ترجمہ: (بے شک ہم نے ہی قرآن نازل کیا ہے۔ اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کرنے

والے ہیں)

قُرْآنِ مِثَال: ﴿نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَى﴾ (یسین: ۱۲)

ترجمہ: (ہم ہی مردوں کو زندہ کریں گے)



مفعولی حالت

مفعولی حالت میں ضمیر متکلم درج ذیل صورتوں میں استعمال ہوتی ہے۔

* - ”ی، نبی“:

واحد متکلم کی مفعولی حالت ظاہر کرنے کے لیے ”ی“ آتی ہے، اور کبھی اُس پر ”ن“ زیر والا

آتا ہے۔

قُرْآنِ مِثَال: ﴿فَإِيَّايَ فَاعْبُدُونِ﴾ (العنکبوت: ۲۵)

ترجمہ: (اور میری ہی تم عبادت کرو)

قُرْآنِ مِثَال: ﴿وَأَنِ اعْبُدُونِي﴾ (یسین: ۶۱)

ترجمہ: (سو تم میری ہی عبادت کرو، یہی سیدھا راستہ ہے)

جمع متکلم کی مفعولی حالت کے اظہار کے لیے ”نا“ آتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ﴾ (الفاتحہ، ۵)

ترجمہ: (ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت دیجئے)

قرآنی مثال: ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً﴾ (البقرہ، ۲۰۱)

ترجمہ: (اے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما)

متکلم کی ان دونوں ضمیروں کو جدول میں ملاحظہ فرمائیے

جمع متکلم	واحد متکلم
نَحْنُ (ہم)	أَنَا (میں)
نَا (ہمیں، ہم پر، ہمارا)	يَ، يَ، نِي (مجھے، مجھ پر، میری)



عَمَلِ مَشَقِّ

- سوال نمبر ۱** غلط اور صحیح جملوں کی متعلقہ خانوں میں (✓) کے ساتھ نشاندہی کیجئے۔
- | غلط | صحیح |
|--------------------------|--------------------------|
| <input type="checkbox"/> | <input type="checkbox"/> |
| <input type="checkbox"/> | <input type="checkbox"/> |
| <input type="checkbox"/> | <input type="checkbox"/> |
| <input type="checkbox"/> | <input type="checkbox"/> |
| <input type="checkbox"/> | <input type="checkbox"/> |
| <input type="checkbox"/> | <input type="checkbox"/> |
| <input type="checkbox"/> | <input type="checkbox"/> |
| <input type="checkbox"/> | <input type="checkbox"/> |
| <input type="checkbox"/> | <input type="checkbox"/> |
| <input type="checkbox"/> | <input type="checkbox"/> |
- ۱ اسم اشارہ اور اسم ضمیر دونوں ایک ہی چیز ہیں، ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔
 - ۲ اسم کی جگہ جو لفظ استعمال ہو، اسے ”اسم ضمیر“ نہیں کہتے۔
 - ۳ ضمیر فاعلی حالت میں اور کبھی مفعولی حالت میں استعمال ہوتی ہے۔
 - ۴ ضمیر کی تین قسمیں ہیں، متکلم، مخاطب، غائب۔
 - ۵ ”أَنَا“ اسم اشارہ واحد متکلم کے لیے آتا ہے۔
 - ۶ ”أَنَا“ واحد اور تشبیہ جبکہ ”نَحْنُ“ جمع متکلم کے لیے آتا ہے۔
 - ۷ فاعلی حالت میں متکلم ”أَنَا“ یا ”نَحْنُ“ کی شکل ہے۔
 - ۸ ”أَنَا“ کی مفعولی حالت ”نَا“ اور ”نَحْنُ“ کی مفعولی حالت ”نِي“ یا ”نِي“ ہے۔
 - ۹ ”تِلْكَ“ اسم موصول واحد مؤنث کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
 - ۱۰ ”أُولَئِكَ“ جمع مذکر بعید اور ”هُؤُلَاءِ“ جمع مؤنث قریب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۲ درج ذیل قرآنی مثالوں میں غور کر کے بتلائیے خط کشیدہ الفاظ متکلم کی کونسی قسم ہے، اور کس حالت میں استعمال ہوئی ہے، اور خالی جگہ میں صحیح ترجمہ درج کریں۔

قرآنی مثالیں		ضمیر		حالت	
واحد متکلم	جمع متکلم	فاعلی	مفعولی		

۱ ﴿قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ﴾ (ص: ۷۶)

کہنے لگے..... اس سے بہتر ہے

				<p>۲ ﴿يَقَوْمِ لَيْسَ بِي ضَلَالَةٌ وَلَكِنِّي رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (الاعراف، ۶۱)</p> <p>اے میری قوم نہیں ہے..... کوئی گمراہی لیکن میں رب العالمین کا رسول ہوں</p>
				<p>۳ ﴿وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ﴾ (المؤمنون: ۳۷)</p> <p>اور نہیں ہیں..... بھیجے ہوئے</p>
				<p>۴ ﴿وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (الاعراف: ۱۴۳)</p> <p>اور..... مومنین میں سے پہلا ایمان والا ہوں</p>
				<p>۵ ﴿وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلَنَا إِبْرَاهِيمَ﴾ (ہود، ۶۹)</p> <p>اور یقیناً ابراہیم کے پاس ہمارے..... آئے</p>
				<p>۶ ﴿وَأَنَا عَلَىٰ ذَلِكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ﴾ (الانبیاء: ۵۶)</p> <p>اور..... تمہارے ساتھ گواہ ہیں</p>
				<p>۷ ﴿وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُودًا﴾ (ہود: ۵۸)</p> <p>اور جس وقت..... حکم آیا تو ہم نے ہود کو نجات دی</p>
				<p>۸ ﴿أَفْتُونِي فِي رُءْيَايَ إِن كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُونَ﴾ (يوسف، ۴۳)</p> <p>تم..... بتلاؤ..... خواب کے بارے میں اگر تم خوابوں کی تعبیر جانتے ہو</p>
				<p>۹ ﴿نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيشَتَهُمْ﴾ (الزخرف، ۳۲)</p> <p>..... نے تقسیم کیا ہے ان کی معاش کو</p>

				﴿ إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ﴾ (یونس: ۷) بے شک وہ لوگ جو نہیں امید کرتے..... ملاقات کی
--	--	--	--	---------------------------------------------------------------------------------------------------------

سوال نمبر ۳ ذیل میں دو کالم دیئے گئے ہیں، پہلے کا صحیح جواب دوسرے کالم میں موجود ہے صحیح جواب کو تیر (←) کے نشان کے ساتھ ملائیے۔

کالم نمبر ۲	کالم نمبر ۱
① وہ شخص جو	① فَاعِلٌ
② ہمیں	② أَنَا
③ کام کرنے والا	③ أَوْلِيكَ
④ میں	④ الَّذِي
⑤ گویا کہ	⑤ نِيَّ
⑥ کیا	⑥ نَحْنُ
⑦ ہم	⑦ أَنَا، زَ
⑧ مجھے، مجھ پر، میری	⑧ نَا
⑨ کہاں	⑨ الَّتِي
⑩ شاید کہ	⑩ أَيْنَ
⑪ وہ عورت جو	⑪ كَأَنَّ
⑫ متکلم کی ضمیریں	⑫ اِ
⑬ وہ لوگ	⑬ لَعَلَّ

سوال نمبر ۴ کالم نمبر ۱ میں واحد درج کیے گئے ہیں اور آپ پڑھے گئے اسباق کی روشنی میں ان کی جمع لکھیں۔

کالم نمبر ۱	کالم نمبر ۲
واحد	جمع
① هَذَا	①
② الَّذِي	②

۳	نِي، نِي
۴	الَّتِي
۵	تِلْكَ
۶	هَذِهِ
۷	أَنَا
۸	ذَلِكَ

سوال نمبر ۵ کالم نمبر ۱ میں جمع لکھے گئے آپ کالم نمبر ۲ میں واحد لکھیں۔

کالم نمبر ۱

کالم نمبر ۲

واحد	جمع
۱	۱ اللّٰتِي
۲	۲ اُولَئِكَ
۳	۳ هُوَ اُولَئِكَ
۴	۴ نَحْنُ
۵	۵ الَّذِيْنَ
۶	۶ اُولَئِكَ
۷	۷ هُوَ اُولَئِكَ
۸	۸ نَا

سوال نمبر ۶ سورہ بقرہ کے آخری دو رکوع کی تلاوت کیجئے اور اس میں متکلم کی ضمیریں تلاش کر کے درج ذیل

جدول میں درج کیجئے:

وَالْأَرْضِ ۝ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ لَقَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاءُ سَتَكْتُبُ مَا قَالُوا وَقَتْلَهُمُ الْأَكْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَنَقُولُ ذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ۝ ذَلِكَ بِمَا قَدَّمْتُمْ آيْدِيكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۝ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ عٰهَدَ إِلَيْنَا آ لَا نُؤْمِنُ لِرَسُولٍ حَتَّىٰ يَأْتِيَنَا

يُقْرَبَانِ نَأْكُلُهُ النَّارُ ۗ قُلْ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّن قَبْلِي بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالذِّقْرِ قُلْتُمْ
فَلِمَ قَتَلْتُمُوهُمْ إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ فَإِن كَذَّبْتُمْ فَسَقَدْتُمْ كَذَّبْتُمْ فَسَقَدْتُمْ كَذَّبْتُمْ فَسَقَدْتُمْ
جَاءُوا بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ۝ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَ
إِنَّمَا تُوَفَّقُونَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ فَمَن زُحِرَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ
فَقَدْ فَازَ ۗ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْفُرُورِ ۝ لَسْبُلُونُ فِي أَمْوَالِكُمْ
وَأَنْفُسِكُمْ ۗ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ
أَشْرَكُوا أَدَى كَثِيرًا ۗ وَإِن تَصَدَّقُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝
وَإِذ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْفُرُونَهُ
فَنَبَذُوهُ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۗ فَبِيئسَ مَا يَشْرُونَ ۝ لَا
تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا آتَوْا وَيُحِبُّونَ أَن يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا
تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِنَ الْعَذَابِ ۗ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ ۗ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَإِخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ۝ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَمًا
وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا
خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا ۗ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَا إِنَّكَ مَن تُدْخِلِ
النَّارَ فَقَدْ أَخْرَجْتَهُ ۗ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن أَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا
يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَن آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا ۗ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا
سَيِّئَاتِنَا وَتَوَقَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ وَلَا
تُخٰرِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ إِنَّكَ لَا تُخٰلِفُ الْمِعَادَ ۝ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا
أَضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ ۗ بَعْضُكُمْ مِّن بَعْضٍ ۗ قَالَتِ
الَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأُودُوا فِي سَبِيلِي وَقُتِلُوا أَلَا كَفِرُوا
عَنِّي سَيِّئَاتِهِمْ وَلَا تُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۗ ثَوَابًا مِّن عِنْدِ
اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝ لَا يَعْرَتُكَ ثَقُلَتِ الدِّينَ كَفَرُوا فِي
الْبِلَادِ ۝ مَتَاعٌ قَلِيلٌ ۗ ثُمَّ مَا أُوتِيَهُمْ جَهَنَّمُ ۗ وَيَبْسُ الْمِهَادُ ۝ لَكِنِ الَّذِينَ
اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا نُزُلًا مِّن عِنْدِ
اللَّهِ ۗ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِّلْآبِرَارِ ۝ وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَمَن يُؤْمِنُ بِاللَّهِ

وَمَا أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ وَمَا أَنْزَلْنَا إِلَيْهِمْ خَشِيعِينَ لِلَّهِ لَا يَشْتَرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا
 قَلِيلًا ۗ أُولَٰئِكَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۚ يَا أَيُّهَا
 الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۚ

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (250) پر



سبق نمبر ۷

ضمیر مخاطب کا تعارف

یہ آپ پچھلے سبق میں پڑھ چکے ہیں کہ گفتگو میں شریک اس شخص کو جو کلام کرتا ہے، ”متکلم“ کہتے ہیں (متکلم کی ضمیروں کا تعارف پچھلے سبق میں گزر چکا ہے۔) جس شخص سے گفتگو کی جاتی ہے اسے ”مخاطب“ کہتے ہیں۔

فاعلی حالت میں استعمال:

فاعلی حالت میں مخاطب کی تین ضمیریں استعمال ہوتی ہیں:

أَنْتُمْ

أَنْتُمَا

أَنْتَ

تَفْصِيلٌ

*-أَنْتَ

مخاطب کی یہ ضمیر واحد مذکر کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ اس کا معنی ”آپ“ یا ”تو“ کیا

جاسکتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿مَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ﴾ (القلم: ۲)

ترجمہ: (اور آپ اپنے رب کے فضل سے پاگل نہیں ہیں)

﴿لَا تَخَفُ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَى﴾ (طہ: ۶۸)

ترجمہ: (اور آپ خوف نہ کیجئے، بے شک آپ ہی غالب ہوں گے)

*-انْتُمُ

یہ ضمیر تشنیہ مذکر کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ اور اس کا ترجمہ ”آپ دونوں“ یا ”تم دونوں“ سے کیا جاتا ہے۔

*-انْتُمْ

یہ ضمیر جمع مذکر مخاطب کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ اور اس کا ترجمہ ”تم سب“ سے کیا جاتا ہے۔

﴿أَأَنْتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ السَّمَاءُ﴾ (الفرغت: ۲۷)

ترجمہ: (کیا پیدائش کے اعتبار سے تم زیادہ سخت ہو یا آسمان)

مخاطب مؤنث کی ضمیریں

فاعلی حالت میں مخاطب مؤنث کی بھی تین ضمیریں ہیں:

انْتِ

انْتُمُ

انْتِ

مِثَالِيْنَ

*-انْتِ

یہ ضمیر واحد مؤنث کے لیے استعمال ہوتی ہے، جیسے ”انْتِ اِمْرَاةٌ“ (تو ایک عورت ہے)

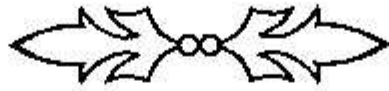
*-انْتُمُ

یہ ضمیر تشنیہ مؤنث کو مخاطب کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ جیسے ”انْتُمَا بَنَاتَانِ“

(تم دونوں بچیاں ہو)۔

* - اَنْتَنْ

یہ ضمیر جمع مؤنث کے لیے استعمال ہوتی ہے، جیسے ”اَنْتَنْ مُسْلِمَاتٌ“ (تم سب مسلمان خواتین ہو)۔



مفعولی حالت میں استعمال:

مفعولی حالت میں مخاطب مذکر کی ضمیر تین طرح استعمال ہوتی ہے۔

③ كُمْ

② كَمَا

① كَ

* - كَ

یہ ضمیر واحد مذکر کی مفعولی حالت میں استعمال ہوتی ہے، اور اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔
”آپ کو“ یا ”تجھے“ یا ”اپنا“۔

قُرْآنِ مِثَالٍ: ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ﴾ (سورة النزع: ۴۲)

ترجمہ: (یہ لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں)

قُرْآنِ مِثَالٍ: ﴿وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ﴾ (القدر: ۲)

ترجمہ: (اور آپ کو کیا معلوم کہ لیلۃ القدر کیا چیز ہے)

* - كَمَا

یہ ضمیر تشبیہ مذکر کی مفعولی حالت میں استعمال ہوتی ہے۔ اور اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔
”آپ دونوں کو“ یا ”تم دونوں کو“۔

قُرْآنِ مِثَالٍ: ﴿إِنِّي مَعَكُمْ أَسْمَعُ وَأَرَى﴾ (طہ: ۴۶)

ترجمہ: (بے شک میں تم دونوں کے ساتھ ہوں۔ سن رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں)

﴿قَالَ فَمَنْ رَبُّكُمَا يَا مُوسَى﴾ (طہ: ۴۹)

(وہ کہنے لگا، تم دونوں کا پروردگار کون ہے اے موسیٰ)

*-كُم

یہ ضمیر جمع مذکر کی مفعولی حالت کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ اور اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔

”آپ سب کو“ یا ”تمہیں“۔

*-كِ

یہ ضمیر واحد مؤنث کی مفعولی حالت کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ اور اس کا ترجمہ ہے۔ آپ

(مؤنث) کو یا ”تیرا“ یا ”تجھے“۔

قُرْآنِ مِثَال: ﴿إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ﴾ (مریم: ۱۹)

ترجمہ: (میں تو تمہارے (مؤنث کی ضمیر) رب کا قاصد ہوں تاکہ تجھے دوں)

قُرْآنِ مِثَال: ﴿يَأْخُذُ هَرُونَ مَا كَانَ أَبُوكَ أَمْرًا سَوِيًّا﴾ (مریم: ۲۸)

ترجمہ: (اے ہارون کی بہن، آپ کے والد تو برے آدمی نہ تھے)

*-كَمَا

یہ ضمیر تشبیہ مؤنث کی مفعولی حالت میں استعمال ہوتی ہے، اور اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔

آپ دونوں (مؤنث) کو ”یا“ ”تمہیں“۔

قُرْآنِ مِثَال: ﴿قَالَ مَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا النَّبِيُّ﴾ (القصص: ۲۳)

ترجمہ: (کہا کہ تمہارا کیا حال ہے کہ نہ لگیں کہ ہم پانی نہیں پلا سکتیں)

*- كُنَّ

یہ ضمیر جمع مؤنث کی مفعولی حالت میں استعمال ہوتی ہے۔ اور اس کا ترجمہ ہے، آپ سب (خواتین) یا تمہیں۔

قرآنی مثال: ﴿فَذَلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ﴾ (یوسف: ۳۲)

ترجمہ: (یہی ہے وہ جس کے بارے میں تم نے مجھے ملامت کی تھی)

قرآنی مثال: ﴿وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ﴾ (الاحزاب: ۳۳)

ترجمہ: (اور تم (سب خواتین) اپنے گھروں میں ٹھہری رہو)

قرآنی مثال: ﴿إِنَّ كَيْدَكُمْ عَظِيمٌ﴾ (یوسف: ۲۸)

ترجمہ: (بے شک تمہارا کمر بہت بڑا ہے)



مخاطب کی ان ضمیروں کو ایک جدول (Table) میں ملاحظہ فرمائیے

مؤنث مخاطب		مذکر مخاطب		
مفعولی حالت	فاعلی حالت	مفعولی حالت	فاعلی حالت	
كِ	أَنْتِ	كَ	أَنْتَ	واحد
آپ کو، تجھے، تیرا	آپ، تو	آپ کو، تجھے، تیرا	آپ، تو	
كُنَّ	أَنْتُمْ	كُنَّ	أَنْتُمْ	ثنیہ
آپ دونوں کو، تمہیں تمہارا	آپ دونوں، تم دونوں	تمہیں، آپ دونوں کو	آپ دونوں، تم دونوں	
كُنَّ	أَنْتُمْ	كُنَّ	أَنْتُمْ	جمع
تمہیں، آپ کو، تمہارا	آپ سب، تم سب	آپ کو، تمہیں	آپ سب، تم	

عَمَلِ مَشَقِّ

سوال نمبر ۱

درج ذیل جملوں میں صحیح اور غلط کی متعلقہ خانوں میں نشاندہی کریں۔

غلط	صحیح	
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	۱ "أَنْتَ" ضمیر واحد مؤنث مخاطب کے لیے استعمال ہوتی ہے۔
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	۲ "أَنْتُمْ" ضمیر مخاطب کی "نم" مفعولی حالت ہے۔
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	۳ "أَنْتَ" ضمیر واحد متکلم کے لیے استعمال نہیں ہوتی۔
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	۴ "أَنْتُمْ" اور "كُمَا" ضمیروں میں صرف مذکر اور مؤنث کا فرق ہے۔
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	۵ "أَنْتُمْ" "نَحْنُ" "أَنْتُمْ" سب جمع کی ضمیریں ہیں۔
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	۶ "أَنَا" متکلم واحد کے لیے جبکہ "أَنْتُمْ" جمع مخاطب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	۷ "أَنْتُمْ" کو جمع مؤنث کے لیے ہے، لیکن "نَحْنُ" جمع مخاطب کے لیے استعمال نہیں ہوتا۔
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	۸ "كُمَا" ضمیر مفعولی حالت میں تثنیہ مذکر و مؤنث دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	۹ ضمیر مخاطب کی فاعلی اور مفعولی حالت میں ترجمہ ایک جیسا ہوتا ہے۔
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	۱۰ "أَنْتَ" کا ترجمہ "تھے" اور "كَ" کا ترجمہ "آپ" سے کیا جاتا ہے۔

سوال نمبر ۲ درج ذیل قرآنی مثالوں میں غور کیجئے، اور متعلقہ خانوں کو پُر کیجئے، اور خالی جگہ پر صحیح ترجمہ لکھیے۔

مؤنث	مذکر	جمع	واحد	
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	۱ ﴿وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ﴾ (القارعة: ۳) اور کو کیا معلوم کہ کھڑکھڑانے والی کیا ہے۔
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	۲ ﴿أَسْكُنْ أَنْتَ وَرَوْحُكَ الْجَنَّةَ﴾ (البقرة: ۳۵) ٹھہریے اور کی بیوی جنت میں۔

واحد جمع مذکر مؤنث

--	--	--	--

--	--	--	--

--	--	--	--

--	--	--	--

۳ ﴿أَأَنْتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ﴾ (الواقعة: ۵۹)

کیا..... اس کو پیدا کرتے ہو یا..... پیدا کرنے والے ہیں۔

۴ ﴿فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾ (الرحمن: ۱۳)

سو..... رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

۵ ﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ﴾ (البقرة: ۱۵۲)

سو تم..... یاد کرو تو میں..... یاد کروں گا۔

۶ ﴿قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّئُ﴾ (مریم: ۹)

کہا..... کے رب نے کہ وہ مجھ پر آسان ہے۔

سوال نمبر ۳ کا لم نمبر (۱) کا صحیح جواب کا لم نمبر (۲) میں ہے، اسے تیر کے نشان (←) کے ساتھ ملائیں۔

کالم نمبر ۲

① تم سب (مؤنث)

② مجھے، میرا

③ آپ (مؤنث)

④ وہ عورت

⑤ کاش

⑥ تم سب

⑦ تجھ

⑧ ہم

⑨ آپ

⑩ آپ سب کو، تمہیں

⑪ تم دونوں، تمہارا (دونوں کا)

⑫ وہ عورت جس نے

کالم نمبر ۱

① أَنْتُمْ

② أَنْتِ

③ كَمَا

④ كُنَّ

⑤ نَحْنُ

⑥ نِي، فِي

⑦ كُمْ

⑧ ذَلِكَ

⑨ الَّتِي

⑩ لَيْتَ

⑪ لَكَ

⑫ أَنْتِ

سوال نمبر ۲ کالم نمبر (۱) میں واحد لکھے گئے ہیں۔ ان کی تشبیہ کالم نمبر (۲) اور جمع کالم نمبر (۳) میں لکھیں۔

کالم نمبر ۱	کالم نمبر ۲	کالم نمبر ۳
۱ ہذہ	۱ _____	۱ _____
۲ اَلَّتِیْ	۲ _____	۲ _____
۳ اَنَا	۳ _____	۳ _____
۴ ذَلِکَ	۴ _____	۴ _____
۵ کَ	۵ _____	۵ _____
۶ اَنْتَ	۶ _____	۶ _____
۷ کِ	۷ _____	۷ _____
۸ هٰذَا	۸ _____	۸ _____
۹ ذَلِکَ	۹ _____	۹ _____
۱۰ الَّذِیْ	۱۰ _____	۱۰ _____
۱۱ اَنْتَ	۱۱ _____	۱۱ _____
۱۲ تِلْکَ	۱۲ _____	۱۲ _____

سوال نمبر ۳ سورۃ ”آل عمران“ کے پہلے رکوع کی تلاوت کیجئے، اور اس میں استعمال ہونے والی ضمائر کو درج

ذیل خانوں میں درج کریں۔

اَلَمْ ۱ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۲ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۳ نَزَّلَ عَلَيْنِكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ
 مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرَةَ وَالْاِنْجِيلَ ۴ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ
 وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۵ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِآيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۶ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ
 ذُوْا نِقَامٍ ۷ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمٰوٰتِ ۸ هُوَ
 الَّذِیْ يُصَوِّرُكُمْ فِى الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۹ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۱۰
 هُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَيْنِكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاٰخَرُ

مُتَشَبِهَةٌ ط فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِي قُلُوْبِهِمْ زَيْعٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ
 وَابْتِغَاءَ تَاْوِيْلِهِ ؕ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهُ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَالرَّاسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ
 اٰمَنَّا بِهِ ؕ كُلُّ مَنْ عِنْدَ رَبِّنَا ؕ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّا اُولُو الْاَلْبَابِ ؕ رَبَّنَا لَا تُرِغْ
 قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ؕ
 رَبَّنَا اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ؕ

ضمیر مخاطب

ضمیر متکلم

مفعولی حالت	فاعلی حالت	جمع متکلم	واحد متکلم

جوابات کے لئے دیکھیے صفحہ نمبر (250) پر



سبق نمبر ۸

ضمیر غائب کا تعارف

پچھلے اسباق میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ کلام سے تین شخص متعلق ہو سکتے ہیں۔

۱ متکلم ۲ مخاطب ۳ غائب

متکلم اور مخاطب کی ضمیروں کے بارے میں تفصیلات آپ حضرات پچھلے اسباق میں ملاحظہ فرما چکے ہیں، آج کے اس سبق میں ضمیر غائب کا تعارف پیش کیا جائے گا، جس کی تفصیل یہ ہے۔
ضمیر غائب فاعلی حالت میں بھی استعمال ہوتی ہے، اور مفعولی حالت میں بھی۔ اور فاعلی حالت میں ”ضمیر غائب مذکر“ تین طرح سے استعمال ہوتی ہے۔

۱ هُوَ ۲ هُمَا ۳ هُمْ

*-هُوَ

یہ ضمیر واحد مذکر غائب کے لیے استعمال ہوتی ہے، اور اس کا ترجمہ ”وہ“ سے کیا جاتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ﴾ (یوسف: ۶۴)

ترجمہ: (اور وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے)

قرآنی مثال: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ (اخلاص: ۱)

ترجمہ: (آپ کہہ دیجیے وہ اللہ یکتا ہے)

* - هُمَا

یہ ضمیر تثنیہ مذکر غائب کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ اور اس کا معنی کیا جاتا ہے ”وہ دونوں“ یا ”وہ دو“۔

قُرْآنِ مِثَال: ﴿وَهُمَا يَسْتَعِثِنِ اللّٰهُ﴾ (احقاف: ۱۷)

ترجمہ: (اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کر رہے ہیں)

﴿اِذْهُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ﴾ (توبہ: ۴۰)

(اور وہ وقت یاد کرو جب وہ دونوں نماز میں تھے، جب وہ اپنے ساتھی سے کہہ

رہے تھے)۔

* - هُمْ

یہ ضمیر جمع مذکر غائب کے لیے استعمال ہوتی ہے، اور اس کا ترجمہ یہ ہے ”وہ سب (مذکر)“ یا ”وہ لوگ“۔

قُرْآنِ مِثَال: ﴿الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ﴾ (المومنون: ۲)

ترجمہ: (وہ لوگ جو اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں)

قُرْآنِ مِثَال: ﴿لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُونَ﴾ (الانبیاء: ۲۳)

ترجمہ: (اس سے اس کے فعل کے بارے میں سوال کیا جاسکتا اور وہ لوگ سوال کیے

جائیں گے)۔

مفعولی حالت میں بھی مذکر کی ضمیر غائب تین طرح استعمال ہوتی ہے۔

۱ هُمْ

۲ هُمَا

۳ هُمْ

* - ۵

یہ ضمیر واحد مذکر غائب کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ اور اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔ ”اسے“ یا ”اس“ کو کبھی کبھی یہ زیر کے ساتھ بھی آتی ہے۔

قُرْآنِ مِثَال: ﴿أَنَا رَأَوْدْتُهُ عَنِ نَفْسِهِ﴾ (یوسف: ۵۱)

ترجمہ: (میں نے ہی اس کو اس کے نفس کے بارے میں پھسلایا)

قُرْآنِ مِثَال: ﴿مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ﴾ (الہب: ۲)

ترجمہ: (نہ کام آیا اس کو اس کا مال اور جو کچھ اس نے کمایا)

* - ۶

یہ ضمیر تشبیہ مذکر غائب کی مفعولی حالت میں استعمال ہوتی ہے، اور اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔ ”ان دونوں پر“ یا ”ان دونوں کو“۔

قُرْآنِ مِثَال: ﴿إِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ﴾ (الصف: ۱۲۲)

ترجمہ: (بے شک یہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں سے تھے)

قُرْآنِ مِثَال: ﴿وَنَجَّيْنَاهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكُرْبِ الْعَظِيمِ﴾ (الصف: ۱۱۵)

ترجمہ: (اور ہم نے ان دونوں اور ان دونوں کی قوم کو بڑی تکلیف سے نجات دی)

* - ۷

یہ ضمیر جمع مذکر غائب کی مفعولی حالت میں استعمال ہوتی ہے اور اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے ”ان سب پر“ یا ”ان کو“ یا ”انہیں“۔

قُرْآنِ مِثَال: ﴿الَّذِي أَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوعٍ وَأَمَّنَّهُمْ مِنْ خَوْفٍ﴾ (قریش: ۴)

ترجمہ: (وہ ذات جس نے ان کو بھوک میں کھلایا، اور انہیں خوف سے نجات دی)

قُرْآنِ مِثَال: ﴿الَّذِي يَجْعَلُ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ﴾ (الفيل: ۲)

ترجمہ: (کیا نہیں بنایا اس نے ان کی تدبیر کو گمراہی میں)

خلاصہ واضح رہے کہ غائب کی ان ضمیروں کی فاعلی اور مفعولی حالت میں صرف واحد مذکر کافرق ہے، باقی تشنیہ اور جمع کی ضمیریں فاعلی اور مفعولی حالت میں ایک ہی طرح استعمال ہوتی ہیں۔



عَمَلِ مَشَقِّ

سوال نمبر ۱ درج ذیل جملوں میں غور کیجئے، صحیح اور غلط کی متعلقہ خانوں میں نشاندہی کریں۔

غلط

صحیح

۱ "ہُمْ" ضمیر مخاطب جمع مذکر کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

۲ ضمیر غائب مذکر صرف فاعلی حالت میں آتی ہے۔

۳ "هُوَ" ضمیر غائب فاعلی حالت میں جبکہ "ہُو" مفعولی حالت میں آتی ہے۔

۴ تشبیہ مذکر غائب کی فاعلی اور مفعولی حالت میں ضمیر ایک ہی طرح آتی ہے۔

۵ "سُكْم" ضمیر مخاطب اور "ہُمْ" غائب کی مفعولی حالت میں آتی ہے۔

۶ هُوَ کا ترجمہ "وہ" اور "ہُو" کا ترجمہ "انہیں" کیا جاتا ہے۔

۷ "ہُمْ" ضمیر غائب جمع مؤنث کے لیے استعمال نہیں ہوتی۔

۸ هُوَ، هُمْ، هُمَا میں صرف واحد تشبیہ جمع کافر ہے۔

۹ اَنَا، اَنْتَ اور هُوَ تینوں واحد کی ضمیریں ہیں، اور فرق متکلم غائب مخاطب ہونے کا ہے۔

۱۰ "سُكْم" ضمیر غائب اور "ہُمْ" ضمیر مخاطب کے لیے استعمال نہیں ہوتی۔

سوال نمبر ۲ بریکٹ میں مختلف ضمیریں دی گئی ہیں، آپ صحیح خانہ میں اس کا اندراج کریں، ایک ضمیر کئی جگہ بھی

استعمال ہو سکتی ہے۔ (هُوَ، اَنَا، نَحْنُ، هُمَا، هُمْ، هُو)

واحد متکلم	تشبیہ متکلم	جمع متکلم	واحد غائب	تشبیہ غائب	جمع غائب

سوال نمبر ۳ کالم نمبر (۱) صحیح جواب کالم نمبر (۲) میں تیر (←) کے نشان کے ساتھ ملائیں۔

کالم نمبر ۲

- ① تشنیہ مذکر غائب
- ② واحد مذکر غائب کی مفعولی حالت
- ③ واحد مذکر مذکر مخاطب کی مفعولی حالت
- ④ واحد مذکر غائب کی فاعلی حالت
- ⑤ تشنیہ مذکر مخاطب کی مفعولی حالت
- ⑥ جمع مذکر غائب
- ⑦ جمع مؤنث مخاطب کی مفعولی حالت
- ⑧ جمع مؤنث مخاطب
- ⑨ واحد مؤنث مخاطب

کالم نمبر ۱

- ① اَنْ
- ② كُمْ
- ③ هُوَ
- ④ كُنْ
- ⑤ هُمْ
- ⑥ كِ
- ⑦ هِ
- ⑧ هُمَا
- ⑨ كَمَا

سوال نمبر ۴ درج ذیل قرآنی آیات کو پڑھیے، اور بتائیے کہ خط کشیدہ ضمیر کی کونسی قسم میں شامل ہے، اور نیچے

دیئے گئے جدول میں صحیح خانہ میں (✓) کا نشان لگائیے۔

- ① قُرْآنِ مِثَال: ﴿الَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ﴾
- ② قُرْآنِ مِثَال: ﴿ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ﴾
- ③ قُرْآنِ مِثَال: ﴿فَمَا يَكْذِبُكَ بَعْدَ بِالْذِّينِ﴾
- ④ قُرْآنِ مِثَال: ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾
- ⑤ قُرْآنِ مِثَال: ﴿تَنْزِيلُ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ فِيهَا بِأُذُنِ رَبِّهِمْ﴾
- ⑥ قُرْآنِ مِثَال: ﴿حِزَابُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ عَدْنٍ﴾
- ⑦ قُرْآنِ مِثَال: ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ﴾

قرآن شانِ بزم	واحد متکلم		جمع متکلم		واحد مذکر غائب		تثنیہ مذکر غائب		جمع مذکر غائب	
	فاعل حالت	مفعول حالت	فاعل حالت	مفعول حالت	فاعل حالت	مفعول حالت	فاعل حالت	مفعول حالت	فاعل حالت	مفعول حالت
۸										
۹										
۱۰										
۱۱										
۱۲										
۱۳										
۱۴										
۱۵										
۱۶										
۱۷										
۱۸										
۱۹										
۲۰										
۲۱										

سوال نمبر ۵ سورۃ النساء کے پہلے رکوع میں سے ضمیروں کا انتخاب کریں اور درج ذیل خانوں میں لکھیں۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا
 زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ
 وَالْأَرْحَامَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ۝۱۰ وَاتُّوا الْيَتَامَىٰ أَمْوَالَهُمْ وَلَا
 تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ ۚ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ إِلَىٰ أَمْوَالِكُمْ ۗ إِنَّهُ كَانَ
 حُوبًا كَبِيرًا ۝۱۱ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ

مِنَ النِّسَاءِ مِثْنِي وَثُلُثَ وَرُبْعٍ ۚ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ
 أَيْمَانُكُمْ ۗ ذَلِكَ أَتَىٰ الْأَلَّا تَعُولُوا ۚ وَأَتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً ۗ فَإِنْ طِبْنَ
 لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَّرِيئًا ۚ وَلَا تَتُوتُوا السُّفَهَاءَ
 أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَمًا وَارْزُقُوهُمْ فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُوا لَهُمْ
 قَوْلًا مَعْرُوفًا ۚ وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَإِنْ أَنْتُمْ مِنْهُمْ
 رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَنْ يَكْبَرُوا ۗ
 وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ ۗ فَإِذَا
 دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهَدُوا عَلَيْهِمْ ۗ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا ۚ لِلرِّجَالِ
 نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدِينَ وَالْأَقْرَبُونَ ۚ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدِينَ
 وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ ۗ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ۚ وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ
 أُولُو الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينُ فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا
 مَعْرُوفًا ۚ وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكَوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعْفًا خَافُوا عَلَيْهِمْ ۗ
 فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۚ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ
 ظَلَمًا ۚ إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا ۗ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا ۚ



سبق نمبر ۹

ضمیرِ مؤنثِ غائب کا تعارف

ضمیرِ غائب میں مذکر کی ضمیریں اور ان کا فاعلی اور مفعولی حالت میں استعمال آپ حضرات پڑھ چکے ہیں۔ آج کا درس مؤنث کی ضمیرِ غائب پر مشتمل ہے۔

تَفْصِيلٌ

فاعلی حالت میں مؤنثِ غائب کے لیے درج ذیل تین ضمیریں استعمال ہوتی ہیں:

۱ ھُنَّ

۲ ھُمَا

۳ ھِیَ

* ھِیَ

یہ ضمیر واحد مؤنثِ غائب کے لیے استعمال ہوتی ہے، اور اس کا ترجمہ ”وہ“ (برائے

مؤنث) کیا جاتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿ھِیَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾ (القدر: ۵)

ترجمہ: (وہ رات فجر کے طلوع ہونے تک رہتی ہے)

قرآنی مثال: ﴿قَالَ ھِیَ عَصَايَ﴾ (طہ: ۱۸)

ترجمہ: (کہنے لگا وہ میری لاٹھی ہے)

* - هُمَا

یہ ضمیر تثنیہ مؤنث غائب کی فاعلی حالت میں استعمال ہوتی ہے اور اس کا ترجمہ ”وہ (دونوں)“ سے کیا جاتا ہے۔

قرآن مجید میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

* - هُنَّ

یہ ضمیر جمع مؤنث غائب کی فاعلی حالت میں استعمال ہوتی ہے، اور اس کا ترجمہ وہ (سب عورتیں) کیا جاتا ہے۔

﴿هُنَّ لِبَاسٍ لَّكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٍ لَّهُنَّ﴾ (البقرة: ۱۸۷)

(وہ عورتیں تمہارے لباس ہیں، اور تم ان کے لباس ہو)

مفعولی حالت میں بھی مؤنث غائب تین طرح استعمال ہوتی ہے:

③ هُنَّ

② هُمَا

① هَا

* - هَا

یہ ضمیر غائب واحد مؤنث کی مفعولی حالت کے لیے استعمال ہوتی ہے، اور اس کا ترجمہ ”اس کو، اسے“ وغیرہ کیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں اس کا استعمال بڑی کثرت کے ساتھ ہوا ہے۔

﴿وَالْأَرْضَ فَرَشْنَاهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُونَ﴾ (الزمر: ۴۸)

ترجمہ: (اور زمین اس کو ہم نے فرش بنایا، سو ہم بہترین بچھانے والے ہیں)

﴿فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ﴾ (الطہ: ۵)

ترجمہ: (اس (عورت) کی گردن میں رسی ہے مونجھ کی)

* - هُنَمَا

یہ ضمیر غائب تثنیہ مؤنث کی مفعولی حالت کو بیان کرنے کے لیے آتی ہے، اور اس کا ترجمہ ”ان دونوں کو یا انہیں“ کیا جاتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿قَالَتْ إِحْدَاهُمَا يَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ﴾ (القصص: ۲۶)
ترجمہ: (ان میں ایک کہنے لگی، اے میرے ابا اس کو اجرت پر رکھ لیجیے)

* - هُنَّ

یہ ضمیر غائب جمع مؤنث کی مفعولی حالت کے لیے استعمال ہوتی ہے، اور اس کا ترجمہ ”ان سب کو یا انہیں“ کیا جاتا ہے۔

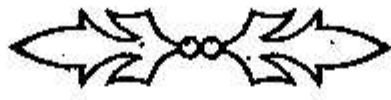
قرآنی مثال: ﴿وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ﴾ (النساء: ۱۹)
ترجمہ: (اور ان (بیویوں) سے اچھا سلوک کرو)

قرآنی مثال: ﴿فَبَايَعُهُنَّ وَأَسْتَغْفِرُ لَهُنَّ اللَّهُ﴾ (الممتحنة: ۱۱۲)
ترجمہ: (سو آپ ان کو بیعت کر لیجیے، ان خواتین کے لیے استغفار کیجئے)

مذکور میں ہو فاعلی حالت میں اور ”ہ“ مفعولی حالت میں اور مؤنث میں ”ہی“ فاعلی حالت میں اور ”ہا“ مفعولی حالت میں استعمال ہوتا ہے۔ جبکہ مذکور میں ”ہمَا“ اور ”هُم“ فاعلی حالت اور مفعولی حالت دونوں میں استعمال ہوتا ہے، اور ”هُمَا“ اور ”هُنَّ“ بھی فاعلی اور مفعولی دونوں حالتوں میں استعمال ہوتا ہے۔

غائب کی ضمیروں کی اصل استعمال کی حالت تو وہی ہے جو ذکر کی گئی ہے، لیکن کبھی کبھی اپنے سے پہلے لفظ کے تقاضا کی بناء پر بعض ضمیروں میں بجائے زبر کے زیر آ جاتی ہے۔ اس سے معنی میں کوئی فرق نہیں پڑتا، جیسے ”ہ“ کی جگہ ”ہ“ اور ”هُمَا“ کی جگہ ”هُمَا“ اور ”هُم“ کی جگہ ”ہم“ اور مؤنث

میں ”هَنْ“ کی جگہ ”هَنَّ“ پڑھا جاتا ہے۔



جب سرسری نظر ان ضمیروں پر ڈالیں تو ہمیں ان میں درج ذیل فرق کا مشاہدہ ہوتا ہے۔
تثنیہ کے لیے ”ما“ بطور علامت ضمیر کے آخر میں آتا ہے۔

أَنْتَ سے أَنْتُمَا كِ سے كُمَا

هُوَ سے هُمَا هِيَ سے هُمَا

اور جمع مذکر کے لیے ”م“ میم ساکن علامت بنتی ہے۔ جیسے

أَنْتَ سے أَنْتُمْ كِ سے كُمْ

هُوَ سے هُمْ

اور جمع مؤنث کی پہچان کے لیے ضمیر کے آخر میں ”ن“ نون تشدید والا لکھا جاتا ہے جیسے

أَنْتِ سے أَنْتُنَّ هِيَ سے هُنَّ

كِ سے كُنَّ

اہم نوٹ:

متکلم، مخاطب اور غائب کی ضمیریں آپ حضرات پڑھ چکے ہیں، اگر ان سب پر طائرانہ نظر ڈالیں تو درج ذیل امور خلاصہ کے طور پر معلوم ہوتے ہیں۔

۱ ان ضمیروں میں بعض ضمیریں ایسی ہیں جو ایک ہی طرح سے مختلف انداز میں استعمال ہوتی ہیں۔

۲ ضمیر متکلم ”أَنَا“ اور ”نَحْنُ“ میں مذکر اور مؤنث کا کوئی فرق نہیں۔

۳ ”نَحْنُ“ ضمیر تثنیہ اور جمع دونوں کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

۴ ضمیر مخاطب میں تثنیہ مذکر اور تثنیہ مؤنث کی ایک ہی ضمیر ہے فاعلی حالت میں بھی جیسے

”أَنْتُمْ“ اور مفعولی حالت میں بھی جیسے ”كُمَا“۔

⑤ ضمیر غائب میں بھی تشنیہ مذکر اور تشنیہ مؤنث دونوں کے لیے ایک ہی ضمیر استعمال ہوتی ہے اور وہ ”هُمَا“ ہے نیز مفعولی حالت میں بھی یہی ضمیر ”هُمَا“ استعمال ہوتی ہے۔

⑥ ضمیر غائب میں فاعلی اور مفعولی حالت کا صرف واحد کی ضمیروں میں پہچانا جاسکتا ہے، باقی تشنیہ اور جمع دونوں کی ضمیریں مذکر میں فاعلی اور مفعولی حالت میں ایک ہی ہیں کوئی فرق نہیں ہے۔ جیسے ”هُوَ“۔

ان تمام ضمیروں کو ایک نظر جدول میں ملاحظہ کیجئے

ضمیر غائب		ضمیر مخاطب				ضمیر متکلم				
مؤنث		مذکر		مؤنث		مذکر				
مفعولی حالت	فاعلی حالت	مفعولی حالت	فاعلی حالت	مفعولی حالت	فاعلی حالت	مفعولی حالت	فاعلی حالت			
هَا	هِيَ	هِيَ	هُوَ	كَ	أَنْتِ	كَ	أَنْتَ	أَنَا	أَنَا	وَاحِد
هُمَا	هُمَا	هُمَا	هُمَا	كُمَا	أَنْتُمَا	كُمَا	أَنْتُمَا	نَا	نَحْنُ	تَشْنِيَه
هُنَّ	هُنَّ	هُنَّ	هُنَّ	كُنَّ	أَنْتُنَّ	كُم	أَنْتُمْ	نَا	نَحْنُ	جَمْع



عَمَلِ مَشَقِّ

سوال نمبر ۱

کالم نمبر ۱ میں ضمیروں کی فاعلی حالت اور کالم نمبر ۲ میں مفعولی حالت صحیح جواب کو ملائیں۔

کالم نمبر ۲

① اَنْتُمْ

② اِنِّي

③ هُمَا

④ كُنَّا

⑤ هُنَّ

⑥ نَا

⑦ اَنْتِ

⑧ هُوَ

⑨ كَمَا

⑩ هُمَا

⑪ كَمَا

⑫ هُمْ

⑬ اَنْتِ

⑭ هَا

کالم نمبر ۱

① اَنْتِ

② هُمْ

③ هُوَ

④ هُمَا

⑤ اَنْتِ

⑥ اَنْتُمَا

⑦ هِيَ

⑧ اَنْتُمْ

⑨ هُمَا

⑩ اَنَا

⑪ هُنَّ

⑫ اَنْتِ

⑬ نَحْنُ

⑭ اَنْتُمَا

سوال نمبر ۲ درج ذیل ضمیروں کی فاعلی حالت کالم نمبر ۲ میں لکھیں:

کالم نمبر ۲

کالم نمبر ۱

- _____ ①
 _____ ②
 _____ ③
 _____ ④
 _____ ⑤
 _____ ⑥
 _____ ⑦
 _____ ⑧
 _____ ⑨
 _____ ⑩
 _____ ⑪

- ① هُمَا
 ② كُمْ
 ③ كُنَّ
 ④ هِ
 ⑤ نَا
 ⑥ نِي، نِي
 ⑦ هَا
 ⑧ كَمَا
 ⑨ هُمَا
 ⑩ هُمْ
 ⑪ هُنَّ

سوال نمبر ۳ درج ذیل قرآنی آیات میں غور کیجئے، اور خط کشیدہ (Over Line) کو دیکھتے ہوئے صحیح جواب پر (✓) کا نشان لگائیے۔

① قرآنی مثال: ﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا﴾

_____ واحد مؤنث غائب _____ واحد مذکر غائب _____ جمع متکلم

② قرآنی مثال: ﴿خَلَقَ الْإِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ﴾

_____ واحد مذکر _____ جمع متکلم _____ ضمیر مخاطب

③ قرآنی مثال: ﴿كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ ذَكِّرْهُ﴾

_____ ضمیر مخاطب _____ ضمیر غائب جمع مذکر _____ ضمیر غائب واحد مذکر

④ قرآنی مثال: ﴿لَبِثْنَا فِيهَا أَحْقَابًا﴾

_____ واحد مؤنث غائب _____ واحد مؤنث حاضر _____ جمع مؤنث غائب

۵ قرآنی مثال: ﴿وَجُودَ يَوْمَئِذٍ نَاصِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاطِرَةٌ﴾

واحد مذکر غائب واحد مذکر مخاطب واحد مؤنث غائب

۶ قرآنی مثال: ﴿إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقِي﴾

واحد معکوم واحد مذکر مخاطب واحد مؤنث مخاطب

۷ قرآنی مثال: ﴿إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا﴾

جمع معکوم جمع مذکر غائب واحد مؤنث غائب

۸ قرآنی مثال: ﴿إِنَّمَا نَطَعُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ﴾

جمع مذکر غائب جمع مذکر حاضر جمع معکوم

۹ قرآنی مثال: ﴿إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنشُورًا﴾

واحد مؤنث غائب جمع مؤنث غائب جمع مذکر غائب

۱۰ قرآنی مثال: ﴿إِنَّ هَذِهِ تَذْكِرَةٌ﴾

واحد مؤنث غائب اسم اشارہ واحد مؤنث اسم موصول

۱۱ قرآنی مثال: ﴿حَتَّىٰ آتَانَا الْيَقِينَ﴾

جمع مؤنث غائب جمع مؤنث مخاطب جمع معکوم

۱۲ قرآنی مثال: ﴿نَحْنُ خَلَقْنَاهُمْ وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ﴾

جمع مذکر غائب واحد مؤنث غائب تشبیہ مذکر مخاطب

۱۳ قرآنی مثال: ﴿رَبِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا﴾

واحد مذکر مخاطب تشبیہ مذکر مخاطب تشبیہ مذکر غائب

۱۴ قرآنی مثال: ﴿وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَابًا﴾

جمع معکوم جمع مؤنث غائب جمع مذکر غائب

۱۵ قرآنی مثال: ﴿أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ﴾

جمع مؤنث غائب واحد مؤنث مخاطب واحد مؤنث غائب

۱۶ قرآنی مثال: ﴿فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ﴾

واحد مؤنث غائب واحد مذکر غائب واحد مذکر مخاطب

۱۷ قرآنی مثال: ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَى﴾

واحد مؤنث مخاطب واحد مذکر غائب واحد مذکر مخاطب

۱۸ قرآنی مثال: ﴿رَفَعَ سَمُكَهَا فَسَوَّهَا﴾

جمع مذکر مخاطب واحد مؤنث غائب جمع مؤنث غائب

۱۹ قرآنی مثال: ﴿إِنَّا أَنشَأْنَهُنَّ إِنِشَاءً فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا﴾

جمع مؤنث مخاطب تشبیہ مؤنث غائب جمع مؤنث غائب

۲۰ قرآنی مثال: ﴿وَالشَّمْسُ وَضُحَاهَا وَالْقَمَرُ إِذَا تَلَّهَا﴾

جمع مذکر غائب جمع مؤنث غائب واحد مؤنث غائب

سوال نمبر ۴ آخری پارے سے سورۃ الفجر کی تلاوت فرمائیے اور جو ضمیریں اس سورت میں آئی ہیں ان کو چن کر درج ذیل خانوں میں درج کیجئے۔

وَالْفَجْرِ ۝۱ وَ لَيَالٍ عَشْرٍ ۝۲ وَ الشَّفْعِ وَ الْوَتْرِ ۝۳ وَ الْبَيْلِ إِذَا يَسِر ۝۴ هَلْ فِي ذَلِكَ قَسَمٌ لِّدَىٰ حِجْرِ ۝۵ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝۶ إِرْمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝۷ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۝۸ وَ ثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝۹ وَ فِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ۝۱۰ الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۝۱۱ فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ۝۱۲ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۝۱۳ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝۱۴ فَأَمَّا الْإِنْسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَ نَعَّمَهُ ۝۱۵ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ۝۱۶ وَ أَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ ۝۱۷ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ ۝۱۸ كَلَّا بَلْ لَا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ ۝۱۹ وَ لَا تَحْضُونَ عَلَىٰ طَعَامِ الْمَسْكِينِ ۝۲۰ وَ تَأْكُلُونَ التَّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا ۝۲۱ وَ تَحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۝۲۲ كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۝۲۳ وَ جَاءَ رَبُّكَ وَ الْمَلَكُ صَفًّا ۝۲۴ وَ جَاءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۝۲۵ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ وَ أَلَىٰ لَهُ الذِّكْرَىٰ ۝۲۶ يَقُولُ يَلَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي ۝۲۷ فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ ۝۲۸ وَ لَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ ۝۲۹ يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ

الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿١٤﴾ اَرْجِعِيْ اِلَى رَبِّكَ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿١٥﴾ فَاَدْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ ﴿١٦﴾ وَ
اَدْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿١٧﴾

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (253) پر



سبق نمبر ۱۰

حروف کا بیان

کلمہ (Word) کی تعریف

ہر وہ لفظ جس کا کوئی نہ کوئی معنی یا مفہوم ہو ”کلمہ“ کہلاتا ہے، جیسے سورہ فاتحہ میں ”الْحَمْدُ“ کلمہ ہے، جس کا معنی ہے ”تمام تعریفیں“ جیسے ”لِلّٰہ“ میں لام کلمہ ہے جس کا معنی ہے ”کے لیے“ لفظ اللہ بھی کلمہ ہے، جس سے مراد ہمارے خالق و مالک اللہ تعالیٰ ہیں۔ ”رَبُّ“ بھی کلمہ ہے، جس کا معنی ہے ”پروردگار“ اور ”الْعَالَمِیْنَ“ بھی کلمہ ہے جس کا معنی ہے ”تمام جہان“..... چنانچہ اس پوری آیت میں کئی الفاظ ہیں جن کو اوپر ذکر کردہ تعریف کے مطابق کلمہ کہا جاسکتا ہے۔

کلمہ کی اقسام

کلمہ کی تین اقسام ہیں:

۱ اسم (NOUN) ۲ فعل (VERB) ۳ حرف (LETTER)

اسم (Noun) کی تعریف

اسم وہ کلمہ ہے جس کا مطلب بغیر کسی دوسرے کلمہ کے ملائے سمجھ آ جائے اور اس میں تینوں زمانوں (ماضی، حال، مستقبل) میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جاتا ہو۔

مثال: جیسے سورہ فاتحہ کی پہلی آیت میں ”الْحَمْدُ“ اسم ہے کیونکہ اس کا معنی سمجھنے کے لیے

کوئی دوسرا کلمہ ضروری نہیں ہے، اور نہ ہی اس کے معنی میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ پایا جاتا ہے۔

فعل (Verb) کی تعریف

فعل وہ ہے جس کا مطلب سمجھنے کے لیے کسی دوسرے کلمہ کو ملانا ضروری نہ ہو، البتہ اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی ایک زمانہ پایا جاتا ہو۔

مثال: سورۃ فاتحہ کی آیت ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ میں ”نَعْبُدُ“ اور ”نَسْتَعِينُ“ دونوں فعل ہیں۔ اس لیے کہ ان کا معنی سمجھنے کے لیے دوسرا کلمہ ملانا ضروری نہیں البتہ دونوں کلمات میں زمانہ حال پایا جاتا ہے۔

حرف (Letter) کی تعریف

حرف وہ کلمہ ہے جس کا معنی سمجھنے کے لیے دوسرے کلمہ کا ملانا ضروری ہوتا ہے اور اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہیں پایا جاتا۔

مثال: جیسے سورۃ فاتحہ کی پہلی آیت ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ میں ”لِلَّهِ“ کے شروع میں آئے والے ”لِ“ حرف ہے جس کا معنی ہے ”کے لیے“ چونکہ اس کے معنی کو سمجھنے کے لیے دوسرے کلمہ کو ملانا ضروری ہے۔ دوسرے کلمہ کو ملائے بغیر ”صرف لِ“ کے لیے“ کا کوئی مطلب سمجھ نہیں آتا ہے۔ نیز اس میں کوئی زمانہ بھی نہیں پایا جاتا اس لیے یہ ”حرف“ کی تعریف میں شامل ہے۔

آج کے سبق میں ان حروف کا تعارف پیش کیا جائے گا جو بڑی کثرت سے اسماء کے ساتھ مل کر استعمال ہوئے ہیں۔

ان حروف اور ان کے معانی کو آسانی سے سمجھنے کے لیے نیچے دیئے گئے جدول کو ملاحظہ

کیجئے:

قرآنی حروف	معنی	قرآنی مثال اور ترجمہ
وَ	اور، حالانکہ، قسم ہے،	<p>❶ ﴿مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ﴾ (الناس: ۶)</p> <p>ترجمہ: (جنات میں سے اور انسانوں میں سے)</p> <p>❷ ﴿لِمَ حَسْرَتِنِي أَعْمَى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيرًا﴾ (طہ: ۱۲۵)</p> <p>ترجمہ: (مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا، حالانکہ میں تو بینا تھا)</p> <p>❸ ﴿وَالْعَصْرِ﴾ (العصر: ۱)</p> <p>ترجمہ: (قسم ہے زمانہ کی)</p>
بِ	ساتھ، پر، سے	<p>❶ ﴿بِسْمِ اللَّهِ﴾ (ہود: ۴۱)</p> <p>ترجمہ: (اللہ کا نام کے ساتھ)</p> <p>❷ ﴿تَنْزِيلُ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ﴾ (القدر: ۴)</p> <p>ترجمہ: (فرشتے اور روح الامین اس رات میں اپنے رب کی اجازت سے اترتے ہیں)</p> <p>❸ ﴿أَمَّنَّا بِرَبِّ هَارُونَ وَمُوسَى﴾ (طہ: ۷۰)</p> <p>ترجمہ: (ایمان لائے ہم رب ہارون و موسیٰ پر)</p>
كَ	جیسا کہ (حرف تشبیہ)	<p>❶ ﴿كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا﴾ (الجمعه: ۵)</p> <p>ترجمہ: (ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جو بہت سی کتابیں لادے ہو)</p>

قرآنی حروف	معنی	قرآنی مثال اور ترجمہ
إِلَى	طرف تک	<p>۱ ﴿تُؤْتُوا إِلَى اللَّهِ﴾ (التحریم: ۸) ترجمہ: (اللہ کی طرف رجوع کرو)</p> <p>۲ ﴿وَإِلَى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا﴾ (ہود: ۸۴) ترجمہ: (مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا)</p> <p>۳ ﴿وَأَيُّدِيكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ﴾ (المائدة: ۶) ترجمہ: (اور ہاتھوں کو دھولو کہینوں تک)</p>
مِنْ	سے بعض	<p>۱ ﴿جَزَاءً مِّن رَّبِّكَ﴾ (النبأ: ۲۶) ترجمہ: (بدلہ ہے آپ کے رب کی طرف سے)</p> <p>۲ ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ﴾ (لقمن: ۶) ترجمہ: (اور لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں جو لوہو و لعب خریدتے ہیں)</p>
فِي	اندر میں	<p>۱ ﴿أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ﴾ (الغدیت: ۹) ترجمہ: (سو کیا وہ نہیں جانتا جب اٹھایا جائے گا جو کچھ قبروں کے اندر ہے)</p> <p>۲ ﴿فِي جِيدِهَا حَبْلٌ﴾ (الہب: ۵) ترجمہ: (اس کی گردن میں رسی ہے)</p>
عَلَى	پر اوپر	<p>۱ ﴿وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ (المائدة: ۱۹) ترجمہ: (بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھنے والے ہیں)</p> <p>۲ ﴿وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ﴾ (یوسف: ۱۰) ترجمہ: (اور اس نے بٹھایا اپنے والدین کو تخت کے اوپر)</p>

قرآنی حروف	معنی	قرآنی مثال اور ترجمہ
حَتَّى	یہاں تک، جب تک، تک	۱ ﴿هِيَ حَتَّى مَطَلَعِ الْفَجْرِ﴾ (القدر: ۵) ترجمہ: (یہ رات فجر کے طلوع ہونے تک ہے)
لِ، لَ	کے لیے	۱ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ﴾ (فاتحہ: ۱) ترجمہ: (تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں) ۲ ﴿لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾ (الحديد: ۵) ترجمہ: (اسی کے لیے ہے آسمان و زمین کی بادشاہت)
عَنْ	سے	۱ ﴿وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غَافِلِينَ﴾ (المؤمنون: ۱۷) ترجمہ: (اور ہم مخلوق سے غافل نہیں)
مَعَ	ساتھ	۱ ﴿لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا﴾ (التوبة: ۴۰) ترجمہ: (غم مت کیجئے، بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہیں) ۲ ﴿وَهُوَ مَعَكُمْ﴾ (الحديد: ۴) ترجمہ: (وہ ذات تمہارے ساتھ ہے)
قَدْ	یقیناً، تحقیق	۱ ﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى﴾ (الاعلیٰ: ۱۴) ترجمہ: (تحقیق کامیاب ہو گیا، جس نے پاکی اختیار کی) ۲ ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ﴾ (المؤمنون: ۱) ترجمہ: (یقیناً ایمان والے کامیاب ہو گئے)



عَمَلِ مَشَقِّ

سوال نمبر ۱

درج ذیل جملوں میں سے صحیح اور غلط جملوں کی متعلقہ خانوں میں (✓) کے ساتھ نشان دہی کریں۔

غلط	صحیح	
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	۱ ہر وہ لفظ جس کا معنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر سمجھ میں نہ آئے حرف کہلاتا ہے۔
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	۲ ”علی“ کا معنی ”کی طرف“ اور ”الی“ کا معنی ”پر“ کیا جاتا ہے۔
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	۳ اسم میں زمانہ کا پایا جانا ضروری ہے۔
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	۴ ”قد“ کا معنی وہی ہے، جو ”ان“ اور ”ان“ کا معنی ہے۔
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	۵ جس لفظ میں زمانہ نہ پایا جائے، وہ فعل نہیں کہلاتا ہے۔
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	۶ ”من“ کا معنی ہے ”کون“ اور ”من“ کا معنی ”سے“ ہے۔
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	۷ ”میں“ کے لیے عربی کا لفظ ”فی“ استعمال ہوتا ہے۔
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	۸ ”ب“ اور ”مع“ دونوں کا معنی ”ساتھ“ ہے۔
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	۹ اسم اور فعل میں بنیادی فرق زمانہ کا ہے۔
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	۱۰ کلمہ کی تین قسمیں ہیں، اسم، اسم اشارہ، اسم موصول۔

سوال نمبر ۲ نیچے بریکٹ میں کچھ الفاظ دیئے گئے ہیں، ان میں سے جس لفظ کے لیے ایک سے زیادہ عربی

الفاظ ہیں وہ تمام الفاظ کا لم نمبر ۱ میں اور ایک ہی لفظ والے کو کا لم نمبر ۲ میں ذکر کریں۔

(جیسا کہ، کون، کیا، وہ عورت جس نے، یقیناً، کی طرف، اوپر، کے لیے، سے، میں، ہیں، مجھے وہ لوگ، وہ لوگ جو، کیسے، کاش، شاید)

ایک عربی لفظ		ایک سے زیادہ عربی الفاظ	
عربی	اردو	عربی	اردو

سوال نمبر ۳ کالم نمبر ۱ کا صحیح جواب کالم نمبر ۲ میں ہے۔ صحیح جواب کو تیر (←) کے نشان سے ملائیں۔

کالم نمبر ۲

- ① شاید
- ② گویا کہ
- ③ اوپر
- ④ میں
- ⑤ سے
- ⑥ یقیناً
- ⑦ قسم ہے
- ⑧ بے شک
- ⑨ ساتھ
- ⑩ پر
- ⑪ وہ عورت
- ⑫ تمہیں
- ⑬ ہم
- ⑭ کون
- ⑮ وہ لوگ جو

کالم نمبر ۱

- ① عَلى
- ② بَ
- ③ مَعَ
- ④ اِنْ
- ⑤ تِلْكَ
- ⑥ لَعَلَّ
- ⑦ الَّذِيْنَ
- ⑧ لَوْ كَانْ
- ⑨ مَعَكُمْ
- ⑩ نَحْنُ
- ⑪ مِنْ
- ⑫ فِى
- ⑬ مَنْ
- ⑭ وَ
- ⑮ قَدْ

سوال نمبر ۴ سورہ بروج کی تلاوت فرمائیے اور درج ذیل خانوں کو صحیح جواب سے پُر کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ﴿۱﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ ﴿۲﴾ وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ ﴿۳﴾
 قَتَلَ أَصْحَابُ الْأَخْذُودِ ﴿۴﴾ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ ﴿۵﴾ إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ ﴿۶﴾ وَهُمْ
 عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ ﴿۷﴾ وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَن يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ
 الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ﴿۸﴾ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ﴿۹﴾ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ
 شَهِيدٌ ﴿۱۰﴾ إِنَّ الدِّينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ
 جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ ﴿۱۱﴾ إِنَّ الدِّينَ أَمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ
 جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ ﴿۱۲﴾ إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ
 لَشَدِيدٌ ﴿۱۳﴾ إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ ﴿۱۴﴾ وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ﴿۱۵﴾ ذُو الْعَرْشِ
 الْمَجِيدُ ﴿۱۶﴾ فَعَالٌ لِّمَا يُرِيدُ ﴿۱۷﴾ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ﴿۱۸﴾ فِرْعَوْنُ وَ
 ثَمُودُ ﴿۱۹﴾ بَلِ الدِّينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ﴿۲۰﴾ وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ ﴿۲۱﴾
 بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ ﴿۲۲﴾ فِي لَوْحٍ مَّخْفُوظٍ ﴿۲۳﴾

ضمیریں	حروف	اسمائے اشارات	اسمائے موصولہ

جوابات کے لئے دیکھیے صفحہ نمبر (253) پر



سبق نمبر ۱۱

حُرُوفِ كَا ضَمِيرِ كِ سَا تَهْ اِسْتِعْمَالِ

آپ حضرات پچھلے اسباق میں دو اہم مضامین الگ الگ پڑھ چکے ہیں۔

۱ ضمیریں (Pronouns) ۲ حروف (Letters)

آج کے اس سبق میں ان دونوں (ضمیروں اور حروف) کے ملاپ سے پیدا ہونے والے

نئے قرآنی الفاظ کی تفصیلات پڑھی جائیں گی۔

تَفْصِيل

وہ حروف جو کثرت سے ضمیروں کے ساتھ مل کر آتے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

- | | | |
|------------------|--------------------|------------------|
| ① اِنَّ (یقیناً) | ② عَلٰی (پر، اوپر) | ③ اِلٰی (کی طرف) |
| ④ فِی (میں) | ⑤ عَنْ (سے) | ⑥ مِنْ (سے) |
| ⑦ لَ (کے لئے) | ⑧ مَعَ (ساتھ) | |

اب ہم ان حروف کی الگ الگ تفصیل پیش کرتے ہیں:

*- اِنَّ

اس حرف کا معنی ”یقیناً، بے شک“ کیا جاتا ہے جب یہ ضمیر کے ساتھ ملتا ہے تو معنی میں اسی

ضمیر کے حساب سے مزید اضافہ ہوتا ہے۔

اس تفصیل کو جدول میں ملاحظہ کیجئے

غائب		مخاطب		متکلم	
مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر		
أَنَّهَا	أِنَّهُ	أِنَّكَ	أِنَّكَ	أِنِّي ، إِنِّي	واحد
يَقِينًا وَه	يَقِينًا وَه	يَقِينًا آف	يَقِينًا آف	بے شک	
أِنَّهُمَا	أِنَّهُمَا	أِنَّكُمَا	أِنَّكُمَا	إِنَّا ، إِنَّا	ثنیہ
يَقِينًا وَه	يَقِينًا وَه	يَقِينًا آف	يَقِينًا آف	یقیناً ہم	
أِنَّهُنَّ	أِنَّهُنَّ	أِنَّكُنَّ	أِنَّكُنَّ	إِنَّا ، إِنَّا	جمع
يَقِينًا وَه	يَقِينًا وَه	يَقِينًا تَم	يَقِينًا تَم	یقیناً ہم	

قرآنی مثالیں

آسانی کے لیے مکمل جدول ذکر کر دیا گیا ہے قرآن کریم میں موجود جو جو مثالیں ضمیروں کی ”اِنَّ“ کے ساتھ مل کر استعمال ہو سکتی ہیں اُن کو بالترتیب ذکر کیا جاتا ہے۔

واحد متکلم کی مثال

① ﴿إِنِّي وَهْنَ الْعَظْمِ مِثْلِي﴾ (مریم: ۴)

ترجمہ: (بے شک کمزور ہو گئی ہیں میری ہڈیاں)

جمع متکلم کی مثال

① ﴿رَبَّنَا إِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا﴾ (آل عمران: ۱۹۳)

ترجمہ: (اے ہمارے رب بے شک ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا)

﴿إِنَّا أَعْطَيْنَكَ الْكَوْثَرَ﴾ (الکوثر: ۱)

ترجمہ: (بے شک ہم نے آپ کو خیر کثیر عطا کی)

إِنَّ اور ضمیر مخاطب

”إِنَّ“ جب ضمیر مخاطب کے ساتھ ملتا ہے تو درج ذیل صورتیں وجود میں آتی ہیں:

مؤنث			مذکر			إِنَّ
جمع	ثنیہ	واحد	جمع	ثنیہ	واحد	
إِنَّكُمْ	إِنَّكُمَا	إِنَّكِ	إِنَّكُمْ	إِنَّكُمَا	إِنَّكَ	بے شک یقیناً
بے شک آپ سب (خواتین)	بے شک آپ دونوں	بے شک آپ (مؤنث)	بے شک آپ سب (مرد)	بے شک آپ دونوں (مرد)	بے شک آپ	

قُرْآنِ مِثَال: ﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ﴾ (زمر: ۳)

ترجمہ: (بے شک آپ کو موت آنے والی ہے)

قُرْآنِ مِثَال: ﴿إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُونَ﴾ (مومنون: ۱۶)

ترجمہ: (بے شک تم قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے)

إِنَّ اور ضمیر غائب

”إِنَّ“ جب ضمیر غائب کے ساتھ مل کر آتا ہے تو درج ذیل صورتیں وجود میں آتی ہیں:

”إِنَّ“ جب ضمیر مخاطب کے ساتھ ملتا ہے تو درج ذیل صورتیں وجود میں آتی ہیں:

مؤنث			مذکر			إِنَّ
جمع	ثنیہ	واحد	جمع	ثنیہ	واحد	
إِنَّهِنَّ	إِنَّهُمَا	إِنَّهَا	إِنَّهُمْ	إِنَّهُمَا	إِنَّهُ	بے شک
بے شک وہ سب	بے شک وہ دونوں	بے شک وہ	بے شک وہ سب	بے شک وہ دونوں	بے شک وہ	

قُرْآنِ مِثَال: ﴿إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾ (اسراء: ۱)

ترجمہ: (بے شک وہ سننے والا دیکھنے والا ہے)

قُرْآنِ مِثَال: ﴿إِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ﴾ (صفت: ۱۲۲)

ترجمہ: (بے شک وہ دونوں ہمارے مومنین بندوں میں سے تھے)

قُرْآنِ مِثَال: ﴿وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ﴾ (الزمر: ۳)

ترجمہ: (اور بے شک وہ مرنے والے ہیں)

قُرْآنِ مِثَال: ﴿كَأَلَا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ﴾ (عبس: ۱۱)

ترجمہ: (ہرگز نہیں بے شک وہ نصیحت ہے)

*-علیٰ

علیٰ جب ضمیر متکلم کے ساتھ آتا ہے تو درج ذیل صورتیں وجود میں آتی ہیں:

واحد متکلم	جمع متکلم
عَلَى	عَلَيْنَا
مجھ پر	ہم پر

علیٰ

پر

قُرْآنِ مِثَال: ﴿وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ﴾ (مریم: ۳۳)

ترجمہ: (اور مجھ پر سلامتی ہو جس دن میں پیدا ہوا)

قُرْآنِ مِثَال: ﴿ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ﴾ (غاشیة: ۲۶)

ترجمہ: (پھر بے شک ہمارے اوپر ہے (یعنی ذمہ) ان کا حساب لینا)

اہم نوٹ: یہ بات ذہن میں رہے کہ جمع متکلم کی مثال ”إِنَّا“ اپنی اصل میں ”إِنْ“ اور ”نَا“

سے ملکر بنا ہے۔ دراصل قاعدہ یہ ہے کہ جب دو حرف ایک جیسے جمع ہو جائیں تو ان میں ”ادغام“ ہو جاتا ہے، اور اسی کے نتیجے میں ”إِنَّا“ وجود میں آیا ہے۔

اسی طرح ”عَلَيْ“ بھی دراصل ”عَلَى“ اور ”ئِی“ کا ادغام اور ملاپ ہے۔

ضمیروں کے ساتھ ملنے والے باقی حروف ”عَنْ ، فِی ، لَ ، اِلَی ، مَعَ“ وغیرہ کو شرکاء

درس کی عملی مشق کے لیے ترک کر دیا گیا ہے۔



عَمَلِ مَشَقِّ

سوال نمبر ۱

درج ذیل جملوں میں غور کر کے صحیح اور غلط جملوں کی متعلقہ خانوں میں نشاندہی کیجئے۔

غلط	صحیح
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>

۱ "إِنَّ، لَ، عَلَى" وغیرہ حروف کا ضمیروں کے ساتھ استعمال بڑی کثرت سے ہوتا ہے۔

۲ "إِنِّي" کا معنی بھی اتنا ہی ہے جتنا "إِنَّ" کا معنی ہے۔

۳ "عَلَيْكُمْ" کا ترجمہ "تمہاری طرف" کیا جاسکتا ہے۔

۴ "إِلَيْنَا" کا ترجمہ "ہماری طرف" نہیں کیا جاسکتا ہے۔

۵ "إِنِّي" اصل میں "إِلَى" اور "تَى" ضمیر متکلم سے مل کر بنتا ہے۔

۶ متکلم کی ضمیر پر "عَنْ" آنے سے "عَنِّي" اور "عَنَّا" وجود میں آتا ہے۔

۷ "عَنْهُ" کا ترجمہ "ان سے" اور "عَنْهُمْ" کا ترجمہ "اس سے" ہے۔

۸ "لَا رَيْبَ فِيهِ" میں ضمیر غائب پر "فِي" داخل ہوا ہے۔

۹ اگر جمع متکلم پر "إِلَى" آئے تو لفظ "إِلَيْنَا" وجود میں آتا ہے۔

۱۰ "لَهُمْ" کا معنی "ان پر" اور "عَلَيْهِمْ" کا معنی "ان کے لیے" ہے۔

۱۱ "إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا" میں "مَعَنَا" کا معنی "ہمارے ساتھ" ہے۔

سوال نمبر ۲

کالم نمبر ۱ میں واحد لکھے گئے ہیں، آپ کالم نمبر ۲ میں ثثنیہ اور کالم نمبر ۳ میں جمع تحریر فرمائیں۔

کالم نمبر ۳ - جمع

کالم نمبر ۲ - ثثنیہ

کالم نمبر ۱ - واحد

_____ ۱

_____ ۲

_____ ۳

_____ ۱

_____ ۲

_____ ۳

إِلَيْهِ ۱

إِنَّكَ ۲

عَلَى ۳

کالم نمبر ۳ - جمع

- ۴ _____
- ۵ _____
- ۶ _____
- ۷ _____
- ۸ _____
- ۹ _____
- ۱۰ _____
- ۱۱ _____
- ۱۲ _____
- ۱۳ _____
- ۱۴ _____

کالم نمبر ۲ - ثنیہ

- ۴ _____
- ۵ _____
- ۶ _____
- ۷ _____
- ۸ _____
- ۹ _____
- ۱۰ _____
- ۱۱ _____
- ۱۲ _____
- ۱۳ _____
- ۱۴ _____

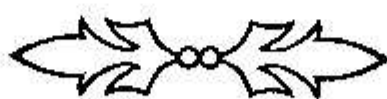
کالم نمبر ۱ - واحد

- ۴ عَنْهُ
- ۵ لَهَا
- ۶ إِنِّي
- ۷ فِيهِ
- ۸ مِنْكَ
- ۹ لَهُ
- ۱۰ إِنِّي
- ۱۱ لَكَ
- ۱۲ عَلَيْكَ
- ۱۳ إِنَّهُ
- ۱۴ مَعَكَ

سوال نمبر ۳

ذیل میں خالی جدول بنایا گیا ہے، آپ متکلم کے خانہ میں ضمیر کے ساتھ ایسا لفظ ملائیں کہ ”یقیناً“ والا معنی ادا ہو، مخاطب کی ضمیروں کے ساتھ ایسا لفظ ملائیں کہ ”سے“ کا معنی ادا ہو اور ”غائب“ کی ضمیروں کے ساتھ ایسا لفظ لگائیں کہ ”کی طرف“ والا معنی ادا ہو ان باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے جدول پُر کریں۔

غائب		مخاطب		متکلم		واحد
مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	
						ثنیہ
						جمع



سوال نمبر ۲ کالم نمبر (۱) کا صحیح جواب کالم نمبر (۲) میں ہے، صحیح کو تیر (←) کے نشان سے ملائیے۔

کالم نمبر ۱

۱ لَنَا

۲ أَنَا

۳ عَنِّي

۴ إِلَيْهَا

۵ فِينَكُمْ

۶ مِنْهُمْ

۷ عَلَيْهِ

۸ فِيهِنَّ

۹ لَهَا

۱۰ إِنَّكُمْ

۱۱ عَلَيْهِنَّ

۱۲ لَكُمْ

۱۳ إِلَيْنَا

۱۴ عَنْهُمَا

۱۵ إِلَيْهِ

کالم نمبر ۲

۱ مجھ سے

۲ تمہارے اندر، تم میں

۳ ہمارے لیے

۴ اس پر

۵ بے شک ہم

۶ ان (جمع مؤنث) میں

۷ ہماری طرف

۸ بے شک تم

۹ تمہارے لیے

۱۰ اس (مؤنث) کی طرف

۱۱ ان (عورتوں) پر

۱۲ ان دونوں سے

۱۳ اس (مذکر) کی طرف

۱۴ ان سے

۱۵ اس (مؤنث) کے لیے

سوال نمبر ۵ درج ذیل جدول میں غور کریں اور جہاں جہاں غلطی ہے، کالم نمبر ۱ میں ان کی نشاندہی کریں، اور کالم

نمبر ۲ میں اصلاح کریں۔

غائب		مخاطب		متکلم		
مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	
۱۶ لِي	۱۳ لَهْ	۱۰ لَكُنَّ	۷ لَكَ	۴ لَنَا	۱ لَهْ	واحد
۱۷ لَهُمَا	۱۴ لَكُمَا	۱۱ لَكُمَا	۸ لَكُمْ	۵ لِي	۲ لَكُمَا	ثنیہ
۱۸ لَهُنَّ	۱۵ لَهُنَّ	۱۲ لَهُنَّ	۹ لَكُمَا	۶ لَنَا	۳ لَكُمْ	جمع

کالم نمبر ۱

کالم نمبر ۲

سوال نمبر ۲ نیچے بریکٹ میں بہت سارے قرآنی حروف دیے گئے ہیں آپ کالم نمبر ۱ میں تحریر کردہ اردو معنی کے جو قرآنی لفظ صحیح سمجھتے ہیں اسے کالم نمبر ۲ میں لکھئے۔

(لَنَا، عَلَيْكُمْ، اِنْتَهُا، مَعْنَا، اِلَيْ، اِنْنَا، فِينَا، لَهَا، عَلَيْهِ، عَنْهُمْ، لَكُمْ، اِنْتُمْ، عَلَيْنَا)

کالم نمبر ۱

کالم نمبر ۲

①	۱ بے شک تم لوگ
②	۲ ہمارے لیے
③	۳ اس (مذکر) پر
④	۴ اس کے لیے (مؤنث)
⑤	۵ ان سے
⑥	۶ میری طرف
⑦	۷ ہم میں، ہمارے بارے میں

کالم نمبر ۱	کالم نمبر ۲
۸ یقیناً ہم	۸
۹ تمہارے اوپر	۹
۱۰ بے شک وہ (عورت)	۱۰
۱۱ تمہارے لیے	۱۱
۱۲ ہمارے اوپر	۱۲
۱۳ ہمارے ساتھ	۱۳

سوال نمبر ۱ سورہ مزمل کی تلاوت فرمائیے اور وہ الفاظ جن کو درج ذیل خانوں میں درج کریں جو سبق میں پڑھے ہوئے کسی حالت میں بھی ”ضمیروں“ کے ساتھ استعمال ہوئے ہیں۔

يَا أَيُّهَا الْمُرْمِلُ ﴿١﴾ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿٢﴾ نِصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ﴿٣﴾ أَوْزِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ﴿٤﴾ إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا ﴿٥﴾ إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْأً وَ أَقْوَمُ قِيلًا ﴿٦﴾ إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا ﴿٧﴾ وَادْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ﴿٨﴾ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ﴿٩﴾ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا ﴿١٠﴾ وَذُرِّي وَالْمُكَدِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهْلُكُمْ قَلِيلًا ﴿١١﴾ إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالًا وَجَحِيمًا ﴿١٢﴾ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٣﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَّهِيلًا ﴿١٤﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ﴿١٥﴾ فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِئْسَ لِلْكَافِرِينَ مَا كَانُوا عَمَلِينَ ﴿١٦﴾ فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمَ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا ﴿١٧﴾ السَّمَاءُ مُنْفَطِرٌ بِهِ ۗ كَانَ وَعْدُهُ مَفْعُولًا ﴿١٨﴾ إِنَّ هَذِهِ تَذْكَرَةٌ ۖ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذْ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ﴿١٩﴾ إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ

مِنْ ثُلُثِي اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَآئِفَهُ مِنَ الَّذِينَ مَعَكَ ۝ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ
 وَالنَّهَارَ ۝ عَلِمَ أَنْ لَنْ تُحْصَوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ
 الْقُرْآنِ ۝ عَلِمَ أَنْ سَيَكُونُ مِنْكُمْ مَرْضَىٰ ۝ وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ
 يَبْتَغُونَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ ۝ وَآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۝ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ
 مِنْهُ ۝ وَاقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاقْرَءُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا ۝ وَمَا
 تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ وَأَعْظَمُ أَجْرًا ۝ وَ
 اسْتَغْفِرُوا لِلَّهِ ۝ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

جوابات کے لئے دیکھیے صفحہ نمبر (253) پر



سبق نمبر ۱۲

حُرُوفِ نَفْيِ كَاتِعَارِف

(Negative Letters)

جو حروف کسی بات کی نفی یا کسی بات کا انکار کرنے کے لیے آتے ہیں، وہ حروفِ نفی (Negative Letters) کہلاتے ہیں۔

حروفِ نفی درج ذیل ہیں:

- | | | | |
|----------|----------|------------|--------|
| ① لَا | ② مَا | ③ لَمْ | ④ لَنْ |
| ⑤ غَيْرَ | ⑥ لَيْسَ | ⑦ لَيْسَتْ | ⑧ إِنْ |

تَفْصِيل

اب ان حروف کی تفصیل ذکر کی جاتی ہے:

*- لَا

یہ حرف اکثر فعل مضارع (حال و مستقبل) پر آ کر اس میں نفی کا معنی پیدا کرتا ہے۔

﴿لَا يُؤْمِنُونَ﴾ (البقرة: ۱)

(وہ ایمان نہیں لائیں گے)

نوٹ: کبھی کبھی یہ ”لا“ اسم کے شروع میں آتا ہے اور ایسے اسم پر ”زبر“ ہوتی ہے، تو

جملہ میں بڑی زبردست قسم کی نفی پیدا کر دیتا ہے۔ اور ایسی حالت میں اس کا ترجمہ ”کوئی“ سے کیا

جاتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ﴾ (الحشر: ۲۲)

ترجمہ: (وہ اللہ ہے کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی)

قرآنی مثال: ﴿ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ﴾ (البقرة: ۲)

ترجمہ: (یہ کتاب ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے)

ایسے ”لا“ کو عربی میں ”لائی نفی جنس“ کہتے ہیں۔

✽- ما

یہ لفظ بھی نفی کا معنی پیدا کرنے کے لیے آتا ہے، یہ حرف اکثر فعل ماضی (Past) کی نفی

کے لیے آتا ہے، اور کبھی کبھی فعل مضارع (حال، مستقبل) کی نفی کے لیے بھی آتا ہے، اس کا معنی ”نہیں“ سے کیا جاتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ﴾ (اللہب: ۲)

ترجمہ: (نہیں کام آیا اس کو اس کا مال اور اس کی کمائی)

قرآنی مثال: ﴿مَا كَذَّبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰ﴾ (النجم: ۱۱)

ترجمہ: (نہیں جھوٹ سمجھا دل نے جو کچھ اس نے دیکھا)

قرآنی مثال: ﴿مَا يَشْعُرُونَ﴾ (البقرة: ۹)

ترجمہ: (وہ شعور نہیں رکھتے)

قرآنی مثال: ﴿وَمَا يَنْظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً﴾ (يس: ۴۹)

ترجمہ: (اور یہ نہیں انتظار کر رہے مگر ایک زبردست چیخ کا)

نوٹ: نفی والا ”ما“ ایسے جملوں میں بھی آتا ہے جو کسی اسم سے شروع ہوتے ہیں (خواہ وہ اسم

اسم ضمیر ہی کیوں نہ ہو) اور اس میں کوئی فعل نہیں ہوتا ہے۔

قُرْآنِ مِثَالٍ: ﴿وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ﴾ (خم السجدة: ۴۶)

ترجمہ: (اور نہیں ہے آپ کا رب بندوں پر ظلم کرنے والا)

قُرْآنِ مِثَالٍ: ﴿وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ﴾ (التکویر: ۲۴)

ترجمہ: (اور نہیں ہے وہ غیب پر بخل کرنے والا)

*-لَمْ

یہ حرف فعل مضارع پر آ کر نفی کا معنی پیدا کرتا ہے اور فعل مضارع کو ماضی کے معنی میں کر دیتا

ہے۔ اس کا معنی ”نہیں“ یا ”نہ“ کیا جاتا ہے۔

قُرْآنِ مِثَالٍ: ﴿لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ﴾ (الاحلاص: ۳)

ترجمہ: (نہ تو اس نے جنا اور نہ ہی وہ خود پیدا ہوا)

قُرْآنِ مِثَالٍ: ﴿أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ اللَّهَ يَرَى﴾ (العلق: ۱۴)

ترجمہ: (کیا نہیں جانا اس نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے)

*-لَنْ

یہ حرف فعل مضارع پر آ کر ایسی زبردست قسم کی نفی پیدا کرتا ہے کہ اس فعل کے ہونے کا ہر

قسم کا امکان ختم کر دیتا ہے۔ اور اس کا ترجمہ ”ہرگز نہیں“ سے کیا جاتا ہے۔

قُرْآنِ مِثَالٍ: ﴿لَنْ نَصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامٍ وَاحِدٍ﴾ (البقرة: ۶۱)

ترجمہ: (ہم ہرگز ایک ہی کھانے پر صبر نہیں کریں گے)

قُرْآنِ مِثَالٍ: ﴿لَنْ تَرْضَىٰ عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصْرَىٰ﴾ (البقرة: ۱۲۰)

ترجمہ: (ہرگز راضی نہ ہوں گے آپ سے یہودی اور نہ عیسائی)

*-غَيْرُ

یہ حرف بھی نفی کے معنی میں آتا ہے اور اس کا معنی بھی ”نہیں“ یا ”نہ“ سے کیا جاتا ہے۔ عام طور سے یہ کسی مثبت کلام کے بھی نفی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ﴾ (الفاتحة: ۷)

ترجمہ: (نہ کہ راستہ ان لوگوں کا جن پر آپ کا غصہ نازل ہوا)

*-لَيْسَ اور لَيْسَتْ

یہ دونوں لفظ ایسے جملوں میں نفی کے لیے استعمال ہوتے ہیں جو اسم سے شروع ہوتے ہیں۔

فرق یہ ہے کہ ”لَيْسَ“ مذکر کی نفی کے لیے آتا ہے اور ”لَيْسَتْ“ مؤنث کی نفی کے لیے آتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿الَّذِينَ لَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ﴾ (الزمر: ۳۶)

ترجمہ: (کیا نہیں اللہ اپنے بندے کے لیے کافی)

قرآنی مثال: ﴿لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَى شَيْءٍ﴾ (البقرة: ۱۱۳)

ترجمہ: (نہیں یہودی کسی حقیقت پر)

اس مثال میں یہاں لفظ یہودی بحیثیت جماعت کے مؤنث ہے۔

*-إِنْ

یہ حرف بھی فعل پر داخل نہیں ہوتا بلکہ ایسے جملوں کی نفی کے لیے آتا ہے جو اسم سے شروع

ہوتے ہیں۔ یہ حرف اس صورت میں نفی کے معنی دیتا ہے جب اسی جملہ میں اس حرف کے بعد ”إِلَّا“

بمعنی ”مگر“ کا حرف آ رہا ہو۔

قُرْآنِ مِثَال: ﴿إِن أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ﴾ (الشعراء: ۱۱۵)

ترجمہ: (نہیں ہوں میں مگر واضح ڈرانے والا)

قُرْآنِ مِثَال: ﴿وَإِن مِّنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ﴾ (بنی اسرائیل: ۴۴)

ترجمہ: (اور نہیں ہے کوئی چیز مگر اس کی حمد کے ساتھ پاکی بیان کرتی ہے)



عَمَلِ مَشَقِّ

سوال نمبر ۱

درج ذیل جملوں میں صحیح اور غلط کی متعلقہ خانوں میں نشاندہی کریں۔

غلط	صحیح
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>

سوال نمبر ۲ بریکٹ میں کچھ الفاظ دیے گئے ہیں انہیں صحیح کالم میں درج کریں۔

(غَيْرَ، اَ، لَيْسَ، لَمْ، نَحْنُ، لَا، مَا، هَلْ، اَنِي، هَذَا، اَلَّتِي، لَنْ، اَوْلٰئِكَ، اَلَّذِيْنَ،

اِنْ، هُوَ لَا، اَلَّذِي، هُمْ، كَيْفَ، اَلَّتِي، اَنْتُمْ، لَمْ، لَيْسَتْ، اَنَا، اَيْنَ، تِلْكَ)

حرف سوال	حرف نفی	اسمائے ضمیر	اسمائے اشارہ	اسمائے موصولہ

سوال نمبر ۳ کالم نمبر ۱ کا صحیح جواب کالم نمبر ۲ میں ہے اسے تیر (←) کے نشان سے ملائیں۔

کالم نمبر ۲

- ① ہرگز نہیں
- ② کیا
- ③ کیوں
- ④ کاش
- ⑤ وہ (موتث)
- ⑥ بے شک میں
- ⑦ ہماری طرف
- ⑧ کیا نہیں
- ⑨ یقیناً وہ
- ⑩ کاش میں
- ⑪ گویا کہ وہ
- ⑫ نہیں
- ⑬ شاید وہ
- ⑭ ہمارے لیے
- ⑮ نہیں

کالم نمبر ۱

- ① لَيْتَ
- ② إِنَّهُ
- ③ لَنْ
- ④ إِلَيْنَا
- ⑤ كَأَنَّهُمْ
- ⑥ لَا
- ⑦ مَا
- ⑧ أ
- ⑨ لِمَ
- ⑩ لَعَلَّهُ
- ⑪ تِلْكَ
- ⑫ لَنَا
- ⑬ إِنِّي
- ⑭ لِيَتَنبِي
- ⑮ أَلَمْ

سوال نمبر ۴ سورہ ”الطارق“ کی تلاوت و مطالعہ کے بعد بتلائیے کہ آپ کو اس سورت میں کون کون سے الفاظ

پڑھے ہوئے اسباق میں سے ملتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَ السَّمَاءِ وَ الطَّارِقِ ۝ وَ مَا أَقْرَبُكَ مَا الطَّارِقُ ۝ النّٰجِمُ الثَّاقِبُ ۝ اِنْ كُلُّ

نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿١٠٨﴾ فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ﴿١٠٩﴾ خُلِقَ مِنْ مَّاءٍ
 دَافِقٍ ﴿١١٠﴾ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ ﴿١١١﴾ إِنَّهُ عَلَى رَجْعِهِ لَقَادِرٌ ﴿١١٢﴾ يَوْمَ
 تُبَلَى السَّرَآئِرُ ﴿١١٣﴾ فَمَا لَهُ مِنْ قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ ﴿١١٤﴾ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿١١٥﴾
 وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدَعِ ﴿١١٦﴾ إِنَّهُ لَقَوْلُ فَضْلٍ ﴿١١٧﴾ وَ مَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿١١٨﴾ إِنَّهُمْ
 يَكِيدُونَ كَيْدًا ﴿١١٩﴾ وَ أَكِيدُ كَيْدًا ﴿١٢٠﴾ فَمَهْلِكُ الْكَافِرِينَ أَهْلَهُمْ رُؤُودًا ﴿١٢١﴾

جوابات کے لئے دیکھیے صفحہ نمبر (256) پر



سبق نمبر ۱۳

تنبیہ، تخصیض، ردع اور حروفِ ندا کا تعارف

آج جس سبق کا آغاز کیا جا رہا ہے اس میں ایسے حروف کا بیان ہوگا جو قرآن مجید میں مختلف مواقع میں بڑی تعداد میں استعمال ہوئے ہیں اور عربی گرامر میں ان کا خاص خاص ناموں سے ذکر کیا جاتا ہے۔ وہ حروف یہ ہیں:

① حروفِ تنبیہ ② حروفِ تخصیض ③ حروفِ ردع ④ حروفِ ندا

تَفْصِيل

اب اوپر ذکر کردہ حروف کی تفصیل ذکر کی جاتی ہے:

۱- حروفِ تنبیہ

کسی بھی اہم معاملہ سے متعلق خبردار اور ہوشیار کرنے کے لیے جو حروف استعمال ہوتے ہیں ”حروفِ تنبیہ“ کہلاتے ہیں۔ یہ حروف دو ہیں:

① ہَا ② اَلَا

قُرْآنِ مِثَال: ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاءٌ مِّنْ أَقْرَبٍ وَآ كِتَابِيهِ﴾ (الحاقة: ۱۹)

ترجمہ: (سو جس کو ان کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں ملا وہ کہتا ہے لو جی میرا نامہ اعمال

پڑھو)

قُرْآنِ مِثَال: ﴿هَآأَنُتُمْ هُوَآءِ تَدْعُونَ لِتُنْفِقُوا فِى سَبِيلِ اللّٰهِ﴾ (محمد: ۳۸)

ترجمہ: (اور ہاں تم لوگ ایسے ہو کہ تمہیں اللہ کے راستے میں خرچ کے لیے بلایا جاتا ہے)

قُرْآنِ مِثَال: ﴿أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ﴾ (الرعد: ۲۸)

ترجمہ: (اور ہاں اللہ کی یاد سے دل اطمینان پاتے ہیں)

۲- حروفِ تَخْفِيفِ

تخفیف کا معنی ہے ”ابھارنا“ اور ”شوق دلانا“ کسی بھی اہم کام پر ابھارنے اور جوش دلانے کے لیے جو حروف استعمال ہوتے ہیں انہیں ”حروفِ تخفیف“ کہا جاتا ہے۔ یہ حروف چار ہیں:

① آ ② هَا ③ لُوَا ④ لُوَمَا

نوٹ: ان حروف میں ”هَآءُ“ یہ قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوا البتہ احادیث مبارکہ

میں اس کا استعمال ہوا ہے۔

قُرْآنِ مِثَال: ﴿أَلَا تَتَّبِعُنَّ﴾ (طہ: ۹۳) ترجمہ: (کیوں تم نے میری اتباع نہ کی)	آ
”هَآءُ شَقَّقَتْ قَلْبَهُ“ (الحديث:) ترجمہ: (کیوں نہ چیر کر دیکھا تو نے اس کا دل)	هَآءُ
قُرْآنِ مِثَال: ﴿لَوْآ أَن تَدَارَكَ نِعْمَةً مِّن رَّبِّهِ﴾ (القلم: ۴۹) ترجمہ: (اگر نہ پایا ہوتا ان کو آپ کے رب کی نعمت نے)	لُوَا
قُرْآنِ مِثَال: ﴿لُوَمَا تَأْتِنَا بِالْمَلَا ئِكَةِ﴾ (الحجر: ۷) ترجمہ: (کیوں نہیں لے آتا یہ ہمارے پاس فرشتے)	لُوَمَا

۳- حرفِ رَدَعِ

رَدَعِ کے معنی ہے ”ڈرانا“ جو حرفِ قرآن مجید میں ڈرانے کے لیے استعمال ہوا ہے اسے ”حرفِ ردع“ کہتے ہیں۔ یہ حرف ایک ہے۔ ”کَلَّا“ اور اس کا ترجمہ عموماً ”ہرگز نہیں“ سے کیا جاتا ہے۔

ایسے موقع پر جب مخاطب کچھ سوچ رہا ہو تو اس کی سوچ کی اصلاح کے لیے اور یہ بتلانے کے لیے کہ جو کچھ تم صحیح سمجھ رہے ہو ایسا ہرگز نہیں ہے اور اصل بات وہ ہے جو ہم بتلا رہے ہیں۔

قُرْآنِ مِثَالِ: ﴿كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ﴾ (التكاثر: ۲)

ترجمہ: (ہرگز نہیں عنقریب تم جان لو گے)

قُرْآنِ مِثَالِ: ﴿كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ﴾ (الهمزة: ۴)

ترجمہ: (ہرگز نہیں اسے ضرور بالضرور آگ میں پھینکا جائے گا)

۴- حرفِ نِدا

یہ حرف کسی کو پکارنے کے لیے استعمال ہوتا ہے اور اس کا معنی ”اے“ سے کیا جاتا ہے۔

قُرْآنِ مِثَالِ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا﴾ (الجمعة: ۹)

ترجمہ: (اے لوگو جو ایمان لائے ہو)

قُرْآنِ مِثَالِ: ﴿مَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَى﴾ (طه: ۱۷)

ترجمہ: (اے موسیٰ! وہ آپ کے دائیں ہاتھ میں کیا ہے)



عَمَلِ مَشَقِّ

سوال نمبر ۱

درج ذیل جملوں میں صحیح اور غلط کی متعلقہ خانوں میں نشانہ ہی کیجئے۔

- | غلط | صحیح |
|--------------------------|--------------------------|
| <input type="checkbox"/> | <input type="checkbox"/> |
| <input type="checkbox"/> | <input type="checkbox"/> |
| <input type="checkbox"/> | <input type="checkbox"/> |
| <input type="checkbox"/> | <input type="checkbox"/> |
| <input type="checkbox"/> | <input type="checkbox"/> |
| <input type="checkbox"/> | <input type="checkbox"/> |
| <input type="checkbox"/> | <input type="checkbox"/> |
| <input type="checkbox"/> | <input type="checkbox"/> |
| <input type="checkbox"/> | <input type="checkbox"/> |
| <input type="checkbox"/> | <input type="checkbox"/> |
| <input type="checkbox"/> | <input type="checkbox"/> |
- ۱ کسی چیز سے ڈرانے اور دھمکانے کے لیے جو حروف استعمال ہوتے ہیں ان کو حروف تخفضیف کہتے ہیں۔
 - ۲ "كَلَّا" کا ترجمہ "خبردار" کیا جاتا ہے۔
 - ۳ "أَلَّا" حرف تشبیہ ہے جس کا معنی ہے "خبردار"۔
 - ۴ "كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ" میں "كَلَّا" حرف رَدْع ہے۔
 - ۵ حروف تشبیہ چار ہیں، "أَلَّا، هَلَّا، لَوْلَا، لَوْمًا"۔
 - ۶ نداء اور پکارنے کے لیے "يَا" استعمال ہوتا ہے۔
 - ۷ حروف تخفضیف کا ترجمہ "کیوں" کیا جاتا ہے۔
 - ۸ "ہرگز نہیں" حروف تشبیہ کا ترجمہ ہے۔
 - ۹ "أَلَّا" کا ترجمہ "خبردار" اور "أَلَّا" کا ترجمہ "کیوں نہیں" ہے۔
 - ۱۰ ڈرانے اور دھمکانے کے لیے جو لفظ استعمال ہوا ہے "حرف نداء" نہیں کہتے۔

سوال نمبر ۲ ذیل میں مختلف حروف دیے گئے ہیں صحیح خانے میں ان کا اندراج کریں:

(هَلَّا، لِمَ، هُمْ، أَلَّا، أَلْتِي، هُنَّ، أَمْ، لَمْ، هَلْ، هَا، لَوْلَا، تِلْكَ، كُمْ، أَلْدِي، لَنْ، كَيْفَ، أَلَّا، نَحْنُ، لَيْسَ، هَوْلًا، لَا، مَتَى، أَوْلَيْكَ، أَلْدِينِ، مَا، أَيْنَ، لَوْمًا، هَذَا، نَا)

حروف تخفضیف	حروف سوال	اسمائے اشارہ	حروف تشبیہ	حروف نفی	اسم ضمیر	اسم موصول

سوال نمبر ۳ کالم نمبر ۱ کا صحیح جواب کالم نمبر ۲ میں موجود ہے۔ صحیح جواب کو تیر (←) کے نشان سے ملا ہے۔

کالم نمبر ۲

- ① بے شک ہم
- ② گویا کہ وہ
- ③ کہاں کدھر
- ④ خبردار
- ⑤ دیکھو
- ⑥ وہ لوگ جو
- ⑦ اے
- ⑧ کیوں
- ⑨ یقیناً
- ⑩ لیکن
- ⑪ تمہارے اوپر
- ⑫ ہرگز نہیں
- ⑬ شاید وہ
- ⑭ کیوں نہیں
- ⑮ وہ عورت

کالم نمبر ۱

- ① اِلَّا
- ② يَا
- ③ اِنَّ
- ④ كَاَنَّهُ
- ⑤ هَلَّا
- ⑥ لَعَلَّهُمْ
- ⑦ كَلَّا
- ⑧ لِمَ
- ⑨ اِنِّي
- ⑩ هَا
- ⑪ الَّذِيْنَ
- ⑫ لٰكِنَّ
- ⑬ تِلْكَ
- ⑭ عَلَيْكُمْ
- ⑮ اِنَّا

سوال نمبر ۴ سورۃ ”القلم“ کی تلاوت و مطالعہ کے ذریعے آج کے سبق میں پڑھے ہوئے حروف درج ذیل خانوں میں درج کریں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ﴿۱﴾ مَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ ﴿۲﴾ وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ ﴿۳﴾ وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ﴿۴﴾ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُونَ ﴿۵﴾ بِأَنبِيَائِكُمُ الْمَفْثُونَ ﴿۶﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ ۗ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿۷﴾ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِينَ ﴿۸﴾ وَاذُوا لَوْ تَدَّهِنُ فَيُدْهِنُونَ ﴿۹﴾ وَلَا تُطِعِ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ﴿۱۰﴾ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ ﴿۱۱﴾ مَنَّاعٍ لِلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ﴿۱۲﴾ عُتْلٍ بَعْدَ ذَلِكَ زَنِيمٍ ﴿۱۳﴾ أَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ ﴿۱۴﴾ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۵﴾ سَنَسِمُهُ عَلَى الْخُرطُومِ ﴿۱۶﴾ إِنَّا بَلَوْنَاهُمْ كَمَا بَلَوْنَا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ إِذْ أَقْسَمُوا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِينَ ﴿۱۷﴾ وَلَا يَسْتَشْنُونَ ﴿۱۸﴾ فَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ مِّن رَّبِّكَ وَهُمْ نَائِمُونَ ﴿۱۹﴾ فَأَصْبَحَتْ كَالصَّرِيمِ ﴿۲۰﴾ فَتَنَادُوا مُصْبِحِينَ ﴿۲۱﴾ أَنْ اغْدُوا عَلٰى حَرْثِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِينَ ﴿۲۲﴾ فَانْطَلَقُوا وَهُمْ يَتَخَفَتُونَ ﴿۲۳﴾ أَنْ لَا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مَسْكِينٌ ﴿۲۴﴾ وَغَدُوا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِينَ ﴿۲۵﴾ فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوا إِنَّا لَضَالُّونَ ﴿۲۶﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿۲۷﴾ قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُونَ ﴿۲۸﴾ قَالُوا سُبْحٰنَ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا ظٰلِمِينَ ﴿۲۹﴾ فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَتَلَوْمُونَ ﴿۳۰﴾ قَالُوا يٰوَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظٰلِمِينَ ﴿۳۱﴾ عَسَىٰ رَبُّنَا أَنْ يُبَدِّلَنَا خَيْرًا مِّنْهَا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا رٰغِبُونَ ﴿۳۲﴾ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۗ وَالْعَذَابُ الْآخِرَةُ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿۳۳﴾ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّتِ النَّعِيمِ ﴿۳۴﴾ أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ ﴿۳۵﴾ مَا لَكُمْ ۗ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿۳۶﴾ أَمْ لَكُمْ كِتَابٌ

فِيهِ تَدْرُسُونَ ۚ إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ ﴿١١٠﴾ أَمْ لَكُمْ آيْمَانُ عَلَيْنَا بِاللَّغَةِ
 إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۗ إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ ۚ سَلِّمُوا إِلَيْهِمْ بِذَلِكَ زَعِيمٌ ﴿١١١﴾ أَمْ
 لَهُمْ شُرَكَاءُ ۗ فَمَا نَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ ﴿١١٢﴾ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ
 سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى الشُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿١١٣﴾ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ
 ذِلَّةٌ ۗ وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى الشُّجُودِ وَهُمْ سَلِيمُونَ ﴿١١٤﴾ فَذَرْنِي وَمَنْ
 يُكَذِّبُ بِهَذَا الْحَدِيثِ ۗ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ۚ وَأُمْلِي لَهُمْ ۗ
 إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ﴿١١٥﴾ أَمْ تَسْأَلُهُمْ آجْرًا فَهُمْ مِنْ مَغْرَمٍ مُثْقَلُونَ ۚ أَمْ
 عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُمُونَ ﴿١١٦﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ
 الْحُوتِ إِذْ نَادَى وَهُوَ مَكْظُومٌ ﴿١١٧﴾ لَوْلَا أَنْ تَدْرَكُهُ نِعْمَةٌ مِنْ رَبِّهِ لَمُبْدٍ
 بِالْعُرَاءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ ﴿١١٨﴾ فَاجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَجَعَلَهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿١١٩﴾ وَإِنْ يَكَادُ
 الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ
 لَمَجْنُونٌ ﴿١٢٠﴾ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ﴿١٢١﴾



سبق نمبر ۱۲

افعالِ مدحِ وِذْمِ اور حروفِ تاکید کا تعارف

آج کے سبق میں ہم دو اہم چیزوں کی تفصیل پڑھیں گے:

① افعالِ مدح وِذْمِ ② حروفِ تاکید

۱- افعالِ مدح

مدح کا معنی ہے ”تعریف کرنا“ چنانچہ وہ افعال جو کسی کی تعریف کے لیے آتے ہیں،

”افعالِ مدح“ کہلاتے ہیں۔ یہ دو فعل ہیں:

① نَعَمَ

② حَبَّأَ

ان کا ترجمہ ”بہت اچھا“ یا ”بہت خوب“ کیا جاتا ہے، ان میں سے صرف ”نَعَمَ“ قرآن

میں کثرت کے ساتھ استعمال ہوا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿ نَعَمَ أَجْرُ الْعَمَلِينَ ﴾ (ال عمران: ۱۳۶)

ترجمہ: (بہت اچھا ہے عمل کرنے والوں کا ثواب)

قرآنی مثال: ﴿ حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ﴾ (ال عمران: ۱۷۳)

ترجمہ: (ہمارے لیے اللہ کافی ہیں، اور وہ بہت اچھے کارساز ہیں)

افعالِ ذم

ذم کا معنی ہے کہ کسی کی ”برائی بیان کرنا“ چنانچہ وہ افعال جو کسی کی مذمت اور برائی بیان کرنے کے لیے آتے ہیں، ”افعالِ ذم“ کہلاتے ہیں۔ یہ دو افعال ہیں:

① بَيْسَ

② سَاءَ

اور ان کا ترجمہ کیا جاتا ہے ”بہت بُرا“۔

قُرْآنِ مِثَال: ﴿حَسْبُهُ جَهَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ﴾ (البقرة: ۲۰۶)

ترجمہ: (اس کے لیے جہنم کافی ہے، اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے)

قُرْآنِ مِثَال: ﴿لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (المائدة: ۶۲)

ترجمہ: (البتہ بہت برا ہے، جو وہ عمل کرتے تھے)

قُرْآنِ مِثَال: ﴿مَا وَاهُمُ جَهَنَّمُ وَسَاءَ ثَمَصِيرًا﴾ (النساء: ۹۷)

ترجمہ: (اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے، اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے)

قُرْآنِ مِثَال: ﴿سَاءَ مَثَلَانِ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا﴾ (الاعراف: ۱۷۷)

ترجمہ: (بہت بُری ہے، ان لوگوں کی مثال جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا)



۲- حروفِ تاکید

کسی کلام کی تاکید اور اس کی مزید پختگی کو بیان کرنے کے لیے جو حرف استعمال ہوتا ہے

اسے حرفِ تاکید کہتے ہیں۔ قرآنِ کریم میں تاکید کے لیے درج ذیل الفاظ استعمال ہوئے ہیں:

① كَلَّ ② أَجْمَعُ ③ لَ ④ قَدْ

☆ - ان میں سے پہلے دو (كُلٌّ اور اَجْمَعُ) کا ترجمہ ”سب“ یا ”مکمل“ یا ”اکٹھے“ وغیرہ

کیا جاتا ہے۔

اہم نوٹ:

۱ ان میں سے پہلا لفظ ”كُلٌّ“ کے بعد ہمیشہ ضمیر آتی ہے۔ اور وہ ضمیر واحد، تشنیہ اور جمع یا مذکر اور مؤنث ہونے میں اس لفظ کے مطابق ہوتی ہے، جس کی تاکید کرنا مقصود ہوتا ہے، اور وہ ”كُلٌّ“ سے پہلے ہوتا ہے۔

۲ ”اَجْمَعُ“ کا لفظ اکیلا نہیں آتا، اکثر ”كُلٌّ“ کے لفظ کے بعد مزید تاکید کے لیے آتا ہے۔ اور کبھی کبھی اس کے بغیر بھی آتا ہے۔

قرآنی مثال: ﴿عَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا﴾ (البقرة: ۳۱)

ترجمہ: (انہوں نے آدم کو سب کے سب نام سکھلا دیئے)

قرآنی مثال: ﴿فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ﴾ (ص: ۷۳)

ترجمہ: (سوسب کے سب فرشتوں نے اکٹھے سجدہ کیا)

اس مثال میں دونوں حروف تاکید استعمال ہوئے ہیں۔

قرآنی مثال: ﴿فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ﴾ (الشعراء: ۱۷۰)

ترجمہ: (سوہم نے ان کو اور ان کے سب گھر والوں کو نجات دی)

☆ - ان حروف میں سے ل (زبر کے ساتھ) اور قَدْ کا ترجمہ ”البتہ“ ”تحقیق“ یا ”یقیناً“

وغیرہ سے کیا جاتا ہے، اور یہ دونوں لفظ جملہ کے شروع میں آتے ہیں۔

کبھی کبھار یہ دونوں مل کر بھی قرآن مجید میں آتے ہیں جیسے لَقَدْ.

قرآنی مثال: ﴿قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ﴾ (المجادلة: ۱)

ترجمہ: (تحقیق سن لی، اللہ نے اس عورت کی گفتگو جو آپ سے جھگڑتی ہے)

قرآنی مثال: ﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّهَا﴾ (الشمس: ۹)
ترجمہ: (تحقیق کامیاب ہو گیا، وہ شخص جس نے اپنے نفس کو پاک کیا)

قرآنی مثال: ﴿إِنَّ الْمُنْفِقِينَ لَكَاذِبُونَ﴾ (المنفقون: ۱)
ترجمہ: (بے شک منافق لوگ البتہ جھوٹے ہیں)

قرآنی مثال: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب: ۲۱)
ترجمہ: (البتہ تحقیق تمہارے لیے رسول اللہ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے)

اس سبق کو جدول میں ملاحظہ کریں

حروف تاکید			افعال مدح و ذم				
لَقَدْ	قَدْ	لَ	أَجْمَعُ	كُلُّ	سَاءَ	بِئْسَ	نِعْمَ
البتہ، تحقیق	یقیناً	یقیناً، البتہ	سب، اکٹھے	سب، تمام	بہت برا	بہت برا	بہت اچھا



عَمَلِ مَشَقِّ

سوال نمبر ۱ درج ذیل جملوں میں صحیح اور غلط کی متعلقہ خانوں میں نشاندہی کریں۔

غلط	صحیح	
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	۱ "قَدْ" کا حرف ہمیشہ تعریف اور مدح کے لیے آتا ہے۔
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	۲ "نَ" کا معنی "البتہ" بھی ہے، اور "کے لیے" بھی۔
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	۳ "نِعْمَ" کا لفظ "برائی" کے لیے اور "بِئْسَ" کا لفظ "تعریف" کے لیے آتا ہے۔
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	۴ "كُلُّ" کا لفظ کسی بات کی "تاکید" کے لیے آتا ہے۔
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	۵ "بِئْسَ" اور "سَاءَ" دونوں کے معنی میں فرق ہے۔
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	۶ "كُلُّ" حرف کے بعد ضمیر کا آنا ضروری نہیں ہے۔
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	۷ "قَدْ" اور "نَ" دونوں حرف کبھی ملکر استعمال نہیں ہوتے۔
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	۸ "نِعْمَ" اور "سَاءَ" دونوں کا معنی آپس میں متضاد ہے۔
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	۹ "كُلُّ" کے علاوہ "أَجْمَعُ" کا لفظ بھی تاکید کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
<input type="checkbox"/>	<input type="checkbox"/>	۱۰ "نِعْمَ" اور "بِئْسَ" تعریف بیان کرنے کے لیے اور "سَاءَ" برائی بیان کرنے کے لیے آتا ہے۔

سوال نمبر ۲ درج ذیل الفاظ میں صحیح لفظ چن کر خالی جگہ پر کریں:

(نِعْمَ، بِئْسَ، سَاءَ، كُلُّ، نَ، قَدْ، يَا، أَلَا، كَلَّا، أَلَا، هَا)

- ۱ کسی کو پکارنے اور ندا کے لیے..... استعمال ہوتا ہے۔
- ۲..... کا معنی "بہت برا" سے کیا جاتا ہے۔
- ۳ کسی پہلے بیان ہونے والی چیز کی تاکید کے لیے..... استعمال ہوتا ہے۔
- ۴..... حرف ردع ہے، اور اس کو ڈانٹنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔
- ۵..... کا لفظ کسی کو خبردار اور ہوشیار کرنے کے لیے آتا ہے۔

- ۶..... یہ ان الفاظ سے ہے، جو کسی کی برائی بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
- ۷..... کیوں نہیں..... کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔
- ۸..... حرفِ تنبیہ ہے اور اس کا معنی ہے ”خبردار رہو“۔
- ۹..... اور..... مل کر کبھی کسی چیز کی تاکید اور اس کا یقینی ہونا بتلانے کے لیے آتے ہیں۔
- ۱۰..... کسی کی اچھائی بیان کرنے کے لیے..... کا لفظ آتا ہے۔

سوال نمبر ۳ کالم نمبر ۱ کا صحیح جواب کالم نمبر ۲ میں ہے صحیح جواب کو تیر کے نشان کے ساتھ ملائیں:

کالم نمبر ۲

- ① بَسْ
② كَلَّا
③ لَكِنَّ
④ نَعَمْ
⑤ قَدْ
⑥ يَا
⑦ يَلَيْتُ
⑧ آ لَا
⑨ لَقَدْ
⑩ شَكْلٌ
⑪ لَيْتُ
⑫ لَ
⑬ لَعَلَّ
⑭ لَوْلَا

کالم نمبر ۱

- ① بہت اچھا
② البتہ
③ بہت برا
④ اے
⑤ خبردار
⑥ البتہ تحقیق
⑦ سارے کے سارے
⑧ کیوں نہیں
⑨ شاید
⑩ لیکن
⑪ ہرگز نہیں
⑫ کاش
⑬ اے کاش
⑭ یقیناً

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (257) پر



سبق نمبر ۱۵

حروفِ شرطِ کاتعارف

متفرق طور پر استعمال ہونے والے حروف کو درج ذیل قسموں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

الف۔ ان میں بعض حروف ایسے ہیں، جو شرط کے بیان کرنے کے لیے آتے ہیں، اور

ان کا ترجمہ ”اگر“ یا ”جب“ کیا جاتا ہے۔ یہ حروف شرط کہلاتے ہیں۔ حروفِ شرط یہ ہیں:

اِذَا	لَوْ	اِنْ
جب	اگر	اگر

قُرْآنِ مِثَال: ﴿فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكَيْدُوْنَ﴾ (المرسلات: ۳۹)

ترجمہ: (اگر تمہارے پاس کوئی تدبیر ہے تو تم تدبیر اختیار کرو)

قُرْآنِ مِثَال: ﴿لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اِلَهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا﴾ (الانبیاء: ۲۲)

ترجمہ: (اگر آسمان اور زمین میں کئی معبود ہوتے تو یہ تباہ و برباد ہو جاتے)

قُرْآنِ مِثَال: ﴿اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ (النصر: ۱)

ترجمہ: (جب اللہ کی مدد اور فتح آجائے گی)

ب۔ بعض حروف کسی مبہم یا مختصر چیز کی وضاحت اور مزید تفصیل بیان کرنے کے لیے

آتے ہیں، ان کو ”حروفِ تفسیر“ کہا جاتا ہے۔ وہ حروف اور ان کا ترجمہ درج ذیل ہے:

أَنَّ	أَمَّا
یہ کہ	بہر حال

قُرْآنِ مِثَال: ﴿فَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُقْرَبِينَ﴾ (الواقعة: ۸۸)

ترجمہ: (سو بہر حال اگر وہ مقربین میں سے ہوا)

قُرْآنِ مِثَال: ﴿وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ﴾ (الصّفت: ۱۰۴)

ترجمہ: (اور ہم نے اس کو پکارا یہ کہ اے ابراہیم)

ج۔ بعض حروف ایسے ہیں جو قریب کا معنی بتلانے کے لیے آتے ہیں، اور ان کا ترجمہ

”عنقریب“ یا ”بہت جلد“ یا ”قریب ہے کہ“ کیا جاتا ہے۔ یہ الفاظ درج ذیل ہیں:

س	سَوْفَ	عَسَى	كَأَنَّ	يُوشِكُ
عنقریب	عنقریب	قریب ہے کہ	قریب ہے کہ	قریب ہے کہ

قُرْآنِ مِثَال: ﴿كَلَّا سَيَعْلَمُونَ﴾ (النبا: ۴)

ترجمہ: (ہرگز نہیں عنقریب وہ لوگ جان لیں گے)

قُرْآنِ مِثَال: ﴿كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ﴾ (التكاثر: ۳)

ترجمہ: (ہرگز نہیں عنقریب تم جان لو گے)

قُرْآنِ مِثَال: ﴿عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا﴾ (بنی اسرائیل: ۷۹)

ترجمہ: (قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود تک بھیجے گا)

قُرْآنِ مِثَال: ﴿وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ﴾ (البقرة: ۷۱)

ترجمہ: (قریب نہیں ہے کہ وہ کر گزریں)

د۔ بعض حروف ایسے ہیں جو کسی طرف اور سمت (Direction) کو بیان کرنے کے

لیے آتے ہیں۔ ان حروف کو ”ظروف مکان“ کہا جاتا ہے۔ یہ حروف اور ان کا ترجمہ درج ذیل ہے:

عِنْدَ	تَحْتَ	فَوْقَ	شِمَالًا	يَمِينًا	خَلْفَ	أَمَامَ
پاس	نیچے	اوپر	بائیں	دائیں	پچھے	آگے

قُرْآنِ مِثَال: ﴿بَلْ يُرِيدُ الْإِنْسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ﴾ (القيمة: ۵)

ترجمہ: (بلکہ یہ ارادہ کرتا ہے کہ ڈھٹائی کرے اس کے سامنے)

قُرْآنِ مِثَال: ﴿وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا﴾ (يس: ۹)

ترجمہ: (اور ہم نے ان کے سامنے رکاوٹ بنائی، اور ان کے پیچھے رکاوٹ بنائی)

قُرْآنِ مِثَال: ﴿وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ﴾ (الواقعة: ۹۰)

ترجمہ: (اور اگر بہر حال وہ دائیں والوں میں سے ہے)

قُرْآنِ مِثَال: ﴿وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ﴾ (الواقعة: ۴۱)

ترجمہ: (اور بائیں والے اور آپ کو کیا معلوم کہ بائیں والے کیا ہیں؟)

قُرْآنِ مِثَال: ﴿وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمْ الطُّورَ﴾ (البقرة: ۹۳)

ترجمہ: (اور ہم نے تمہارے اوپر طور کو اٹھایا)

قُرْآنِ مِثَال: ﴿تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ﴾ (البقرة: ۲۵)

ترجمہ: (اس جنت کے نیچے نہریں جاری ہوں گی)

قُرْآنِ مِثَال: ﴿فَلَا أَجْرَ عِنْدَ رَبِّهِ﴾ (البقرة: ۱۱۲)

ترجمہ: (اور اس کے لیے اس کا ثواب ہوگا ان کے رب کے پاس)



عَمَلِ مَشَقِّ

سوال نمبر ۱ درج ذیل جملوں میں غور کریں اور جو جواب صحیح ہو، اس کو (✓) کے نشان سے واضح کریں، یاد رہے کہ ایک ہی جملہ میں کئی جوابات بھی صحیح ہو سکتے ہیں۔

۱ "عنقریب" کے لفظ کے لیے عربی لغت میں استعمال ہوتا ہے۔

① سَوْفَ ② إِنَّ ③ أَنْ ④ سَ

۲ "یقیناً" کا معنی ادا کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

① كَأَنَّ ② لَ ③ قَدْ ④ لَقَدْ

۳ "ہر حال" کا معنی ادا کرنے کے لیے عربی میں لفظ استعمال ہوتا ہے۔

① أَمَامَ ② أَنْ ③ لَوْ ④ أَمَّا

۴ "اگر" (شرط) کے معنی کے لیے عربی میں لفظ استعمال ہوتا ہے۔

① لَوْلَا ② لَوْ ③ أَنْ ④ إِنَّ

۵ "ہرگز نہیں" کا معنی درج ذیل لفظ کا اردو ترجمہ ہے۔

① كَلَّا ② كُنْ ③ لِمَ ④ مَا

۶ "شاید یا امید ہے" کے لیے قرآن کریم میں لفظ آتا ہے۔

① عَسَىٰ ② لَعَلَّ ③ لَيْتَ ④ إِذَا

۷ کسی بھی سمت اور طرف کے بیان کے لیے آتا ہے۔

① لَوْ ② يَمِينٌ ③ سَوْفَ ④ أَمَّا ⑤ شِمَالٌ

۸ کسی چیز کا شوق پیدا کرنے اور ترغیب دینے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

① لَوْ ② إِلَّا ③ أَلَا ④ عِنْدَ

۹ کسی کی برائی بیان کرنے کے لیے آتا ہے۔

① نِعْمَ [] ② مَاذَا [] ③ بِئْسَ []

۱۰ کسی کی مدح اور تعریف کے لیے قرآنی لفظ ہے۔

① اُ [] ② كَلَّا [] ③ لِمَ [] ④ نِعْمَ []

سوال نمبر ۲ کالم نمبر (۱) کا صحیح جواب کالم نمبر (۲) میں تیر کے نشان (←) کے ساتھ ملائیں۔

کالم نمبر ۱

- ① أَمَا
- ② خَلْفَ
- ③ أَنْ
- ④ أَمَامَ
- ⑤ إِنَّ
- ⑥ أَنْ
- ⑦ لَوْلَا
- ⑧ يَمِينٍ
- ⑨ سَ
- ⑩ عِنْدَ
- ⑪ إِنْ
- ⑫ سَوْفَ
- ⑬ شِمَالٍ
- ⑭ عَسَى
- ⑮ لَعَلَّكُمْ
- ⑯ إِذَا
- ⑰ فَوْقَ
- ⑱ كَأَنَّ
- ⑳ تَحْتَ

کالم نمبر ۲

- ① بے شک
- ② یہ کہ
- ③ عنقریب
- ④ بائیں
- ⑤ قریب ہے کہ
- ⑥ جب
- ⑦ پیچھے
- ⑧ ہر حال
- ⑨ دیکھو، خبردار
- ⑩ آگے
- ⑪ اگر
- ⑫ دائیں
- ⑬ نیچے
- ⑭ بہت جلد
- ⑮ اگر
- ⑯ شاید تم لوگ
- ⑰ قریب ہے کہ
- ⑱ اوپر
- ⑲ کیوں نہیں
- ⑳ پاس

سوال نمبر ۳ درج ذیل حروف ملتے جلتے ہیں۔ صرف اعراب کا فرق ہے، معنی کا فرق آپ بتلائیں:

اِنَّ	اَنْ	اِنْ	لِمْ	لَمْ

سوال نمبر ۴ درج ذیل حروف میں سے ہر ایک لفظ کے کئی کئی معنی ممکن ہیں متعلقہ خانوں میں معنی لکھیں۔

مَا				
مَنْ				
كَ				

سوال نمبر ۵ آج کے سبق میں پڑھے ہوئے حروف ”سورۃ القیمۃ“ میں تلاش کریں، اور درج ذیل خانوں کو پُر کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَا اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیَمَةِ ﴿۱﴾ وَلَا اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللّٰوَامَةِ ﴿۲﴾ اَیْحَسِبُ الْاِنْسَانُ

اَلَنْ نَجْمَعَ عِظَامَهُ ﴿۳﴾ بَلِیْ قَدْرِیْنَ عَلٰی اَنْ تُسَوِّیَ بِنَانَهُ ﴿۴﴾ بَلْ یُرِیْدُ الْاِنْسَانُ

لِیَفْجُرَ اَمَامَهُ ﴿۵﴾ یَسْئَلُ اَیَّانَ یَوْمِ الْقِیَمَةِ ﴿۶﴾ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصْرُ ﴿۷﴾ وَ حَسَفَ

الْقَمْرُ ﴿۸﴾ وَ جُمِعَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ ﴿۹﴾ یَقُوْلُ الْاِنْسَانُ یَوْمَیْذِ اَیْنِ الْمَفْرُ ﴿۱۰﴾

كَلَّا لَا وَزَرَ ﴿۱۱﴾ اِلٰی رَبِّكَ یَوْمَیْذِ الْمُسْتَقْرٰ ﴿۱۲﴾ یُنَبِّئُو الْاِنْسَانُ یَوْمَیْذِ

بِمَا قَدَّمْ وَ اٰخَرَ ﴿۱۳﴾ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰی نَفْسِهِ بَصِیْرَةٌ ﴿۱۴﴾ وَ لَوْ اَلْقٰی مَعَاذِیْرَهُ ﴿۱۵﴾

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿۱۶﴾ اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهُ وَ قُرْآنَهُ ﴿۱۷﴾ فَاِذَا قَرَأْتَهُ

فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ﴿۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَّانَهُ ﴿۱۹﴾ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ﴿۲۰﴾ وَ

تَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۲۱﴾ وَ جُوْهُ یَوْمَیْذِ نَاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾ اِلٰی رَبِّهَا نَاطِرَةٌ ﴿۲۳﴾ وَ وُجُوْهُ

یَوْمَیْذِ بَاسِرَةٌ ﴿۲۴﴾ تَظُنُّ اَنْ یُّفْعَلَ بِهَا فَاِقْرَةٌ ﴿۲۵﴾ كَلَّا اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ ﴿۲۶﴾ وَ

قِیْلَ مَنْ رَاقٍ ﴿۲۷﴾ وَ ظَنَّ اَنْهُ الْفِرَاقُ ﴿۲۸﴾ وَ التَّقَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿۲۹﴾ اِلٰی

رَبِّكَ یَوْمَیْذِ الْمَسَاقِ ﴿۳۰﴾ فَلَا صَدَقَ وَ لَا صَلٰی ﴿۳۱﴾ وَ لٰكِنْ كَذَّبَ وَ تَوَلٰی ﴿۳۲﴾

یَوْمَیْذِ نَاضِرَةٌ ﴿۳۳﴾ اِلٰی رَبِّهَا نَاطِرَةٌ ﴿۳۴﴾ وَ وُجُوْهُ

أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَنْ يُتْرَكَ سُدًى ۚ أَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِنْ مَنِيٍّ يُُمْنَىٰ ۚ ثُمَّ كَانَ
 عُلُقَةً فَاخْلَقَ فَسَوَىٰ ۚ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ۚ أَلَيْسَ ذَلِكَ
 بِقَدْرِ عَلَىٰ أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ ۚ

جوابات کے لئے دیکھیے صفحہ نمبر (258) پر



سبق نمبر ۱۶

فِعْلٍ مَاضِي كَاتِعَارِف

(الف)

گذشتہ اسباق پر اگر آپ طائرانہ نظر ڈالیں تو درج ذیل چند امور پڑھ چکے ہیں:

① اسم (Noun) ② فعل (Verb) ③ حرف (Letter)

اسم اور فعل میں یہ فرق ہے کہ اسم میں کوئی زمانہ نہیں ہوتا، جبکہ فعل سے کوئی نہ کوئی زمانہ اور وقت سمجھ میں آتا ہے، اس کا تفصیلی تعارف سبق نمبر ۱۰ میں دیکھا جاسکتا ہے۔

عربی میں فعل کی دو قسمیں ہیں:

① فعل ماضی (Past) ② فعل مضارع (Future Present)

نیز ہر کلام متکلم، مخاطب اور غائب پر مشتمل ہوتی ہے اس کا تفصیلی تعارف سبق نمبر ۵ صفحہ نمبر

۲۵ پر دیکھا جاسکتا ہے۔

فِعْلٍ مَاضِي:

فعل ماضی میں کسی بھی فعل اور کام کا گذرے ہوئے زمانے میں ہونا معلوم ہوتا ہے، جیسے

عَلِمَ (اس نے جانا) اور أَكَلَّ (اس نے کھایا)

فِعْلٍ مُضَارِع:

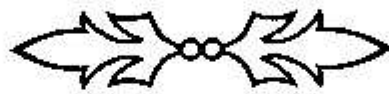
فعل مضارع میں کسی بھی فعل کا زمانہ حال (Present) اور زمانہ مستقبل (Future)

میں ہونا معلوم ہوتا ہے، جیسے يَعْلَمُ (وہ جانتا ہے یا وہ جانے گا) اور يَأْكُلُ (وہ کھاتا ہے یا وہ کھائے گا)۔

اہم نوٹ: ہر فعل خواہ اس کا تعلق ماضی سے ہو یا مضارع (حال اور مستقبل) سے

اپنی ایک مخصوص شکل و صورت (Shape) رکھتا ہے، اسی شکل و صورت سے پہچانا جاتا ہے، کہ یہ فعل ماضی ہے یا فعل مضارع اور یہ مذکر کے لیے استعمال ہوا ہے یا مؤنث کے لیے نیز یہ فعل متکلم ہے یا مخاطب یا غائب۔

واحد (Singular) تثنیہ (Dual) اور جمع (Plural) مذکر، مؤنث، غائب، مخاطب اور متکلم کے اعتبار سے جو فعلوں کی مختلف شکلیں اور صورتیں وجود میں آتی ہیں، انہیں عربی گرامر میں ”صیغے“ بولا جاتا ہے۔



وزن کا بیان

مختلف صیغے بنانے کے لیے اور صیغوں کا اردو ترجمہ سمجھنے کے لیے عربی گرامر میں جس صیغے کو دارومدار اور کسوٹی بنایا گیا ہے، اسے ”میزان“ کہتے ہیں، میزان کا معنی ”ترازو“ ہے اور چونکہ اس مخصوص صیغے پر دوسرے صیغوں کو تولا جاتا ہے، اس لیے اس کو میزان کہا جاتا ہے، اور اس طرح صیغے بنانے اور پہچاننے کے عمل کو ”وزن“ کہا جاتا ہے۔ چنانچہ عربی میں واحد مذکر غائب کا صیغہ ”فَعَلَ“ (اس نے کیا) میزان اور ترازو ہے۔

تمام افعال میں سب سے بنیادی فعل ”واحد مذکر غائب“ ہے اس پر مخصوص علامتیں چسپاں کر کے ماضی کے ہر قسم کے افعال بنائے جاسکتے ہیں۔

① واحد مذکر غائب کا وزن اور مخصوص شکل (Shape) عام طور پر ”فَعَلَ“ یا ”فَعِلَ“ ہے۔
مثالیں جدول میں دیکھیں:

فَعَلَ	فَعِلَ
اس (ایک مرد) نے کیا	اس (ایک مرد) نے کیا
أَخَذَ	سَمِعَ
(اس نے پکڑا)	(اس نے سنا)
أَكَلَ	شَهِدَ
(اس نے کھایا)	(اس نے گواہی دی)
نَصَرَ	عَلِمَ
(اس نے مدد کی)	(اس نے جانا)

② کسی بھی فعل کے واحد کے صیغے کے آخر میں ”الف“ لگانے سے تشبیہ کا صیغہ وجود میں آتا

ہے، خواہ وہ مذکر کا صیغہ ہو یا مؤنث کا، غائب کا صیغہ ہو یا مخاطب کا۔

مثالیں جدول میں دیکھیں

فَعَلَا	فَعِلَا
ان دو (مردوں) نے کیا	ان دو (مردوں) نے کیا
أَخَذَا	سَمِعَا
(ان دونوں نے پکڑا)	(ان دونوں نے سنا)
أَكَلَا	شَهِدَا
(ان دونوں نے کھایا)	(ان دونوں نے گواہی دی)
نَصَرَا	عَلِمَا
(ان دونوں نے مدد کی)	(ان دونوں نے جانا)

۳ کسی بھی فعل کے واحد مذکر غائب کے صیغے کے آخر میں ”واو“ لگانے سے جمع مذکر غائب کا صیغہ بن جاتا ہے۔

مثالیں جدول میں دیکھیں

فَعَلُوا	فَعَلُوا
ان سب (مردوں) نے کیا	ان سب (مردوں) نے کیا
سَمِعُوا	أَخَذُوا
ان سب نے سنا	ان سب نے پکڑا
شَهِدُوا	أَكَلُوا
ان سب (لوگوں) نے گواہی دی	ان سب (لوگوں) نے کھایا
عَلِمُوا	نَصَرُوا
(ان سب نے جانا)	(ان سب نے مدد کی)

۴ کسی بھی فعل کے واحد مذکر غائب کے صیغے کے آخر میں ”ت“ (جزم والی) لگانے سے

واحد مؤنث غائب کا صیغہ وجود میں آتا ہے۔

مثالیں جدول میں دیکھیں

فَعَلَتْ	فَعَلَتْ
اس (ایک عورت) نے کیا	اس (ایک عورت) نے کیا
سَمِعَتْ	أَخَذَتْ
اس نے سنا	اس نے پکڑا

شَهِدْتُ	أَكَلْتُ
اس نے گواہی دی	اس نے کھایا
عَلِمْتُ	نَصَرْتُ
اس نے جانا	اس نے مدد کی

۵ کسی بھی فعل کے واحد مذکر غائب کے صیغے کے آخر میں ”ن“ (زبر والا) لگا کر اس سے پہلے والے حرف کی زیر ہٹا کر جزم لگانے سے جمع مؤنث غائب کا صیغہ وجود میں آتا ہے۔

مثالیں جدول میں دیکھیں

فَعَلْنَ	فَعَلْنَ
ان سب (عورتوں) نے کیا	ان سب (عورتوں) نے کیا
سَمِعْنَ	أَخَذْنَ
(انہوں نے سنا)	(انہوں نے پکڑا)
شَهِدْنَ	أَكَلْنَ
(انہوں نے گواہی دی)	(انہوں نے کھایا)
عَلِمْنَ	نَصَرْنَ
(انہوں نے جانا)	(انہوں نے مدد کی)



۶ واحد مؤنث غائب کی "ت" کے آخر میں "ا" لگانے سے..... کا صیغہ وجود میں آتا ہے۔

سوال نمبر ۳ کالم نمبر ۱ کا صحیح جواب کالم نمبر ۲ میں ہے، اسے تیر کے نشان (←) سے ملائیں۔

کالم نمبر ۱

۱ فَعَلَ

۲ سَمِعُوا

۳ أَخَذْنَا

۴ فَعَلَا

۵ سَمِعَتْ

۶ سَمِعْنَا

۷ فَعَلُوا

۸ نَصَرَ

۹ عَلِمْنَا

۱۰ نَصَرَتْ

۱۱ فَعَلَتْ

۱۲ نَصَرْنَا

۱۳ أَخَذُوا

۱۴ عَلِمَا

۱۵ فَعَلْنَ

کالم نمبر ۲

① ان سب (مؤنث) نے کیا

② اس (مذکر) نے مدد کی

③ اس (عورت) نے سنا

④ ان دو (عورتوں) نے پکڑا

⑤ اس (مذکر) نے کیا

⑥ اس (عورت) نے مدد کی

⑦ ان دونوں (مذکر) نے جانا

⑧ ان سب (مذکر) نے سنا

⑨ ہم سب نے سنا

⑩ ہم سب نے مدد کی

⑪ ان سب (مذکر) نے پکڑا

⑫ ان دو (مذکر) نے کیا

⑬ اس (عورت) نے کیا

⑭ انہوں (مؤنث) نے جانا

⑮ انہوں (مذکر) نے کیا

سوال نمبر ۴ پہلے بریکٹ میں دیئے گئے الفاظ کے معانی یاد کریں، پھر ان کی روشنی میں صیغوں کی علامت لگا کر

جدول کے خانے پر کریں، اور ہر خانہ میں صرف اسی مصدر کا صیغہ لکھیں جو اس خانہ کے برابر میں لکھا ہوا ہو۔

أَلَامُرُّ	أَلَجَعَلُ	أَلْحَمَلُ	أَلْخُرُوجُ
حکم دینا	بنانا	اٹھانا	نکلنا

جدول (Table) پُر کریں

مَوْنِثٌ			مَذْكُرٌ		
جمع غائب	تثنیہ غائب	واحد غائب	جمع غائب	تثنیہ غائب	واحد غائب

الْأَمْرُ

حکم دینا

الْجَعْلُ

بنانا

الْحَمْلُ

اٹھانا

الْخُرُوجُ

نکلنا

سوال نمبر ۵ سورہ بقرہ کے پہلے رکوع کی تلاوت کیجئے اور ترجمہ کو ملاحظہ کر کے بتلائیے کہ ان میں سے آج تک سبق میں سے پڑھے ہوئے صیغے آئے ہیں یا نہیں؟

الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ عَذَابَ اللَّهِ الْكَبِيرِ ۚ ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۖ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ
بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۖ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا
أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ ۖ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۖ أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى
مِّن رَّبِّهِمْ ۗ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۚ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ
ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۚ خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ
وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۚ

سَبَقُ نَمْبِرِ ۱۷

فِعْلٌ مَاضِيٌّ كَاتِعَارِفٌ

(ب)

آج کا سبق شروع کرنے سے پہلے وہ تمام مشکل الفاظ اور ان کے معانی ذہن نشین فرمائیں جو آج کے سبق کی مثالوں میں استعمال ہوں گے۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
الْحَشْرُ	جمع کرنا	الْحُضُورُ	حاضر ہونا
الْحِفْظُ	حفاظت کرنا	الْحُكْمُ	فیصلہ کرنا
الْحَمْدُ	تعریف کرنا	الْإِحْسَانُ	گمان کرنا

پچھلے سبق میں ہم فعلِ ماضی کے غائب کے درج ذیل صیغے اور ان کی مثالیں پڑھ چکے ہیں، اب اس جدول میں ان صیغوں کا ترجمہ ملاحظہ کریں:

مؤنث			مذکر		
واحد غائب	تثنیہ غائب	جمع غائب	واحد غائب	تثنیہ غائب	جمع غائب
فَعَلَتْ	فَعَلْتَا	فَعَلْنَ	فَعَلُوا	فَعَلَا	فَعَلُوا
اس (عورت) نے کیا	ان دو (عورتوں) نے کیا	انہوں (عورتوں) نے کیا	انہوں نے کیا	ان دونوں نے کیا	اس نے کیا

آج کے سبق میں ہم ماضی مخاطب اور متکلم کے صیغے پڑھیں گے۔

تَفْصِيلٌ

❶ واحد مذکر غائب کے صیغے کے آخر میں "ت" (زبر کے ساتھ) لگانے اور واحد کے صیغے کے آخری حرف کی زبر کو جزم کے ساتھ بدلنے سے واحد مذکر مخاطب کا صیغہ وجود میں آتا ہے جیسے:

مثالیں جدول میں دیکھیں

فَعَلْتَ	فَعَلَ + تَ
آپ نے کیا	اس نے کیا
حَشَرْتَ	حَشَرَ + تَ
آپ نے جمع کیا	اس نے جمع کیا
حَفِظْتَ	حَفِظَ + تَ
آپ نے حفاظت کی	اس نے حفاظت کی

❷ واحد مذکر غائب کے صیغے کے آخر میں "تُمَا" لگایا جائے تو تثنیہ مذکر مخاطب کا صیغہ وجود

میں آتا ہے جیسے:

مثالیں جدول میں دیکھیں

فَعَلْتُمَا	فَعَلَ + تُمَا
تم دونوں (مذکر) نے کیا	اس نے کیا
حَكَمْتُمَا	حَكَمَ + تُمَا
تم دونوں نے فیصلہ کیا	اس نے فیصلہ کیا
حَضَرْتُمَا	حَضَرَ + تُمَا
تم دونوں حاضر ہوئے	وہ حاضر ہوا

۳ واحد مذکر غائب کے صیغے کے آخر میں ”تُمْ“ لگانے سے جمع مذکر مخاطب کا صیغہ وجود میں

آتا ہے۔

مثالیں جدول میں ملاحظہ ہوں

فَعَلْتُمْ	فَعَلَ + تُمْ
تم سب نے کیا	اس نے کیا
حَسِبْتُمْ	حَسِبَ + تُمْ
تم سب نے گمان کیا	اس نے گمان کیا
حَمِدْتُمْ	حَمِدَ + تُمْ
تم سب نے تعریف کی	اس نے تعریف کی

۴ اگر واحد مذکر غائب کے صیغے کے آخر میں ”تِ“ (زیر کے ساتھ) لگائی جائے تو واحد

مؤنث مخاطب کا صیغہ بن جاتا ہے۔

مثالیں جدول میں دیکھیں

فَعَلْتِ	فَعَلَ + تِ
تو (مؤنث) نے کیا	اس نے کیا
حَكَمْتِ	حَكَمَ + تِ
تو (مؤنث) نے فیصلہ کیا	اس نے فیصلہ کیا
حَفِظْتِ	حَفِظَ + تِ
تو (مؤنث) نے حفاظت کی	اس نے حفاظت کی

۵ اگر واحد مذکر غائب کے صیغے کے آخر میں ”تُمَا“ لگایا جائے تو تثنیہ مؤنث مخاطب کا صیغہ وجود

میں آتا ہے۔ یاد رہے کہ تشنیہ مذکر مخاطب اور تشنیہ مؤنث مخاطب دونوں کا صیغہ ایک جیسا ہوتا ہے۔

مثالیں جدول میں ملاحظہ فرمائیں

فَعَلْتُمَا	فَعَلَ + تُمَا
تم دونوں (مؤنث) نے کیا	اس نے کیا
حَضَرْتُمَا	حَضَرَ + تُمَا
تم دونوں (مؤنث) حاضر ہوئے	وہ حاضر ہوا
حَشَرْتُمَا	حَشَرَ + تُمَا
تم دونوں (مؤنث) نے جمع کیا	اس نے جمع کیا

① واحد مذکر غائب کے صیغے کے آخر میں اگر "تُنَّ" لگایا جائے تو جمع مؤنث مخاطب کا صیغہ

وجود میں آتا ہے۔

مثالیں جدول میں دیکھیں

فَعَلْتُنَّ	فَعَلَ + تُنَّ
تم سب (مؤنث) نے کیا	اس نے کیا
حَسِبْتُنَّ	حَسِبَ + تُنَّ
تم سب (مؤنث) نے گمان کیا	اس نے گمان کیا
حَكَمْتُنَّ	حَكَمَ + تُنَّ
تم سب (مؤنث) نے فیصلہ کیا	اس نے فیصلہ کیا

② واحد مذکر غائب کے صیغے کے آخر میں اگر "تْ" (پیش والی) لگائی جائے تو واحد

متکلم کا صیغہ وجود میں آتا ہے۔ یاد رہے کہ واحد متکلم کا صیغہ مذکر اور مؤنث دونوں کے لیے

ایک ہی ہے۔

مثالیں جدول میں ملاحظہ کریں

فَعَلْتُ	فَعَلَ + تٌ
میں نے کیا	اس نے کیا
حَمِدْتُ	حَمَدَ + تٌ
میں نے تعریف کی	اس نے تعریف کی
حَشَرْتُ	حَشَرَ + تٌ
میں نے جمع کیا	اس نے جمع کیا

۸ اگر واحد مذکر غائب کے صیغے کے آخر میں ”نا“ لگایا جائے تو جمع متکلم کا صیغہ وجود میں آتا

ہے۔ یاد رہے کہ جمع متکلم کا صیغہ ضمیروں کی طرح تشنیہ کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ اور اس میں

بھی واحد متکلم کی طرح مذکر و مؤنث دونوں کے لیے ایک ہی صیغہ استعمال ہوتا ہے۔

مثالیں جدول میں دیکھیں

فَعَلْنَا	فَعَلَ + نَا
ہم نے کیا	اس نے کیا
حَكَمْنَا	حَكَمَ + نَا
ہم نے فیصلہ کیا	اس نے فیصلہ کیا
حَضَرْنَا	حَضَرَ + نَا
ہم حاضر ہوئے	وہ حاضر ہوا

خلاصہ: فعل ماضی کے مکمل صیغے بنانے کے لیے درج ذیل علامات ہمارے سامنے

آئی ہیں، جن کے لگانے سے سارے صیغے وجود میں آتے ہیں:

مؤکلم		مخاطب		غائب		
مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	
تْ	تْ	تِ	تَ	تْ	فَعَلْ	واحد
نَا	نَا	تُمَا	تُمَا	ا	ا	ثنئیہ
نَا	نَا	تُنَّ	تُمْ	نَ	وَا	جمع



عَمَلِ مَشَقِّ

اہم نوٹ: عملی مشق شروع کرنے سے پہلے درج ذیل قرآنی الفاظ کے معنی یاد کر لیں تاکہ مشق

کے حل کرنے میں سہولت ہو:

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
الْخُرُوجُ	نکلنا	الْخَلْقُ	پیدا کرنا
الْخِسَارَةُ	نقصان اٹھانا	الْخَشِيَّةُ	ڈرنا
الْخُشُوعُ	عاجزی کرنا	الدُّخُولُ	داخل ہونا

سوال نمبر ۱ درج ذیل جملوں میں صحیح اور غلط کی نشاندہی متعلقہ خانوں میں کیجئے۔

- صحیح غلط
- ۱۔ مذکر مخاطب اور مؤنث مخاطب کے لیے تشبیہ کے صیغے ایک جیسے ہوتے ہیں۔
- ۲۔ واحد متکلم کا صیغہ ”نَا“ سے وجود میں آتا ہے۔
- ۳۔ واحد مذکر غائب کے آخر میں ”تْ“ لگانے سے واحد مؤنث غائب کا صیغہ وجود میں آتا ہے۔
- ۴۔ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ”نَنْ“ اور مؤنث کا صیغہ ”نَمَّ“ لگانے سے وجود میں آتا ہے۔
- ۵۔ واحد متکلم کا صیغہ مخاطب کے صیغے کے آخر میں ”تْ“ لگانے سے وجود میں آتا ہے۔

سوال نمبر ۲ وہ کونسا حرف ہے، جس پر زبر، زیر، پیش اور جزم آنے سے صیغہ بدلتا ہے، پہلے اس حرف کی نشاندہی کریں اس کے بعد دیئے گئے مصادر سے اس حرف پر اعراب کی تبدیلی سے بننے والے صیغے درج ذیل خانوں میں لکھیں۔

الْخَلْقُ				
پیدا کرنا				

				الْخُرُوجُ نکلا
				الدُّخُولُ داخل ہونا

سوال نمبر ۳ کالم نمبر ۱ کو کالم نمبر ۲ کے صحیح جواب کے ساتھ ملائیں۔

کالم نمبر ۲

- ① ہم ڈر گئے
- ② تو نکلی
- ③ اس نے پیدا کیا
- ④ وہ سب نکلیں
- ⑤ تم سب نے نقصان اٹھایا
- ⑥ میں نکلا
- ⑦ اس (موت) نے عاجزی کی
- ⑧ میں داخل ہوا
- ⑨ انہوں نے عاجزی کی
- ⑩ میں نے پیدا کیا
- ⑪ تم سب داخل ہوئے
- ⑫ تم سب نکلیں
- ⑬ ان (سب) نے نقصان اٹھایا
- ⑭ تم دونوں داخل ہوئیں
- ⑮ تم سب نے عاجزی کی

کالم نمبر ۱

- ① خَرَجْتُ
- ② خَسِرْتُمْ
- ③ خَشِينَا
- ④ دَخَلْتُمْ
- ⑤ خَلَقْتُ
- ⑥ خَشَعُوا
- ⑦ خَرَجْتُمْ
- ⑧ خَشَعْتُمْ
- ⑨ خَرَجْتِ
- ⑩ دَخَلْتُمَا
- ⑪ خَسِرُوا
- ⑫ دَخَلْتُ
- ⑬ خَلَقَ
- ⑭ خَرَجْنَا
- ⑮ خَشَعْتُ

سوال نمبر ۳ کالم نمبر ۱ میں واحد کے صیغے لکھے گئے ہیں، آپ کالم نمبر ۲ میں جمع کے صیغے بنائیں۔

کالم نمبر ۱

کالم نمبر ۲

۱ حَمَلٌ

۲ خَشِيبٌ

۳ دَخَلْتُ

۴ خَشَعْتُ

۵ حَسِبَ

۶ حَفِظْتُ

۷ حَكَمْتُ

①

②

③

④

⑤

⑥

⑦

سوال نمبر ۵ درج ذیل جملوں میں سے ہر ایک کے کئی کئی جوابات دیئے گئے ہیں آپ صحیح جواب پر (✓) کا

نشان لگائیں۔

۱ حَفِظْتُ

واحد مؤنث غائب واحد مذکر غائب واحد متکلم

۲ حَكَمْتُمْ

جمع مذکر مخاطب جمع مذکر غائب جمع متکلم

۳ حَسِبْتُ

جمع مذکر غائب واحد مؤنث غائب واحد مذکر مخاطب

۴ جَمَعْنَا

جمع مؤنث غائب جمع متکلم واحد متکلم

۵ اَمَنْتُ

واحد متکلم واحد مذکر مخاطب واحد مؤنث مخاطب

سوال نمبر ۶ سورۃ البقرۃ کا تیسرا رکوع تلاوت فرمائیے، اور بتلائیے کہ اس میں آپ کو ماضی کے چودہ صیغوں میں سے کون سا صیغہ ملا۔

وَ إِذْ قَالَ رَبُّكَ

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ۗ قَالُوْۤا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا
 وَ یَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۗ وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَ نُقَدِّسُ لَكَ ۗ قَالَ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا لَا
 تَعْلَمُوْنَ ۝۶۰ وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلٰی الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ
 اٰتِیُّوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝۶۱ قَالُوْۤا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا
 عَلَّمْتَنَا ۗ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ۝۶۲ قَالَ یٰۤاٰدَمُ اٰتِیْهُمْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ
 فَمَا اٰتٰهُمْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ قَالِیْ لَكُمْ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ غَیْبِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
 وَ اَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝۶۳ وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْۤا لِاٰدَمَ
 فَسَجَدُوْۤا اِلَّا اِبْلِیْسَ ۗ اَبٰی وَ اسْتَكْبَرَ ۗ وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ۝۶۴ وَ قُلْنَا یٰۤاٰدَمُ
 اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَ كُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا ۗ وَلَا تَقْرَبَا
 هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظَّٰلِمِیْنَ ۝۶۵ فَآرٰ لَهُمَا الشَّیْطٰنُ عَنْهَا فَاخْرَجَهُمَا
 مِمَّا كَانَا فِیْهِ ۗ وَ قُلْنَا اهْبِطُوْۤا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۗ وَ لَكُمْ فِی الْاَرْضِ
 مُسْتَقَرٌّ وَ مَتَاعٌ اِلٰی حَیْنٍ ۝۶۶ فَتَلَقٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهِ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْهِ ۗ اِنَّهٗ هُوَ
 التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝۶۷ قُلْنَا اهْبِطُوْۤا مِنْهَا جَمِیْعًا ۗ فَاِمَّا یٰۤاٰتِیْنٰكُمْ مِّنِّیْ هُدًى
 فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىْ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝۶۸ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا
 وَ كَذَّبُوْۤا بِآیٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۗ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۶۹

سبق نمبر ۱۸

فِعْلٍ مَاضِي كَاتِعَارِف

(ج)

پچھلے سبق میں آپ حضرات یہ تفصیل پڑھ چکے ہیں کہ فعلِ ماضی کے واحد مذکر غائب کا صیغہ ”فَعَلَ“ یا ”فَعِلَ“ کے وزن (shape) پر آتا ہے۔ اور یہی صیغہ ماضی کے چودہ صیغوں کی بنیاد بنتا ہے۔

آج کے سبق میں یہ وضاحت پیش کی جائے گی کہ فعلِ ماضی کا یہ صیغہ دوسری شکلوں میں بھی آتا ہے۔ اور ان صیغوں کے آخر میں بھی وہ علامات لگانے سے (جو پچھلے سبق میں آپ پڑھ چکے ہیں) ماضی کے چودہ صیغے وجود میں آتے ہیں۔

تَفْصِيْل

فعلِ ماضی ”فَعَلَ“ اور ”فَعِلَ“ کے علاوہ ”أَفَعَلَ“، ”فَعَّلَ“ اور ”إِسْتَفَعَلَ“ کے وزن (Shape) پر بھی آتی ہے۔

① ”فَعَّلَ“ سے ماضی کے صیغے سمجھنے کے لیے درج ذیل جدول کو ملاحظہ کیجئے:

غائب کے صیغے

واحد مذکر	تثنیہ مذکر	جمع مذکر	واحد مؤنث	تثنیہ مؤنث	جمع مؤنث
فَعَلَ	فَعَلَا	فَعَلُوا	فَعَلَتْ	فَعَلَتَا	فَعَلْنَ

مخاطب کے صیغے

واحد مذکر	تثنیہ مذکر	جمع مذکر	واحد مؤنث	تثنیہ مؤنث	جمع مؤنث
فَعَلْتَ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُمْ	فَعَلْتِ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُنَّ

متکلم کے صیغے

واحد متکلم	جمع متکلم
فَعَلْتُ	فَعَلْنَا

۲ "الْتَسْنِزِيلُ" کا معنی "اتارنا" ہے۔ اس سے ماضی کے چودہ صیغے درج ذیل جدول میں

دیکھیں:

غائب			
واحد	تثنیہ	جمع	
نَزَلَ	نَزَلَا	نَزَلُوا	مذکر
اس ایک (مرد) نے اتارا	ان دو (مردوں) نے اتارا	ان سب (مردوں) نے اتارا	
نَزَلَتْ	نَزَلَتَا	نَزَلْنَ	مؤنث
اس ایک (عورت) نے اتارا	ان دو (عورتوں) نے اتارا	ان سب (عورتوں) نے اتارا	

مخاطب

واحد	ثنیہ	جمع
نَزَلْتُ	نَزَلْتُمَا	نَزَلْتُمْ
تو ایک (مرد) نے اتارا	تم دونوں (مردوں) نے اتارا	تم سب (مردوں) نے اتارا
نَزَلْتِ	نَزَلْتُمَا	نَزَلْتُنَّ
تو (مؤنث) نے اتارا	تم دو (مؤنث) نے اتارا	تم سب (مؤنث) نے اتارا

مذکر

مؤنث

مشکلم

واحد	جمع
نَزَلْتُ	نَزَلْنَا
میں (مذکر/مؤنث) نے اتارا	ہم (مذکر/مؤنث) نے اتارا

۳ اسی طرح ”بَدَّلَ“ جو کہ (فَعَّلَ) کے وزن پر ہے کا معنی ہے ”اس نے تبدیل کیا“ اس کے آخر میں بھی یہی علامات لگانے سے صیغے اور اس کا معنی تبدیل ہو جاتا ہے۔

۴ ”سَبَّحَ“ جو کہ (فَعَّلَ) کے وزن پر ہے کا معنی ہے ”اس نے تسبیح بیان کی“ اس کے آخر میں علامات مخصوصہ لگانے سے صیغے بن جاتے ہیں۔



ماضی کا صیغہ ”أَفْعَلَ“ کے وزن (Shape) پر بھی بڑی کثرت کے ساتھ آتا ہے، چنانچہ ”أَفْعَلَ“ یا اس وزن پر پورا اترنے والا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے، اس کے آخر میں بھی اسی طرح یہی علامات لگانے سے چودہ صیغے وجود میں آتے ہیں، وہ صیغے اور ان کا ترجمہ ایک جدول میں ملاحظہ کیجئے۔

قرآنی صیغے

کلم	ظاہر							غائب							
	واحد	جمع مؤنث	مثنیٰ مؤنث	واحد مؤنث	جمع مذکر	مثنیٰ مذکر	واحد مذکر	واحد مؤنث	جمع مؤنث	مثنیٰ مؤنث	واحد مؤنث	جمع مذکر	مثنیٰ مذکر	واحد مذکر	قرآنی مصادر
أَفْعَلَا	أَفْعَلْتُ	أَفْعَلْتُمْ	أَفْعَلْتُمَا	أَفْعَلْتِ	أَفْعَلْتُمْ	أَفْعَلْتُمَا	أَفْعَلْتُمْ	أَفْعَلْتِ	أَفْعَلْتُمْ	أَفْعَلْتُمَا	أَفْعَلْتُمْ	أَفْعَلْتُمْ	أَفْعَلْتُمْ	أَفْعَلْتُمْ	الْأَفْعَالُ
کرایا ہم سب نے	کرایا میں نے	کرایا تم سب نے	کرایا تم دو نے	کرایا تم ایک نے	کرایا تم سب نے	کرایا تم دو نے	کرایا تم سب نے	کرایا تم ایک نے	کرایا تم سب نے	کرایا تم دو نے	کرایا تم سب نے	کرایا تم سب نے	کرایا تم سب نے	کرایا اس مرد نے	کرتا
أَحْسَنَّا	أَحْسَنْتُ	أَحْسَنْتُمْ	أَحْسَنْتُمَا	أَحْسَنْتِ	أَحْسَنْتُمْ	أَحْسَنْتُمَا	أَحْسَنْتُمْ	أَحْسَنْتِ	أَحْسَنْتُمْ	أَحْسَنْتُمَا	أَحْسَنْتُمْ	أَحْسَنْتُمْ	أَحْسَنْتُمْ	أَحْسَنْتُمْ	الْإِحْسَانُ
احسان کیا ہم سب نے	احسان کیا میں نے	احسان کیا تم سب نے	احسان کیا تم دو نے	احسان کیا تم ایک نے	احسان کیا تم سب نے	احسان کیا تم دو نے	احسان کیا تم سب نے	احسان کیا تم ایک نے	احسان کیا تم سب نے	احسان کیا تم دو نے	احسان کیا تم سب نے	احسان کیا تم سب نے	احسان کیا تم سب نے	اس ایک مرد نے	احسان کرتا
أَخْرَجْنَا	أَخْرَجْتُ	أَخْرَجْتُمْ	أَخْرَجْتُمَا	أَخْرَجْتِ	أَخْرَجْتُمْ	أَخْرَجْتُمَا	أَخْرَجْتُمْ	أَخْرَجْتِ	أَخْرَجْتُمْ	أَخْرَجْتُمَا	أَخْرَجْتُمْ	أَخْرَجْتُمْ	أَخْرَجْتُمْ	أَخْرَجْتُمْ	الْإِخْرَاجُ
نکالا ہم سب نے	نکالا میں نے	نکالا تم سب نے	نکالا تم دو نے	نکالا تم ایک نے	نکالا تم سب نے	نکالا تم دو نے	نکالا تم سب نے	نکالا تم ایک نے	نکالا تم سب نے	نکالا تم دو نے	نکالا تم سب نے	نکالا تم سب نے	نکالا تم سب نے	نکالا اس ایک مرد نے	نکالنا
أَرْسَلْنَا	أَرْسَلْتُ	أَرْسَلْتُمْ	أَرْسَلْتُمَا	أَرْسَلْتِ	أَرْسَلْتُمْ	أَرْسَلْتُمَا	أَرْسَلْتُمْ	أَرْسَلْتِ	أَرْسَلْتُمْ	أَرْسَلْتُمَا	أَرْسَلْتُمْ	أَرْسَلْتُمْ	أَرْسَلْتُمْ	أَرْسَلْتُمْ	الْإِرْسَالُ
بھیجا ہم سب نے	بھیجا میں نے	بھیجا تم سب نے	بھیجا تم دو نے	بھیجا تم ایک نے	بھیجا تم سب نے	بھیجا تم دو نے	بھیجا تم سب نے	بھیجا تم ایک نے	بھیجا تم سب نے	بھیجا تم دو نے	بھیجا تم سب نے	بھیجا تم سب نے	بھیجا تم سب نے	اس ایک مرد نے	بھیجا

اہم نوٹ: ماضی کے صیغے "اِسْتَفْعَلَ" کے وزن (Shape) پر کثرت سے آتے ہیں،

جیسے واحد مذکر غائب کا صیغہ "اِسْتَعْفَرَ، اِسْتَخْرَج" وغیرہ۔

ان کے آخر میں بھی علامات لگائیں تو ماضی کے چودہ صیغے وجود میں آتے ہیں۔



عَمَلِ مَشَقِّ

سوال نمبر ۱

نیچے ماضی کے مختلف قرآنی صیغے دیئے گئے ہیں اور ہر صیغے کے ساتھ اس کا نمبر لکھا گیا ہے، آپ صیغوں کی علامات میں غور کر کے صرف ان کا نیچے دیئے گئے جدول میں نمبر صحیح خانے میں درج کریں۔

- | | | | |
|----------------|---------------|--------------|---------------|
| ① أَحْسَنُوا | ② أَكْرَمْنَا | ③ سَبَّحَ | ④ بَدَّلْتُمْ |
| ⑤ أَخْرَجْتُ | ⑥ دَخَلْتُمْ | ⑦ رَزَقْنَا | ⑧ أَحْضَرْتُ |
| ⑨ أَحْبَبْتُ | ⑩ بَشَّرْتُمْ | ⑪ نَزَّلْتُ | ⑫ حَرَّمَ |
| ⑬ خَلَقْتُ | ⑭ رَحِمَ | ⑮ عَرَفَ | ⑯ سَوَّلْتُ |
| ⑰ أَنْذَرْتُمْ | ⑱ غَلَبْتُ | ⑲ رَحِمْنَا | ⑳ عَجِبْتُ |
| ㉑ أَعْجَبَ | ㉒ قَدَّرْنَا | ㉓ أَقْبَلْتُ | ㉔ كَتَبْنَا |
| ㉕ كَرِهَ | ㉖ مَكْرُوا | ㉗ أَلْفَقَ | ㉘ أَنْعَمْنَا |
| ㉙ مَرَضْتُ | ㉚ يَسَّرْنَا | ㉛ كَشَفَ | |

غائب

واحد مذکر	تثنیہ مذکر	جمع مذکر	واحد مؤنث	تثنیہ مؤنث	جمع مؤنث

مخاطب

واحد مذکر	تثنیہ مذکر	جمع مذکر	واحد مؤنث	تثنیہ مؤنث	جمع مؤنث

متکلم

واحد	جمع

سوال نمبر ۲ پہلے نمبر واردیے گئے قرآنی مصادر کا معنی ذہن نشین کر لیجئے، اس کے بعد جدول کی خالی جگہوں پر قرآنی صیغوں کا ترجمہ لکھیں:

۱ "التَّكْذِيبُ" کا معنی ہے "جھٹلانا"۔

كَذَّبَ	كَذَّبُوا	كَذَّبَتْ	كَذَّبْنَا	كَذَّبْتُمْ

۲ "الْإِهْلَاكُ" کا معنی ہے "ہلاک کرنا"۔

أَهْلَكَ	أَهْلَكْنَا	أَهْلَكْتُ	أَهْلَكْتُمْ

۳ "التَّفْرِيقُ" کا معنی ہے "جدا کرنا"۔

فَرَّقْتُ	فَرَّقُوا	فَرَّقْتُمْ	فَرَّقْنَا

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (260) پر

سبق نمبر ۱۹

فِعْلِ مَضَارِعِ كَاتِعَارِفِ

(Present Future)

(حصہ الف)

آپ حضرات پچھلے اسباق میں فعلِ ماضی (Past) کا تعارف اور ماضی کے صیغے بنانے کا طریقہ بھی تفصیل سے پڑھ چکے ہیں، آج کے سبق میں ”فعلِ مضارع“ کے بارے میں تفصیل پیش کی جائے گی۔

تَفْصِيل

فعلِ مضارع ایسا فعل ہے جس میں زمانہ حال اور زمانہ مستقبل دونوں بیک وقت ہوتے ہیں، جیسے ”يَفْعَلُ“ کا معنی ہے ”وہ کرتا ہے“ یا ”وہ کرے گا“۔

فعلِ مضارع بنانے کا طریقہ یہ ہے ”فعلِ ماضی“ واحد مذکر غائب کا صیغہ جو کہ تمام صیغوں کی بنیاد ہے، اس سے مخصوص انداز میں فعلِ مضارع کا واحد مذکر غائب کا صیغہ وجود میں آتا ہے اور پھر اس پر مختلف علامات اور تبدیلیوں سے ماضی کی طرح مضارع کے باقی تیرہ صیغے وجود میں آتے

ہیں۔

فعل مضارع کا واحد مذکر غائب بنانے کا طریقہ

① سب سے پہلے ماضی کے واحد مذکر غائب کے کسی صیغے کو لیجئے اور اس کے شروع میں ”ی“

زبر والی لگا دیجئے۔

مثالیں جدول میں ملاحظہ کریں

ملانے کے بعد	ملائیں
يَفْعَلُ	يَ + فَعَلَ
يَنْصُرُ	يَ + نَصَرَ
يَحْسِبُ	يَ + حَسِبَ
يَفْتَحُ	يَ + فَتَحَ
يَسْمَعُ	يَ + سَمِعَ

② پھر اس کے بعد ماضی کے واحد مذکر غائب کے صیغے کے پہلے حرف کی ”زبر“ کو ختم کر کے

اس کو ”جزم“ دے دیں۔

مثالیں جدول میں ملاحظہ کریں

زبر ہٹا کر جزم لگانے کے بعد	جزم سے پہلے صیغہ کی شکل
يَفْعَلُ	يَفْعَلُ
يَحْسِبُ	يَحْسِبُ
يَنْصُرُ	يَنْصُرُ
يَفْتَحُ	يَفْتَحُ
يَسْمَعُ	يَسْمَعُ

۳ پھر اس کے بعد صیغے کے آخری حرف جو ”يَفْعَلُ“ میں ”ل“ ہے۔ اور دوسرے صیغوں میں لام والی جگہ جو بھی آخری حرف ہو اس کے اعراب کو ہٹا کر پیش دے دی جائے۔

مثالیں جدول میں دیکھیں

پیش لگانے کے بعد صیغہ کی مکمل شکل	پیش لگانے سے پہلے صیغہ کی شکل
يَفْعَلُ	يَفْعَلُ
يَنْصُرُ	يَنْصُرُ
يَفْتَحُ	يَفْتَحُ
يَحْسِبُ	يَحْسِبُ
يَسْمَعُ	يَسْمَعُ

اہم نوٹ: مضارع بنانے کے لیے صیغے میں ہونے والی ضروری تبدیلیاں تو آپ حضرات نے دیکھ لیں۔ بسا اوقات شروع اور آخر کے علاوہ درمیان والے حروف میں بھی اعراب کی تبدیلی ہو جاتی ہے جیسے نَصَرَ سے يَنْصُرُ بناتے ہوئے ”ص“ کی زبر کی جگہ پیش لگائی گئی ہے۔ اسی طرح سَمِعَ سے يَسْمَعُ بناتے ہوئے ”م“ کی زیر کی جگہ زبر لگائی گئی ہے، اسی طرح ضَرَبَ سے يَضْرِبُ بناتے ہوئے ”ر“ کی زبر کی جگہ زیر لگائی ہے، عربی گرامر اور قواعد کے اعتبار سے اس میں جو راز پوشیدہ ہیں۔ اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے چونکہ ہمارا مقصد قرآنی صیغوں کی پہچان ہے، اور وہ فعل کے شروع اور آخری علامات کو دیکھ کر ہمیں حاصل ہو جاتی ہے لہذا اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔



عَمَلِ مَشَقِّ

سوال نمبر ۱

فعل مضارع کا واحد مذکر غائب کا صیغہ بنانے کے لیے آپ کے پاس شروع میں لگانے کے لیے ”ہی“ اور آخر حرف کی زبر ہٹا کر ”پیش“ موجود ہے۔

نمونہ کی مثال دیکھ کر درج ذیل قرآنی الفاظ میں یہ علامات لگا کر مضارع کا واحد مذکر غائب کا صیغہ بنائیں:

مضارع کا صیغہ	تبدیلی کا عمل	ماضی کا صیغہ
يَبْعَثُ	ی + بَعَثُ	نمونہ: بَعَثَ (اس نے بھیجا)
وہ بھیجتا ہے / بھیجے گا		جَعَلَ اس نے بنایا
		جَمَعَ اس نے جمع کیا
	+ ”ض“ کی زبر کی جگہ پیش لگائیں	حَضَرَ وہ حاضر ہوا
	+ ”م“ کی زبر کی جگہ زیر لگائیں	حَمَلَ اس نے اٹھایا
	+ ”ل“ کی زبر کی جگہ پیش لگائیں	خَلَقَ اس نے پیدا کیا

سوال نمبر ۲ بریکٹ میں بہت سارے قرآنی صیغے دیئے گئے ہیں آپ علامت کے ذریعے پہچان کر فعل ماضی اور فعل مضارع کے صیغے الگ کریں۔

(خَلَفَ، يَدْخُلُ، ذَمَّرَ، يَرْجِعُ، يَرْكَعُ، يَرْحَمُ، ذَهَبَ، رَجِمَ، أَرْسَلُوا، يَرْفَعُ، رَكَعَ،
رَعَمْتُمْ، سَبَقْتُ، أَخْلَقْنَا، رَزَقْنَا، سَجَرُوا، يَسْجُدُ، فَسَبَّحُوا، يَسْتَلِكُ، سَكَنْتُمْ، يَشْهَدُ)

فعل ماضی	فعل مضارع

سوال نمبر ۳

پہلے درج ذیل مصادر کے معنی ذہن نشین کر لیں، ان مصادر سے بنائے گئے صیغوں میں کالم نمبر (۱) کا صحیح جواب کالم نمبر (۲) میں موجود ہے، آپ صحیح جواب تیر (←) کے نشان کے ساتھ ملائیں۔

مصادر	معنی	مصادر	معنی
الْإِضْلَاحُ	نیکی اختیار کرنا	الشُّكْرُ	شکر کرنا
الطَّعْمُ	کھانا	الْإِشْرَاكُ	شرک کرنا
الطُّغْيَانُ	سرکشی کرنا	السِّدَّةُ	مضبوط کرنا
التَّطْهِيرُ	پاک کرنا	الصُّنْعُ	بنانا
الضِّحْكُ	ہنسنا	الطَّبْعُ	مہر لگانا
الْعَمَلُ	کام کرنا	الْإِعْلَانُ	ظاہر کرنا

کالم نمبر ۱

- ۱ أَضْلَحُوا
- ۲ يَضِيرُ
- ۳ طَعِمْتُمْ
- ۴ أَشْرَكْتَ
- ۵ شَدَدْنَا
- ۶ طَغَوْا
- ۷ يُضْلِحُ
- ۸ طَهَّرَ
- ۹ يَشْكُرُ
- ۱۰ ضَحِكَ
- ۱۱ صَنَعُوا
- ۱۲ يَطْبَعُ
- ۱۳ شَكَرْتُمْ
- ۱۴ يَعْمَلُ
- ۱۵ أَغْلَنْتُ

کالم نمبر ۲

- ۱ تو نے شرک کیا
- ۲ وہ ہنسا
- ۳ انہوں نے سرکشی کی
- ۴ وہ کام کرتا ہے
- ۵ انہوں نے کیا (بنایا)
- ۶ وہ شکر کرتا ہے
- ۷ انہوں نے نیکی اختیار کی
- ۸ تم نے کھانا کھایا
- ۹ اس نے پاک کیا
- ۱۰ میں نے ظاہر کیا
- ۱۱ تم نے شکر کیا
- ۱۲ ہم نے مضبوط کیا
- ۱۳ وہ صبر کرتا ہے
- ۱۴ وہ نیکی اختیار کرتا ہے
- ۱۵ وہ مہر لگاتا ہے

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (261) پر



سبق نمبر ۲۰

فِعْلِ مَضَارِعِ كَاتِعَارِفِ

(حصہ ب)

پچھلے سبق میں آپ حضرات ”فعلِ ماضی“ سے فعلِ مضارع بنانے کا طریقہ پڑھ چکے ہیں کہ فعلِ ماضی میں مخصوص علامات لگانے سے فعلِ مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ وجود میں آتا ہے، جیسے:

يَفْعَلُ	سے	۱ فَعَلَ
يُنْصُرُ	سے	۲ نَصَرَ
يَحْسِبُ	سے	۳ حَسِبَ
يَفْتَحُ	سے	۴ فَتَحَ

آج کے سبق میں فعلِ مضارع واحد مذکر غائب کے صیغے سے فعلِ مضارع کے باقی تیرہ صیغوں کے بنانے کا طریقہ بیان کیا جائے گا۔

سب سے پہلے دو کالموں میں تقابلی انداز میں ماضی اور مضارع کی وہ علامات پڑھتے ہیں،

جن کے اضافے سے ماضی اور مضارع دونوں کے بقیہ صیغے وجود میں آتے ہیں۔

فعل مضارع		فعل ماضی		بنیادی صیغہ	واحد مذکر غائب
يَفْعَلُ		فَعَلَ			
آخر میں	شروع میں	آخر میں			
ان	ئِ	ا	تشنیہ مذکر	غائب	
وَنَ	ئِ	وَا	جمع مذکر		
	تْ	تْ	واحد مؤنث		
ان	تْ	ا	تشنیہ مؤنث		
نَ	ئِ	نَ	جمع مؤنث		
	تْ	تْ	واحد مذکر		مخاطب
ان	تْ	تُمَا	تشنیہ مذکر		
وَنَ	تْ	تُمُ	جمع مذکر		
يَنَ	تْ	تِ	واحد مؤنث		
ان	تْ	تُمَا	تشنیہ مؤنث		
نَ	تْ	تُنَّ	جمع مؤنث		
	اْ	تْ	واحد متکلم	متکلم	
	نَ	نَا	جمع متکلم		

اب مختلف مصادر سے فعل مضارع کے چودہ صیغے بنانے کا طریقہ سمجھتے ہیں۔

① "الْفِعْلُ" کا معنی ہے "کرنا" اس سے مضارع کے صیغوں کے درج ذیل جدول کو

ملاحظہ کیجئے:

واحد مذکر غائب	يَفْعَلُ	وہ (مذکر) کرتا ہے یا وہ کرے گا	غائب
تشنیہ مذکر غائب	يَفْعَلَانِ	وہ دونوں (مذکر) کرتے ہیں یا کریں گے	
جمع مذکر غائب	يَفْعَلُونَ	وہ سب مذکر کرتے ہیں یا کریں گے	
واحد مؤنث غائب	تَفْعَلُ	وہ (مؤنث) کرتی ہے یا کرے گی	غائب
تشنیہ مؤنث غائب	تَفْعَلَانِ	وہ دو (مؤنث) کرتی ہیں یا کریں گی	
جمع مؤنث غائب	يَفْعَلْنَ	وہ سب (مؤنث) کرتی ہیں یا کریں گی	
واحد مذکر مخاطب	تَفْعَلُ	تو (مذکر) کرتا ہے یا کرے گا	مخاطب
تشنیہ مذکر مخاطب	تَفْعَلَانِ	تم دو (مذکر) کرتے ہو یا کرو گے	
جمع مذکر مخاطب	تَفْعَلُونَ	تم سب (مذکر) کرتے ہو یا کرو گے	
واحد مؤنث مخاطب	تَفْعَلِينَ	تو (مؤنث) کرتی ہے یا کرے گی	مخاطب
تشنیہ مؤنث مخاطب	تَفْعَلَانِ	تم دو (مؤنث) کرتی ہو یا کرو گی	
جمع مؤنث مخاطب	تَفْعَلْنَ	تم سب (مؤنث) کرتی ہو یا کرو گی	
واحد متکلم	أَفْعَلُ	میں (مذکر/مؤنث) کرتا ہوں یا کروں گا	متکلم
جمع متکلم	نَفْعَلُ	ہم (مذکر/مؤنث) کرتے ہیں یا کریں گے	

اب آپ مختلف مصادر سے فعل مضارع کے چودہ صیغے ملاحظہ فرمائیں۔ پہلے مصادر کے

معنی یاد کر لیں۔

اہم نوٹ:

فعل ماضی اور فعل مضارع کے صیغوں میں درج ذیل فرق ہے:

- ۱ ماضی میں مختلف صیغوں کی علامتیں صرف آخر میں آتی ہیں۔
- ۲ مضارع کے بعض صیغوں میں علامتیں صرف شروع میں اور بعض میں شروع اور آخر دونوں میں آتی ہیں۔
- ۳ فعل مضارع کے شروع میں لگانے کی علامات ”ی ، ت ، ا ، ن“ ہیں اور آخر کے لیے ”و ، ن“ صرف ”ن“ یا ان ہیں۔
- ۴ فعل مضارع میں واحد مؤنث غائب اور واحد مذکر غائب کا صیغہ ایک جیسا ہوتا ہے جدول ملاحظہ ہو۔



متکلم	مخاطب						غائب					
	مؤنث			مذکر			مؤنث			مذکر		
	واحد	جمع	ثنیہ	واحد	جمع	ثنیہ	واحد	جمع	ثنیہ	واحد	جمع	ثنیہ

سوال نمبر ۲ ذیل میں دو کالم دیئے گئے ہیں پہلے کالم میں فعل مضارع واحد کے قرآنی صیغے اور ان کا ترجمہ درج کیا گیا ہے، آپ دوسرے کالم میں جمع کے صیغے بنائیں اور ان کا ترجمہ درج کریں۔

فعل مضارع کے واحد کے صیغے	فعل مضارع کے جمع کے صیغے
يَكْتُبُ وہ لکھتا ہے	
تَعْمَلُ تو عمل کرتا ہے	
أَسْمَعُ میں سنتا ہوں	
تَعْرُجُ وہ چڑھتی ہے	
يَجْعَلُ وہ بناتا ہے	
تَبْتَغُ تو تلاش کرتا ہے	
يَغْلِبُ وہ غالب ہوگا	
أَفْعَلُ میں کروں گا	
تَكْذِبُ تو جھوٹ بولتا ہے	
يَكْفُرُ وہ کفر کرتا ہے	
يُقِيمُ وہ قائم کرتا ہے	

سوال نمبر ۳ سورة البقرة کے پہلے دو رکوع کی تلاوت فرمائیے اور علامات کے ذریعے پہچان کر کے درج ذیل کالموں کو لکھیے کہ کون سا فعل ماضی کا ہے اور کون سا فعل مضارع کا ہے۔

فعل ماضی	فعل مضارع

جوابات کے لئے دیکھیے صفحہ نمبر (262) پر



سبق نمبر ۲۱

خلاصہ فعل مضارع

الف۔ آپ حضرات کچھلے سبق میں فعل مضارع کے چودہ صیغے پڑھ چکے ہیں۔

۱ فعل مضارع کے مختلف انداز آپ نے دیکھے ہیں جیسے:

فَعَلَ	سے	يَفْعَلُ
فَتَحَ	سے	يَفْتَحُ
نَصَرَ	سے	يَنْصُرُ
دَخَلَ	سے	يَدْخُلُ
ضَرَبَ	سے	يَضْرِبُ
سَمِعَ	سے	يَسْمَعُ
نَظَرَ	سے	يَنْظُرُ
كَسَبَ	سے	يَكْسِبُ

۲ مضارع کے ان تمام صیغوں میں یہ نظر آتا ہے کہ ان کے پہلے حرف (خواہ وہی ہو یا کوئی اور مضارع کی علامت جیسے ت، ا، ن) پر عموماً زبر آتی ہے۔

۳ دوسری یہ چیز مشاہدے میں آئی ہے کہ اس کا آخری حرف ”پیش“ کے ساتھ آتا ہے۔

۴ آخری سے پہلے والے حرف پر کبھی ”زبر“ آتی ہے جیسے يَفْتَحُ اور کبھی اس پر ”پیش“ آتی

ہے جیسے يَنْصُرُ اور کبھی ”زیر“ آتی ہے جیسے يَضْرِبُ۔

ب۔ مضارع کے ان صیغوں کے شروع میں بسا اوقات حرف نفی ”لَمْ“ اور ”لَنْ“ آجاتا

ہے اگر مضارع کے شروع میں لَمْ آجائے تو اس میں دو تبدیلیاں آتی ہیں، ایک لفظوں میں اور دوسری معنی میں:

۱۔ لفظوں میں یہ تبدیلی آتی ہے کہ مضارع کے آخری حرف کا ”پیش“ ختم ہو جاتا ہے۔ اور

اس پر ”جزم“ آجاتی ہے۔

۲۔ معنی میں یہ تبدیلی آتی ہے کہ اس میں ماضی والا معنی پیدا ہو جاتا ہے۔

لَمْ کی قرآنی مثالیں

① ﴿لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ﴾ (الاحلاص: ۳)

ترجمہ: (نہ اس نے کوئی جنا، اور نہ وہ پیدا ہوا)

② ﴿أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ اللَّهَ يَرَى﴾ (العلق: ۱۴)

ترجمہ: (کیا نہیں جانا اس نے کہ اللہ دیکھ رہا ہے)

اہم نوٹ:

مضارع کے وہ صیغے جن کے آخر میں ”الف، ن“ آتا ہے، جیسے تثنیہ کے صیغے اور جن کے

آخر میں ”و، ن“ آتا ہے جیسے جمع کے صیغے تو ان میں بجائے آخری حرف کے اعراب کے ختم ہونے

کے ”ن“ ختم ہو جاتا ہے، جیسے:

قرآنی مثال: ﴿أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا﴾ (الانعام: ۶)

ترجمہ: (کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے کتنی ہلاک کیں)



ج۔ اگر مضارع پر حرف ”لَنْ“ آجائے تو اس میں بھی دو تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں:

① لفظوں میں ② معنی میں

لفظوں میں تو یہ تبدیلی آتی ہے کہ فعل مضارع کے آخری حرف پر ہمیشہ زبر آتی ہے۔
معنی میں یہ تبدیلی آتی ہے کہ اس کے معنی میں نفی والا معنی بڑی تاکید کے ساتھ آتا ہے، اور اس کا ترجمہ ”ہرگز نہیں“ کیا جاتا ہے جیسے:

قُرْآنِ مِثَال: ﴿لَنْ نَصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامٍ وَاحِدٍ﴾ (البقرة: ۶۱)

ترجمہ: (ہم ہرگز ایک کھانے پر صبر نہیں کریں گے)

د۔ مضارع کے ان صیغوں کے شروع میں لام تاکید ”لَ“ اور آخر میں نون مشدد والا ”نَ“

آجاتا ہے، ان دونوں حرفوں سے مضارع کے معنی میں بڑی زبردست قسم کی دوہری (Duble) تاکید پیدا ہو جاتی ہے۔

قُرْآنِ مِثَال: ﴿وَلْيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَلْيَعْلَمَنَّ الْمُنَافِقِينَ﴾ (العنكبوت: ۱۱)

ترجمہ: (جو لوگ ایمان لائے اللہ انہیں بھی ظاہر کر کے رہے گا اور منافقوں کو بھی ظاہر کر

کے رہے گا)

قُرْآنِ مِثَال: ﴿ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ (التكاثر: ۸)

ترجمہ: (پھر اس دن تم سے ضرور بالضرور نعمتوں کا سوال ہوگا)



عَمَلِ مَشَقِّ

سوال نمبر ۱

درج ذیل جملوں میں صحیح اور غلط کی متعلقہ خانوں میں نشاندہی کریں۔

غلط
<input type="checkbox"/>

صحیح
<input type="checkbox"/>

۱ فعل ماضی کے شروع میں "لَمْ" آجائے تو اس میں نفی والا معنی پیدا ہو جاتا ہے۔

۲ فعل مضارع کے شروع میں "لَ" اور آخر میں "نَ" سے دوہری تاکید

<input type="checkbox"/>

<input type="checkbox"/>

پیدا ہو جاتی ہے۔

<input type="checkbox"/>

<input type="checkbox"/>

۳ حرف "لَنْ" فعل مضارع پر آتا ہے، اس کا ترجمہ "ہرگز نہیں" کیا جاتا ہے۔

۴ فعل مضارع کے شروع میں حرف "لَمْ" آنے سے اس کے آخری حرف

<input type="checkbox"/>

<input type="checkbox"/>

پر جزم آ جاتی ہے۔

۵ فعل مضارع کے شروع میں حرف "لَنْ" آنے سے اس کے آخری حرف میں کوئی

<input type="checkbox"/>

<input type="checkbox"/>

تبدیلی نہیں ہوتی۔

سوال نمبر ۲ کالم نمبر "۱" کا صحیح ترجمہ کالم نمبر "۲" میں درج ہے۔ آپ صحیح جواب کو تیر (←) کے نشان سے

ملائیں۔ پہلے ایک نظر میں چند مصادر دیکھ لیں، کیونکہ کالم میں ذکر کئے گئے قرآنی صیغے درج ذیل مصادر سے بنائے گئے ہیں۔

مصادر	معانی	مصادر	معانی
الْفَرَحَةُ	خوش ہونا	التَّفْضِيلُ	فضیلت دینا
الْعِرْفَانُ	پہچاننا	الْإِيمَانُ	ایمان لانا
الْفَسَادُ	فساد کرنا	الْحَمْلُ	اٹھانا
الدُّعَاءُ	پکارنا	الْكُؤُنُ	ہونا
الْكِتَابَةُ	لکھنا		

کالم نمبر ۱

- ۱ اٰمَنُوْا
- ۲ يَحْسِبُ
- ۳ لَيَفْعَلَنَّ
- ۴ يَقْرَحُوْنَ
- ۵ فَضَّلْتُ
- ۶ لَمْ يَعْرِفُوْا
- ۷ لَنْ تُغْنِيَ
- ۸ لَمْ يَكُنْ
- ۹ لِنُفْسِدَنَّ
- ۱۰ كَتَبْتُ
- ۱۱ كَذَّبْنَا
- ۱۲ اَلَمْ تَعْلَمْ
- ۱۳ لَنْ نُؤْمِنَ
- ۱۴ لَيَحْمِلَنَّ
- ۱۵ لَنْ نَدْعُوْا

کالم نمبر ۲

- ۱ وہ ضرور بالضرور کرے گا
- ۲ تو نے لکھا
- ۳ کیا تو نے نہیں جانا
- ۴ وہ ایمان لائے
- ۵ ہم ضرور بالضرور فساد کریں گے
- ۶ وہ خوش ہوتے ہیں
- ۷ انہوں نے نہ پہچانا
- ۸ ہم ضرور بالضرور نہیں پکاریں گے
- ۹ ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے
- ۱۰ ہم نے جھٹلایا
- ۱۱ میں نے فضیلت دی
- ۱۲ وہ ضرور بالضرور اٹھائیں گے
- ۱۳ ہرگز کام نہ آئے گی
- ۱۴ نہ ہوا
- ۱۵ وہ گمان کرتا ہے

جو بات کے لئے دیکھیے صفحہ نمبر (263) پر



سبق نمبر ۲۲

ماضی مجہول اور مضارع مجہول کا تعارف

پچھلے اسباق میں آپ حضرات نے ”فعل ماضی“ اور ”فعل مضارع“ کا جو تعارف پڑھا ہے، ان تمام افعال میں آپ نے دیکھا کہ فعل (Verb) کے ساتھ اس کے فاعل (Subject) کا ذکر تھا، یا اس فعل سے ہی اس کا فاعل سمجھ میں آ رہا تھا۔

ماضی کی مثالیں

① نَصَرَ اللّٰهَ

ترجمہ: (اللہ تعالیٰ نے مدد کی)

اس مثال میں فعل (مدد کرنے) کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہے جو کہ فاعل ہے۔

② أَخْرَجَهُمْ

ترجمہ: (اس نے انہیں نکالا)

اس مثال میں فاعل (واحد مذکر غائب) ہے، جو کہ اس کے فعل ”أَخْرَجَ“ سے سمجھ آ رہا ہے۔

مضارع کی مثالیں

① يَنْصُرُ

ترجمہ: (وہ مدد کرتا ہے/ کرے گا)

فعلِ مضارع کی اس مثال میں بھی ”نَصَرَ“ (مدد کرنے) کی نسبت فاعل کی طرف ہے۔

② يُخْرِجُهُمْ

ترجمہ: (وہ انہیں نکالتا ہے/ نکالے گا)

اس مثال میں بھی فعل کی نسبت فاعل کی طرف ہے جو کہ واحد مذکر غائب ہے۔
ایسے تمام افعال (فعلِ ماضی ہو یا فعلِ مضارع) جن میں نسبت فعل کی فاعل کی طرف ہے (خواہ وہ فاعل عبارت میں نظر آ رہا ہو یا اس فعل سے ضمیر کی صورت میں سمجھ میں آ رہا ہو) ”فعلِ معروف“ (Active Voice) کہلاتے ہیں۔

اگر انہیں افعال میں فعل کی نسبت بجائے فاعل کے مفعول کی طرف ہو، تو یہ افعال ”فعلِ مجہول“ (Passive Voice) کہلاتے ہیں۔ قرآن مجید میں فعلِ معروف کی طرح فعلِ مجہول بھی بڑی کثرت کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔

فعلِ مجہول (Pasvive Voice) کی پہچان

ماضی کے افعال میں فعلِ مجہول کی پہچان یہ ہے۔ کہ ”فُعِلَ“ ، ”فُعِلَ“ یا ”أُفْعِلَ“ کے وزن (Shape) پر آتے ہیں۔



فعلِ ماضی مجہول بنانے کا طریقہ

اگر ”فُعِلَ“ ، ”فُعِلَ“ یا اس کے وزن پر آنے والے تمام تین حرفی افعال (جیسے نَصَرَ، فَتَحَ، سَبَّحَ) کے پہلے حرف کے زبر کو پیش بنا دیا جائے، اور اس کے بعد والے حرف پر اگر زیر نہ ہو تو زیر لگا دی جائے، تو فعلِ مجہول بن جاتا ہے۔

مثالیں جدول میں ملاحظہ ہوں

فعلِ معروف کی مثالیں	فعلِ مجہول کی مثالیں
نَصَرَ	نُصِرَ

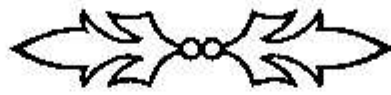
اس نے مدد کی	اس کی مدد کی گئی
فَتَحَّ	فُتِحَ
اس نے کھولا	اسے کھولا گیا
شَرِبَ	شُرِبَ
اس نے پیا	اسے پیا گیا
سَمِعَ	سُمِعَ
اس نے سنا	اسے سنا گیا
نَزَلَ	نُزِلَ
اس نے اتارا	اسے اتارا گیا
عَلَّمَ	عُلِّمَ
اس نے سکھایا	اسے سکھایا گیا
زَيَّنَ	زُيِّنَ
اس نے مزین کیا	اسے مزین کیا گیا

فعلِ ماضی کے چار حرفی صیغے جو ”أَفْعَلَ“ کے وزن پر پورا اترتے ہیں۔ جیسے ”أَكْرَمَ“، ”أَنْزَلَ“ وغیرہ میں فعلِ مجہول بنانے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ اس کے پہلے حرف کو پیش دی جائے، اور صرف تیسرے حرف کی ”زیر“ کو ”زیر“ بنا دیا جائے، تو فعلِ مجہول وجود میں آتا ہے۔

مثالیں جدول میں ملاحظہ فرمائیں

فعلِ معروف	فعلِ مجہول
أَفْعَلَ	أَفْعِلَ
اس نے کیا	اسے کیا گیا

اُنْزِلَ	اُنْزِلَ
اس نے عزت کی	اس نے عزت کی
اُنزِلَ	اُنزِلَ
اسے اتارا گیا	اس نے اتارا
اُخْرِجَ	اُخْرِجَ
اسے نکالا گیا	اس نے نکالا



فعل مضارع مجہول بنانے کا طریقہ

مضارع کے وہ تمام افعال جو ”يَفْعَلُ“ یا ”يَفْعِلُ“ یا ”يَفْعَلُ“ کے وزن (Shape) پر پورا اترتے ہیں۔ یہ ”فعل معروف“ کہلاتے ہیں۔ ان کو مجہول بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ان کے پہلے حرف (جو کہ کوئی نہ کوئی علامت مضارع ہوتی ہے) کی زبر ہٹا کر پیش دے دی جائے اور تیسرے حرف پر اگر زبر کے علاوہ کوئی اعراب ہو، تو زبر لگا دی جائے تو فعل مضارع مجہول بن جاتا ہے۔

مثالیں جدول میں ملاحظہ ہوں

فعل مضارع مجہول کی مثالیں	فعل مضارع معروف کی مثالیں
يُفْعَلُ	يَفْعِلُ
اسے کیا جاتا ہے/ کیا جائے گا	وہ کرتا ہے/ کرے گا
يُنْصَرُ	يُنْصَرُ
اس کی مدد کی جاتی ہے/ کی جائے گی	وہ مدد کرتا ہے/ کرے گا

يُفْتَحُ	يَفْتَحُ
اسے کھولا جاتا ہے / جائے گا	وہ کھولتا ہے / کھولے گا
يُسْمَعُ	يَسْمَعُ
اسے سنا جاتا ہے / جائے گا	وہ سنتا ہے / سنے گا
يُضْرَبُ	يَضْرِبُ
اسے مارا جاتا ہے / مارا جائے گا	وہ مارتا ہے / مارے گا

☆ - ماضی کے وہ صیغے جو "أَفْعَلْ، أَكْرَمَ، أَنْزَلَ، أَخْرَجَ" کے وزن پر آتے ہیں ان کا

مضارع "يُفْعَلُ" کی طرز پر شروع ہوتا ہے جیسے:

يُكْرِمُ، يُنْزِلُ، يُخْرِجُ

مضارع کے ان صیغوں میں پہلے حرف پر چونکہ پیش پہلے ہی سے موجود ہوتی ہے لہذا صرف

تیسرے حرف کی زیر ہٹا کر اگر زبردے دی جائے تو مجہول کا صیغہ بن جاتا ہے۔

مثالیں جدول میں ملاحظہ کیجئے

فعل مضارع مجہول	فعل مضارع معروف
يُفْعَلُ	يُفْعَلُ
اسے کیا جاتا ہے / کیا جائے گا	وہ کرتا ہے / کرے گا
يُكْرِمُ	يُكْرِمُ
اس کی عزت کی جاتی ہے / کی جائے گی	وہ عزت کرتا ہے / کرے گا
يُنْزِلُ	يُنْزِلُ
اسے اتارا جاتا ہے / جائے گا	وہ اتارتا ہے / اتارے گا

يُخْرِجُ	يُخْرِجُ
اسے نکالا جاتا ہے/ جائے گا	وہ نکالتا ہے/ نکالے گا

☆ - فعلِ ماضی کے وہ صیغے جو ”فَعَّلَ“ کے وزن پر پورا اترتے ہیں جیسے ”نَزَّلَ ، فَضَّلَ ، صَرَّفَ“ ان سے فعل مضارع کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ”يُفَعِّلُ“ کے وزن پر آتا ہے، جیسے ”يُفَعِّلُ ، يُنَزِّلُ ، يُفَضِّلُ ، يُصَرِّفُ“ ان تمام افعال مضارع کو معروف سے مجہول بنانے کا سادہ اور آسان طریقہ یہ ہے کہ پہلے حرف پر تو ہماری مطلوبہ پیش پہلے سے ہی موجود ہے۔ اب صرف تیسرے حرف کی زیر کو ہٹا کر زبر بنا دیا جائے تو یہ ان افعال سے فعل مضارع مجہول بن جائے گا۔

مثالوں کے لیے جدول ملاحظہ فرمائیے

فعل مضارع مجہول	فعل مضارع معروف
يُفَعِّلُ	يُفَعِّلُ
وہ کام کرایا جاتا ہے/ جائے گا	وہ کام کرتا ہے/ کرے گا
يُنَزِّلُ	يُنَزِّلُ
اسے اتارا جاتا ہے/ جائے گا	وہ اتارتا ہے/ اتارے گا
يُفَضِّلُ	يُفَضِّلُ
اسے فضیلت دی جاتی ہے/ دی جائے گی	وہ فضیلت دیتا ہے/ دے گا
يُصَرِّفُ	يُصَرِّفُ
اسے بیان کیا جاتا ہے/ کیا جائے گا	وہ بیان کرتا ہے/ کرے گا



کالم نمبر "۱" کا صحیح جواب کالم نمبر "۲" میں ہے اسے تیر (←) کے نشان کے ساتھ ملائیں۔

کالم نمبر ۲

- ① ہم چھپاتے ہیں
- ② تو حرام کرتا ہے
- ③ وہ پکڑے گئے
- ④ اسے (موتھ) قبول کیا جاتا ہے
- ⑤ وہ کھولتا ہے
- ⑥ وہ ہرگز نہیں اٹھائے جائیں گے
- ⑦ تبدیل کی جائے گی
- ⑧ وہ وارث بنایا جاتا ہے
- ⑨ تم سے وعدہ کیا جاتا ہے
- ⑩ انہوں نے جرم کیا
- ⑪ وہ انکار کرتا ہے
- ⑫ اسے اتارا گیا
- ⑬ وہ قتل کیے جاتے ہیں
- ⑭ اسے خوشخبری دی گئی
- ⑮ مجھے دیا گیا
- ⑯ اس کو حلال کیا گیا
- ⑰ تمہیں نصیحت کی جاتی ہے
- ⑱ وہ گمان کرتا ہے
- ⑲ وہ بلائے جائیں گے
- ⑳ تمہیں قتل کیا گیا

کالم نمبر ۱

- ① يَفْتَحُ
- ② تُقْبَلُ
- ③ يُورَثُ
- ④ أُجْرِمُوا
- ⑤ أَنْزَلَ
- ⑥ يُنْكِرُ
- ⑦ تُحْرِمُ
- ⑧ نَكُتُمْ
- ⑨ أُوتِيتُ
- ⑩ يَحْسِبُ
- ⑪ قُتِلْتُمْ
- ⑫ يُدْعَوْنَ
- ⑬ تُوعَظُونَ
- ⑭ أُخِذُوا
- ⑮ بُشِّرَ
- ⑯ أُحِلَّ
- ⑰ لَنْ يُبْعَثُوا
- ⑱ يُفْتَلُونَ
- ⑲ تُبَدَّلُ
- ⑳ تُوعَدُونَ

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (263) پر



سبق نمبر ۲۳

متفرق حروف

آج کے سبق میں متفرق طور پر کچھ حروف بیان کئے جا رہے ہیں۔ جو قرآن مجید میں بڑی کثرت کے ساتھ آتے ہیں ان حروف کو اور ان کے معنی کو جدول میں ملاحظہ کیجئے۔

حروف	معنی	قرآنی مثالیں
ف	سو، لہذا، پس، پھر	۱ ﴿فَحَشَرَ فَنَادَى﴾ (النزعت: ۲۳) ترجمہ: (سو اس نے جمع کیا، پھر پکارا)
ثُمَّ	پھر	۱ ﴿ثُمَّ أَذْبَرَ﴾ (النزعت: ۲۲) ترجمہ: (پھر اس نے پیٹھ پھیری) ۲ ﴿ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ﴾ (التكاثر: ۴) ترجمہ: (پھر ہرگز نہیں عنقریب تم جان لو گے)
إِمَّا	یا	۱ ﴿فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً﴾ (محمد: ۴) ترجمہ: (پھر اس کے بعد یا تو بطور احسان یا فدیہ لے کر چھوڑ دو)
أَوْ	یا	۱ ﴿وَإِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِلُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ﴾ (الرعد: ۴۰) ترجمہ: (اور ہمیں اختیار ہے خواہ دکھادیں ہم تم کو کچھ حصہ اس انجام کا جو ہم ڈرا رہے ہیں یا ہم اٹھالیں)

بَلْ	بلکہ	﴿كَأَلَّا بِلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾ (المطففين: ۱۴) ترجمہ: (ہرگز نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ لگ چکا ہے ان کے کاموں کی وجہ سے)
بَلَىٰ	کیوں نہیں	﴿قَالُوا بَلَىٰ﴾ (الاعراف: ۱۷۲) ترجمہ: (کہنے لگے کیوں نہیں)
إِلَّا	مگر	﴿لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ﴾ (الحشر: ۲۳) ترجمہ: (نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی (اللہ))
ذُو	والا	﴿وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ﴾ (الرحمن: ۱۲) ترجمہ: (اور طرح طرح کے غلے جن میں بھوسا بھی ہوتا ہے اور دانہ بھی)
أُولُوْا ذُو	والے	﴿أُولُو الْأَلْبَابِ﴾ (الرعد: ۱۹) ترجمہ: (عقل والے)
ذَاتِ	والی	﴿ذَاتِ الْوَاحِ وَدُسْرِ﴾ (القمر: ۱۳) ترجمہ: (تختوں اور کیلوں والی تھی)
كِلَا	دونوں (برائے مذکر)	﴿إِنَّمَا يَتَلَفَعْنَ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا﴾ (الإسراء) ترجمہ: (اگر تمہارے پاس ان (والدین) میں کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جائیں)
كِلْتَا	دونوں (برائے مؤنث)	﴿كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ آتَتْ أُكُلَهَا﴾ (الكهف: ۳۳) ترجمہ: (دونوں باغ دینے لگے اپنا پھل)

عَمَلِ مَشَقِّ

سوال نمبر ۱

کالم نمبر (۱) میں حروف دیئے گئے ہیں اور کالم نمبر (۲) میں ان کا ترجمہ دیا گیا ہے۔ صحیح ترجمہ کو تیر

(←) کے نشان کے ساتھ ملائیں۔

کالم نمبر ۲

- ① کیوں نہیں
- ② یا
- ③ والا
- ④ سو، لہذا
- ⑤ اگر
- ⑥ مگر
- ⑦ دونوں
- ⑧ اور
- ⑨ کیوں
- ⑩ بلکہ
- ⑪ اگر
- ⑫ پھر
- ⑬ نہیں
- ⑭ والے
- ⑮ بہر حال
- ⑯ یا
- ⑰ ہرگز نہیں
- ⑱ عنقریب

کالم نمبر ۱

- ① ف
- ② كَلَّا
- ③ إِلَّا
- ④ بَلَى
- ⑤ بَلْ
- ⑥ لِمَ
- ⑦ ذُو
- ⑧ أَوْلُوا
- ⑨ تَمَّ
- ⑩ إِمَّا
- ⑪ إِمَّا
- ⑫ مِمَّ
- ⑬ وَ
- ⑭ أَوْ
- ⑮ إِنْ
- ⑯ لَوْ
- ⑰ سَوْفَ
- ⑱ لَنْ

سوال نمبر صحیح اور غلط جملوں کی متعلقہ خانوں میں (✓) کے ساتھ نشاندہی کیجئے۔

--	--

۱ "ہَلْ" اور "ہَلِی" کے معنی میں کوئی فرق نہیں۔

۲ "ذُو" واحد کے لیے "أُولُو" جمع کے لیے اور "ذَات" سؤنٹ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۳ "ف" کا معنی ہے "سُو" اور "ثَمَّ" کا معنی ہے "یا"۔

۴ "اِلَّا" حرف استثناء کے لیے آتا ہے۔ اور اس کا معنی ہے "مگر"۔

۵ "اَوْ" کا ترجمہ اردو میں "اور" کیا جاسکتا ہے۔

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (264) پر



سبق نمبر ۲۴

امر، نہی، اسم فاعل، اسم مفعول، اسم تفضیل اور اسم مبالغہ کا تعارف

۱- امر اور نہی کا بیان

قرآن مجید میں ”امر اور نہی“ کے صیغے بہت کثرت سے استعمال ہوئے ہیں۔ چنانچہ ان کے استعمال کی کثرت کے پیش نظر ان کو سب سے پہلے ذکر کیا جاتا ہے۔

الف- امر

”امر“ کا معنی ہے کسی کام کے کرنے کا حکم دینا، جیسے اُعْبُدُوا (تم عبادت کرو)

بنانے کا طریقہ

فعل امر بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مضارع کا واحد مذکر مخاطب کا صیغہ لے کر اس کے شروع سے ”ت“ (علامت مضارع) گرا کر ہمزہ لگا دیا جائے، اور ثنیہ، جمع مذکر، اور واحد مؤنث کے آخر سے نون کو گرا دیا جائے، اور ہمزہ پر اعراب کا مدار آخری سے پہلے والا حرف ہے، اگر صیغہ کے آخری سے پہلے والے حرف (Secondlast) پر پیش ہے تو ہمزہ پر بھی پیش ہوگا، اور اگر آخری سے

پہلے والے حرف (Secondlast) پر زیر اذہر ہے، تو ہمزہ پر بھی زیر ہوگی۔

مثالیں جدول میں ملاحظہ کیجئے

صیغہ	مضارع	امر
واحد مذکر	تَفَعَّلُ تَفَعَّلُ تو کرتا ہے / کرے گا	إِفْعَلْ / أَفْعَلْ تو کر
تثنیہ مذکر	تَفَعَّلَانِ تَفَعَّلَانِ تم دو (مرد) کرتے ہو / کرو گے	إِفْعَلَا / أَفْعَلَا تم دونوں (مرد) کرو
جمع مذکر	تَفَعَّلُونَ تَفَعَّلُونَ تم کرتے ہو / کرو گے	إِفْعَلُوا / أَفْعَلُوا تم سب (مرد) کرو
واحد مؤنث	تَفَعَّلِيْنَ تَفَعَّلِيْنَ تو ایک عورت کرتی ہے / کرے گی	إِفْعَلِيْ / أَفْعَلِيْ تو (ایک عورت) کر
تثنیہ مؤنث	تَفَعَّلَانِ تَفَعَّلَانِ تم دو (عورتیں) کرتی ہو / کرو گی	إِفْعَلَا / أَفْعَلَا تم دو (عورتیں) کرو
جمع مؤنث	تَفَعَّلْنَ تَفَعَّلْنَ تم سب (عورتیں) کرتی ہو / کرو گی	إِفْعَلْنَ / أَفْعَلْنَ تم سب (عورتیں) کرو

قُرْآنی مِثَال: ﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ﴾ (طہ: ۱۳۲)

ترجمہ: (اپنے اہل کو نماز کا حکم کیجئے)

قُرْآنی مِثَال: ﴿وَأَعْبُدُوا اللَّهَ﴾ (النساء: ۳۶)

ترجمہ: (اللہ کی عبادت کرو)

اہم نوٹ:

قرآن کریم میں ”أمر“ کے صیغے زیادہ تر چونکہ مخاطب کے صیغے استعمال ہوتے ہیں، لہذا امر کے سبق میں صرف ”امر مخاطب“ پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

ب۔ نہی کا بیان:

نہی کا معنی ہے کسی کام سے روکنا، منع کرنا۔

بنانے کا طریقہ

نہی بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل مضارع کے واحد مذکر کے شروع میں ”لا“ لگا کر آخر سے اعراب کو ختم کر دیا جائے، تو نہی کا صیغہ وجود میں آجاتا ہے۔

مثالیں جدول میں ملاحظہ کیجئے

نہی	مضارع	صیغہ
لَا يَفْعَلُ	وہ کرتا ہے / کرے گا	واحد مذکر غائب
لَا يَفْعَلَا	وہ دو (مرد) کرتے ہیں / کریں گے	ثنیہ مذکر غائب
لَا يَفْعَلُوا	وہ سب مرد کرتے ہیں / کریں گے	جمع مذکر غائب
لَا تَفْعَلُ	وہ ایک عورت کرتی ہے / کرے گی	واحد مؤنث غائب

صیغہ	مضارع	نہی
تثنیہ مؤنث غائب	تَفْعَلَانِ وہ دو (عورتیں) کرتی ہیں / کریں گی	لَا تَفْعَلَا وہ دو عورتیں نہ کریں
جمع مؤنث غائب	يَفْعَلْنَ وہ سب (عورتیں) کرتی ہیں / کریں گی	لَا يَفْعَلْنَ وہ سب عورتیں نہ کریں
واحد مذکر مخاطب	تَفْعَلُ تو ایک مرد کرتا ہے / کرے گا	لَا تَفْعَلُ تو ایک (مرد) نہ کر
تثنیہ مذکر مخاطب	تَفْعَلَانِ تم دو مرد کرتے ہو / کرو گے	لَا تَفْعَلَا تم دو (مرد) نہ کرو
جمع مذکر مخاطب	تَفْعَلُونَ تم سب مرد کرتے ہو / کرو گے	لَا تَفْعَلُوا تم سب (مرد) نہ کرو
واحد مؤنث مخاطب	تَفْعَلِينَ تو ایک عورت کرتی ہے / کرے گی	لَا تَفْعَلِي تو ایک عورت مت کر
تثنیہ مؤنث مخاطب	تَفْعَلَانِ تم دو عورتیں کرتی ہو / کرو گی	لَا تَفْعَلَا تم دو عورتیں مت کرو
جمع مؤنث مخاطب	تَفْعَلْنَ تم سب عورتیں کرتی ہو / کرو گی	لَا تَفْعَلْنَ تم سب عورتیں نہ کرو
واحد متکلم	أَفْعَلُ میں کرتا ہوں / کروں گا	لَا أَفْعَلُ میں نہ کروں
جمع متکلم	نَفْعَلُ ہم کرتے ہیں / کریں گے	لَا نَفْعَلُ ہم نہ کریں

قُرْآنِ مِثَال: ﴿لَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ﴾ (بنی اسرائیل: ۲۳)

ترجمہ: (اپنے والدین کو اُف تک نہ کہو)

قُرْآنِ مِثَال: ﴿لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ﴾ (النساء: ۲۶)

ترجمہ: (اللہ کے ساتھ شریک مت ٹھہراؤ)

اسمِ فاعل کا بیان

فاعل کا معنی ہے کام کرنے والا، اسمِ فاعل کے صیغے ”فَاعِلٌ“ کی (Shape) پر آتے ہیں،

جیسے عَالِمٌ جاننے والا، شَاهِدٌ گواہی دینے والا۔

اسمِ فاعل کا واحد مؤنث کا صیغہ بنانے کے لیے فاعل کے آخر میں ”ة“ اور تشنیہ بنانے کے لیے

”ا“ اور ”ن“ اور جمع مذکر کا صیغہ بنانے کے لیے ”و“ اور ”ن“ اور جمع مؤنث کا صیغہ بنانے کے لیے ”ا“ اور ”ت“ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

مثالیں جدول میں ملاحظہ کریں

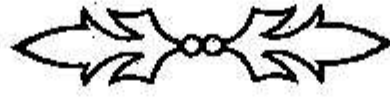
مؤنث	مذکر	صیغہ
فَاعِلٌ + ة / فَاعِلَةٌ کرنے والی ایک عورت	فَاعِلٌ کرنے والا ایک مرد	واحد
فَاعِلٌ + تان / فَاعِلَتَانِ کرنے والی دو عورتیں	فَاعِلٌ + انِ / فَاعِلَانِ کرنے والے دو مرد	تشنیہ
فَاعِلٌ + ات / فَاعِلَاتُ کرنے والی سب عورتیں	فَاعِلٌ + وُنَ / فَاعِلُونَ کرنے والے سب مرد	جمع

قُرْآنِ مِثَال: ﴿إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا﴾ (الاحزاب: ۴۵)

ترجمہ: (بیشک ہم نے آپ کو گواہ بنا کر بھیجا ہے)

قرآنی مثال: ﴿وَدَاعِيَا إِلَى اللَّهِ﴾ (الاحزاب: ۴۶)

ترجمہ: (اور اللہ رب العزت کی طرف بلانے والا بنا کر بھیجا ہے)



اسم مفعول کا بیان

مفعول کہتے ہیں جس پر کام کیا جائے، اسم مفعول کا صیغہ ”مَفْعُولٌ“ کی (Shape) پر آتا ہے جیسے: مَكْتُوبٌ (لکھا ہوا) مَحْفُوظٌ (حفاظت میں) اسم مفعول کے واحد مؤنث کا صیغہ بنانے کے لیے مفعول کے آخر میں ”-ة“ اور تثنیہ بنانے کے لیے ”ا“ اور ”ن“ اور جمع مذکر بنانے کے لیے ”و“ اور ”ن“ اور جمع مؤنث بنانے کے لیے ”ا“ اور ”ت“ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

مثالیں جدول میں دیکھیں

صیغہ	مذکر	مؤنث
واحد	مَفْعُولٌ کیا ہوا	مَفْعُولٌ + ة / مَفْعُولَةٌ کی ہوئی
ثنیہ	مَفْعُولَانِ + ان / مَفْعُولَانِ کیے ہوئے دو (مذکر)	مَفْعُولَتَانِ + تان / مَفْعُولَتَانِ کی ہوئی دو (مؤنث)
جمع	مَفْعُولُونَ + ون / مَفْعُولُونَ کیے ہوئے سب (مذکر)	مَفْعُولَاتٍ + ات / مَفْعُولَاتٍ کی ہوئی سب (مؤنث)

قرآنی مثال: ﴿مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ﴾ (الاعراف: ۱۵۷)

ترجمہ: (لکھا ہوا اپنے پاس)

قرآنی مثال: ﴿وَالْيَوْمَ الْمَوْعُودِ﴾ (البروج: ۲)

ترجمہ: (وعدہ کیا ہوا دن)

اسمِ مبالغہ

یہ فاعل کے معنی میں مبالغہ (زیادتی) پیدا کرنے کے لیے آتا ہے۔ جیسے غَفُورٌ (بہت بخشنے والا)، قُدُّوسٌ (بہت پاکیزہ)، رَحْمَانٌ (بہت رحم کرنے والا)، عَلَّامٌ (بہت جاننے والا)

قرآنی مثال: ﴿إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ (المائدة: ۳۹)

ترجمہ: (بے شک اللہ بہت بخشنے والے اور رحم کرنے والے ہیں)

قرآنی مثال: ﴿الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾

ترجمہ: (اللہ بہت رحم کرنے والے ہیں)

اسمِ تفضیل

جس میں فعل کا معنی سب سے زیادہ پایا جائے، اس کو اسمِ تفضیل کہتے ہیں، اور اس کا مخصوص وزن ”أَفْعَلٌ“ ہے، جیسے أَعْلَمُ (سب سے زیادہ جاننے والا)، أَكْبَرُ (سب سے بڑا) اس سے تثنیہ بنانے کے لیے آخر میں ”ا“ اور ”ن“ اور جمع بنانے کے لیے ”و“ اور ”ن“ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

اسمِ تفضیل

أَعْلَمُ	واحد
سب سے زیادہ جاننے والا	
أَعْلَمُ + انِ / أَعْلَمَانِ	تثنیہ
سب سے زیادہ جاننے والے دو (مذکر)	
أَعْلَمُ + وْنَ / أَعْلَمُونَ	جمع
سب سے زیادہ جاننے والے سب (مذکر)	

قُرْآنِ مِثَال: ﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ﴾ (التين: ۴)
 ترجمہ: (بے شک ہم نے انسان کو بہت خوبصورت شکل میں پیدا کیا)

قُرْآنِ مِثَال: ﴿اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا يَكْتُمُونَ﴾ (آل عمران: ۱۶۷)
 ترجمہ: (اور اللہ خوب جانتا ہے اس کو جو وہ چھپاتے ہیں)



عَمَلِ مَشَقِّ

سوال نمبر ۱

درج ذیل جملوں میں صحیح اور غلط کی متعلقہ خانوں میں نشاندہی کیجئے

غلط

صحیح

۱ "نہی" کا صیغہ بنانے کے لیے واحد مذکر کے شروع میں "ہمزہ" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

۲ "امر" کے صیغوں میں آخری سے پہلے حرف پر ہمیشہ "پیش" آتا ہے۔

۳ "اسم تفضیل" میں فعل کا معنی سب سے زیادہ پایا جاتا ہے۔

۴ "امر" کے تشنیہ اور جمع مذکر کے صیغے سے "نون" نہیں گرایا جاتا۔

۵ "اسم مبالغہ" میں فاعل کا معنی زیادہ نہیں پایا جاتا۔

۶ "نہی" بنانے کے لیے شروع میں "لا" کا اضافہ نہیں کیا جاتا۔

۷ "نہی" کے صیغے کے آخری حرف سے اعراب ختم کر دیا جاتا ہے۔

سوال نمبر ۲ درج ذیل قرآنی صیغوں میں سے ہر ایک کے کئی جوابات دیئے گئے ہیں آپ صحیح جواب پر

(✓) کریں۔

۱ غَفُورٌ

نہی

اسم مبالغہ

امر

۲ مَشْهُودٌ

اسم فاعل

اسم مفعول

اسم تفضیل

۳ لَا تَقْلُ

اسم مبالغہ

نہی کا تشنیہ مذکر حاضر

نہی کا واحد مذکر حاضر

۴ اِضْرِبْ

اسم تفضیل

نہی

امر کا واحد مذکر حاضر

- ۵ أَحْمَدُ اسم مبالغہ اسم تفضیل امر حاضر
- ۶ أَقِيمُوا نہی امر کا جمع مذکر حاضر اسم مفعول
- ۷ شُكْرًا اسم تفضیل اسم مفعول اسم مبالغہ
- ۸ وَأَتُوا نہی امر اسم مفعول

سوال نمبر ۳ ذیل میں دو کالم دیئے گئے ہیں، پہلے کا صحیح جواب دوسرے کالم میں موجود ہے، صحیح جواب تیرے (←) کے نشان کے ساتھ ملائیں۔

کالم نمبر ۲

- ① تو ایک (مؤنث) ہو جا
- ② تو ایک (مذکر) رہ
- ③ تم سب (مذکر) شرک نہ کرو
- ④ کھول دے
- ⑤ تم سب (مذکر) عبادت کرو
- ⑥ بہت حسین
- ⑦ بہت بخشنے والا
- ⑧ لکھا ہوا
- ⑨ تو ایک (مذکر) صبر کر

کالم نمبر ۱

- ① لَا تُشْرِكُوا
- ② أُغْبِئُوا
- ③ مَكْتُوبٌ
- ④ أَحْسَنُ
- ⑤ غَفُورٌ
- ⑥ كُونِي
- ⑦ إِصْبِرْ
- ⑧ أَسْكُنْ
- ⑨ إِشْرَاحٌ

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (264) پر



سبق نمبر ۲۵

قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر سیکھنے کا مقصد

”سورۃ القمر“ میں کئی مرتبہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے قرآن کریم کا مقصد بیان فرمایا ہے:

﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَكِّرٍ﴾ (القمر: ۱۷)

ترجمہ: اور البتہ تحقیق ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے آسان کیا ہے۔ سو ہے کوئی نصیحت

حاصل کرنے والا۔

اس آیت مبارکہ سے چند باتیں معلوم ہوتی ہیں

- ۱ قرآن مجید آسان کتاب ہے۔
- ۲ قرآن مجید کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان کیا گیا ہے۔
- ۳ قرآن مجید سے نصیحت حاصل کرنے کی بار بار دعوت دی گئی ہے۔

قرآن مجید سے نصیحت حاصل کرنے سے کیا مراد ہے؟

خود قرآن کریم نے نصیحت حاصل کرنے کی مزید وضاحت اور نصیحت حاصل ہونے کے

ثمرات کو بیان فرمایا ہے:

- ۱ ”سورۃ انفال“ کے شروع میں ہے:

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَّتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ

إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ﴾ (انفال: ۲)

ترجمہ: مومن تو درحقیقت وہی لوگ ہیں کہ جب لیا جاتا ہے اللہ کا نام تو لرز

جاتے ہیں ان کے دل اور جب پڑھی جاتی ہیں، ان کے سامنے اللہ کی آیات تو

بڑھادیتی ہیں، وہ ان کا ایمان اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

بچے اور سچے ایمان والوں کی نشانیاں قرآن کریم نے یہ بیان فرمائیں ہیں:

۱ اللہ کو یاد کر کے ان کے دلوں میں خشیت اور خوفِ الہی پیدا ہو۔

۲ قرآن کریم کی آیات کو پڑھ کر ان کے دلوں میں ایمان بڑھ جانے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے

اور جھک جائیں، اور عاجزی اختیار کریں۔

۳ نماز قائم کریں، اور اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ رزق سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں مال خرچ

کریں۔

عزیز دوستو! قرآن کریم پڑھ کر اگر مندرجہ بالا کیفیت پیدا ہو تو گویا اس نے قرآن کریم سے

نصیحت حاصل کر لی۔ اور اس سے فائدہ اٹھایا، چونکہ قرآن کریم ہدایت کی کتاب ہے، اور جس شخص کو

قرآن کریم کے پڑھنے سے واقعی ہدایت حاصل ہوتی ہے اس کی پہچان بھی قرآن کریم نے ذکر فرمائی

ہے۔ ”سورۃ الزمر“ میں ہے:

﴿اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِي تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ

يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ، ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ، ذَلِكَ هُدَىٰ اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَنْ

يَشَاءُ وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ﴾ (سورۃ الزمر: ۲۳)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے بڑا عمدہ کلام نازل فرمایا ہے، جو ایسی کتاب ہے کہ باہم ملتی

جلتی ہے، بار بار دہرائی گئی ہے، جس سے ان لوگوں کے جو کہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں بدن کانپ اٹھتے ہیں، پھر ان کے بدن اور دل نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں، یہ قرآن اللہ کی ہدایت ہے جسے وہ چاہتا ہے اس کے لیے ذریعہ ہدایت کرتا ہے، اور خدا جس کو گمراہ کرتا ہے اس کا کوئی ہادی نہیں ہے۔

قرآن کریم کی اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہدایت کی پہچان یہ ہے کہ دلوں کی سختی ختم ہو جاتی ہے، اور اللہ تعالیٰ کے احکام کو قبول کرنے اور ان پر عمل کرنے کے لیے دلوں میں نرمی پیدا ہو جاتی ہے۔

قرآن کریم وہ ہدایت ہے جس کو لیکر ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہیں، اس سے مقصود صرف اپنے نالج (Knowledge) اور معلومات میں اضافہ نہیں ہے، بلکہ اس پر عمل کرنا اور دلوں میں خشیت اور خوف الہی کا ہونا ہی اس کے حقیقی علم حاصل ہونے کی علامت ہے۔

قرآن کریم کی ہدایت اور اس سے حاصل ہونے والے علم کو ”معلم قرآن احمد کائنات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مثال کے ذریعے سمجھایا ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس ہدایت اور علم کی مثال جسے دیکر مجھے بھیجا گیا ہے۔ اس مو سلا دھا رہا ر بارش کی طرح ہے۔ جو کسی زمین پر برسی ہو۔ پھر زمین کے بعض حصے تو بڑے اچھے تھے کہ پانی کو اپنے اندر جذب کر لیا۔ پھر گھاس اور کھیتیاں وغیرہ اگائیں، اور زمین کے بعض حصے بڑے پتھریلے تھے کہ انہوں نے روک لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس پانی سے لوگوں کو سیراب کیا۔ انہوں نے خود لیا، اور پلایا اور کھیتیاں اگائیں۔ اور زمین کے بعض حصے (بخر) چٹیل میدان تھے کہ نہ خود پانی جذب کیا اور نہ کھیتیاں

اگائیں اور نہ دوسروں کے لیے جمع کیا۔

پھر فرمایا اسی طرح (تین زمینوں کی طرح) لوگوں کی مثال ہے، بعض ایسے ہیں جنہوں نے دین کی سمجھ حاصل کی اور اللہ نے اس کو ہدایت کے ذریعے خود اس کو بھی نفع دیا اور بعض ایسے ہیں جنہوں نے خود بھی علم سیکھا اور آگے بھی سیکھایا اور بعض (بنجر زمین کی طرح) ایسے ہیں جنہوں نے (تکبر اور غرور کی وجہ سے) اس پیغام پر ذرا توجہ نہ کی اور ہماری لائی ہوئی ہدایت کو قبول نہ کیا۔

(بخاری و مسلم، کذا فی المشکوٰۃ: باب الاعتصام بالکتاب و السنة، ص: ۲۸)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ:

- ❶ وہ لوگ جو ہدایت کی بات سن کر نفع اٹھالیں اور عمل کر لیں قابل تعریف ہیں۔
- ❷ وہ لوگ بھی قابل تعریف ہیں جو خود بھی نفع اٹھائیں اور علم اور قرآنی ہدایت پھیلا کر دوسروں کو بھی نفع پہنچائیں۔
- ❸ ایسے لوگ قابلِ مذمت اور محروم ہیں جو صحیح اور حق بات پر کچھ بھی اثر نہ لیں۔



عَمَلِ مَشَقِّ

سوال نمبر ۱

درج ذیل سوالات کے جوابات زبانی بتائیے۔

- ۱ قرآن کریم مشکل کتاب ہے یا آسان؟
- ۲ قرآن کریم کو کس مقصد کے لیے آسان کیا گیا ہے؟
- ۳ کیا قرآن کریم سے نصیحت حاصل کرنا اور ہدایت حاصل کرنا ایک ہی چیز ہے یا مختلف؟
- ۴ قرآن کریم سے نصیحت حاصل ہو جانے کی تین علامتیں بیان کریں۔
- ۵ قرآن کریم نے سورۃ قمر میں کس چیز کی بار بار دعوت دی ہے؟
- ۶ حدیث شریف کے مطابق کون کون سے لوگ قابل تعریف ہیں اور کون کون سے قابل مذمت؟

سوال نمبر ۲ صحیح اور غلط جملوں کی متعلقہ خانوں میں نشاندہی کریں۔



- ۱ قرآن کریم کی تعلیمات اور احکام سن کر خوف اور دلوں میں نرمی پیدا نہ ہو
تو کوئی حرج نہیں۔
- ۲ دلوں کے بخر اور خراب ہونے کی علامت یہ ہے، کہ احکام سن کر دلوں میں اعتراضات
واشکالات ابھریں۔
- ۳ قرآن کریم کے صحیح علم کی علامت یہ ہے کہ عقائد اور اعمال کی اصلاح ہو جائے۔
- ۴ علم اور ہدایت کی مثال بارش کی طرح ہے۔
- ۵ زمین کی تین قسموں کی طرح دل کی تین قسمیں نہیں ہیں۔

سوال نمبر ۳ مندرجہ ذیل نمبروں میں غور کریں اور قرآن کریم کے علم کے نتیجے میں ہمیں جو کچھ کرنا چاہیے متعلقہ خانے میں (✓) اور جو کام بالکل نہیں کرنا چاہئے (x) کا نشان بنائیں۔

<input type="checkbox"/>	۱ عاجزی و انکساری کا اظہار	<input type="checkbox"/>	۲ سوالات کی بوچھاڑ
<input type="checkbox"/>	۳ عمل کی پرواہ نہ کرنا	<input type="checkbox"/>	۴ دلوں کی سختی دور کرنا
<input type="checkbox"/>	۵ نماز قائم کرنا	<input type="checkbox"/>	۶ صرف معلومات حاصل کرنا
<input type="checkbox"/>	۷ نئی نئی باتیں گھڑ کر پیش کرنا	<input type="checkbox"/>	۸ ایمان میں اضافہ کی فکر کرنا
<input type="checkbox"/>	۹ خوف الہی پیدا کرنا	<input type="checkbox"/>	۱۰ اللہ کے راستے میں مال خرچ کرنا
<input type="checkbox"/>	۱۱ عام دنیوی کتابوں کی طرح معاملہ کرنا		

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (264) پر



سبق نمبر ۲۶

علم حاصل کرنے کے ذرائع

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے انسان کو اشیاء کا علم حاصل کرنے کے لیے تین ذرائع عطا فرمائے

ہیں۔

۲ وحی الہی

۲ عقل

۱ حواسِ خمسہ

پہلا ذریعہ: - حواسِ خمسہ

حواسِ خمسہ یعنی آنکھ، کان، ناک، زبان اور ہاتھ عطا فرمائے، آنکھ کے ذریعے دیکھ کر کسی چیز کے خوبصورت ہونے یا بدصورت ہونے کا علم حاصل کیا جاتا ہے..... کان کے ذریعے سن کر کسی چیز کا علم حاصل ہوتا ہے، زبان کے ذریعے چکھ کر علم حاصل ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے ان حواسِ خمسہ کا دائرہ کار محدود رکھا ہے، جس کام کے لیے اس کو پیدا کیا گیا ہے بس اسی چیز کا علم ان سے حاصل ہو سکتا ہے، اس کے علاوہ کا علم ان سے حاصل کرنا ناممکن بھی ہے اور اس عضو پر ظلم بھی اگر کوئی شخص کسی عضو کی وضع کے خلاف علم حاصل کرنا چاہے تو ساری دنیا ایسے شخص کو احمق کہے گی آنکھ سے بجائے دیکھنے کے سونگھنے یا چکھنے کا کام نہیں لیا جاسکتا، اس طرح کان سے بجائے سماعت کے دیکھنے، سونگھنے یا چکھنے کا کام نہیں لیا جاسکتا ہے بلکہ عین ممکن ہے ان اعضاء سے ان کا اصلی کام لینے کے بجائے دوسرا کام

لینے سے وہ عضو ضائع ہو جائے اور اپنے اصلی کام سے بھی معطل ہو جائے مثلاً کوئی شخص سالن کا ذائقہ معلوم کرنے کے لیے زبان کی جگہ کان یا آنکھ میں سالن ڈال کر ذائقہ معلوم کرنے کی کوشش کرے تو ہو سکتا ہے کہ کان اور آنکھ، سننے اور دیکھنے سے ہی عاجز آجائیں۔

دوسرا ذریعہ:- عقل

جہاں پر ان حواسِ خمسہ کی کارکردگی کی انتہاء ہوتی ہے وہاں پر علم حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ”عقل“ بطور آلہ علم کے عطا فرمائی ہے مثلاً کسی چیز کی اچھائی یا برائی، فوائد و مضرات معلوم کرنے کے لیے محض ظاہری اعضاء کا رآمد نہیں بلکہ یہاں عقل کے ذریعہ مقصود حاصل ہوتا ہے۔

تیسرا ذریعہ:- وحی الہی

یہ بات یاد رہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے ”حواسِ خمسہ“ کا دائرہ کار محدود رکھا ہے، اسی طرح ”عقل“ کا دائرہ کار بھی محدود ہے، بہت سی اشیاء ایسی ہیں جن کا علم حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے تیسرا ذریعہ ”وحی الہی“ کو بنایا، جہاں عقل کی انتہاء ہوتی ہے وہاں سے ”وحی الہی“ کی ابتداء ہوتی ہے، جو تحصیل علم کا ایک لامتناہی ذریعہ ہے مثلاً امورِ آخرت کے متعلق علم حاصل کرنا، برزخ، قیامت، جنت و دوزخ وغیرہ کی حقیقت معلوم کرنا وغیرہ وغیرہ ان امور کے ادراک سے نہ صرف حواسِ خمسہ عاجز ہیں، بلکہ عقل سے بھی ان کا اندازہ ممکن نہیں ہے ان کا علم خاص ”وحی الہی“ پر موقوف ہے جیسے اس میدان میں حواسِ خمسہ کو استعمال کرنا بے سود و بے فائدہ ہے، اسی طرح اس میدان میں عقلی گھوڑے دوڑانا بھی سخت جہالت ہے۔

احوالِ آخرت کو عقل کی کسوٹی پر پرکھنا

بعض لوگ جب جنت و دوزخ کے احوال کے متعلق آیات مبارکہ اور احادیث شریفہ کا مطالعہ کرتے ہیں، تو ان کے عجیب و غریب حالات کو اپنی عقل کی کسوٹی پر پرکھنے لگتے ہیں جب ان کی

حقیقت کسی طرح عقل میں آتی ہی نہیں تو طرح طرح کے وساوس و شبہات کا شکار ہو کر اپنے ایمان پر ضرب کاری لگاتے ہیں، یہاں اس بات کو خوب سمجھ لینا چاہیے، کہ آخرت کی چیزیں چونکہ ہماری دیکھی ہوئی نہیں ہیں، اور ہم نے ان کا کبھی تجربہ و مشاہدہ نہیں کیا ہے اس لیے وہ ہمیں اچنبھے کی سی معلوم ہوتی ہے اور ان کا سمجھنا بعض لوگوں کے لیے مشکل ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسا کہ کسی بچے سے جو ابھی ماں کے پیٹ ہی میں ہو اگر کسی آلہ کے ذریعہ یہ کہا جائے کہ اے بچے! تو عنقریب ایسی دنیا میں آنے والا ہے، جہاں لاکھوں میل کی زمین ہے اور اس سے بھی بڑے سمندر ہیں، آسمان ہے، چاند، سورج اور لاکھوں ستارے ہیں اور وہاں ہوائی جہاز اڑتے ہیں، ریلیں دوڑتی ہیں اور لڑائیاں ہوتی ہیں تو پیں گرجتی ہیں، اور ایٹم بم چلتے ہیں تو وہ بچہ اول تو ان باتوں کو سمجھ ہی نہ پائے گا اگر سوچ سمجھ بھی لے تو اس کے لیے ان باتوں کا یقین کرنا مشکل ہوگا، کیونکہ وہ جس دنیا میں ہے اور جس کو دیکھتا ہے اور جانتا ہے تو وہ تو بس اسی کے ماں کے پیٹ کی بالشت بھر کی دنیا ہے۔

بالکل ایسا ہی معاملہ آخرت کے بارے میں اس دنیا کے انسانوں کا ہے، واقعہ یہ ہے کہ عالم آخرت اس دنیا کے مقابلے میں اسی طرح بے حد وسیع اور بے انتہا ترقی یافتہ ہوگا، جس طرح ماں کے پیٹ کے مقابلے میں ہماری یہ زمین اور آسمان والی دنیا بے حد وسیع اور ترقی یافتہ ہے اور جس طرح بچہ ماں کے پیٹ سے اس دنیا میں آنے کے بعد وہ سب کچھ دیکھ لیتا ہے، جس کو ماں کے پیٹ کے زمانہ میں سمجھ بھی نہیں سکتا تھا، اسی طرح آخرت کے عالم میں پہنچ کر سب انسان وہ سب کچھ دیکھ لیں گے جو اللہ کے پیغمبروں نے وہاں کے متعلق بتلایا ہے۔

انسان کی عقل کی بے بسی اور کمزوری

ہماری عقلِ نارسا کی پرواز کا عالم تو یہ ہے کہ اگر ایک دو صدیاں پہلے اس سے کہا جاتا کہ ایک ایسی سواری ایجاد ہو نیوالی ہے مراد ہوائی جہاز ہے، جو منوں اور ٹنوں وزن اٹھائے، ہزاروں

فٹ بلندی پر، بہت تیزی سے پرواز کرے گی، تو یہ عقل ہرگز اس بات کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہ ہوتی مگر آج کھلی آنکھوں سے اسی چیز کا دن رات مشاہدہ ہو رہا ہے۔

آج سے کچھ عرصہ پہلے جب کہ خوردبین ایجاد نہیں ہوئی تھی، عقل سے یہ کہا جاتا کہ پانی کے ایک قطرے میں سینکڑوں جرثومے ہوتے ہیں، تو عقل کبھی اس کے صحیح ہونے کا حکم نہ لگاتی مگر آج خوردبین کے ذریعے اپنی آنکھوں سے ان جرثوموں کا مشاہدہ کیا جا رہا ہے۔

آج سے تقریباً ایک صدی پہلے ہی اس عقل سے کہا جاتا کہ کچھ عرصہ کے بعد ایسا اسلحہ ایجاد ہونے والا ہے، مثلاً میزائل اور ایٹم بم وغیرہ کہ میزائل کے ذریعے ہزاروں میل دور ہی اپنے ہدف کو نشانہ بنا کر نیست و نابود کیا جائے گا اور ایک ایٹم بم لاکھوں افراد کے لقمہ اجل بننے کے لیے کافی ہوگا، تو عقل اس بات کو ہنسی اور مذاق پر محمول کرتی مگر آج یہ افسانہ حقیقت بن کر سامنے آچکا ہے۔

جب ہماری عقل اس قدر لاچار ہے کہ ایک دو صدی بعد رونما ہونے والے واقعات کو ماننے کے لیے تیار نہیں ہے تو اس عقل سے لامحدود زندگی یعنی آخرت کی زندگی، اور جنت و دوزخ کے واقعات کا اندازہ لگانا کیسے ممکن ہو سکتا ہے.....؟ معلوم ہوا کہ عقل کی کسوٹی پر عالم آخرت کو پرکھنا سخت ناواقفی کی بات ہے!!



سوال نمبر ۳ درج ذیل جملوں میں غور کریں اور صحیح خانہ میں (✓) کا نشان لگائیے۔

جملے	صراطِ مستقیم پر چلنے والا	صراطِ مستقیم سے بہکا ہوا
① اگر کوئی شخص احادیث مبارکہ میں بیان ہونے والے عذابِ قبر کا انکار اس وجہ سے کرے کہ وہ اس کی عقل میں نہیں آتا		
② اگر کوئی شخص احادیث صحیحہ کا انکار محض اس وجہ سے کرے کہ وہ عقل کے معیار پر پورا نہیں اترتیں		
③ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو سو فیصد ماننے والا خواہ وہ سمجھ میں آئیں یا نہ آئیں		
④ ہر معاملہ میں اپنی عقل اور سمجھ کو معیار اور کسوٹی بنانے والا اور اسی کو سب کچھ سمجھنے والا		
⑤ اللہ تعالیٰ کی ذات وحدہ لا شریک پر بغیر سمجھے ایمان رکھنے اور عقل کے ذریعے قدرت الہی کے کرشموں میں غور کرے		

سوال نمبر ۴ آپ حضرات کے درس کا حصہ ہے کہ آپ یہ خاص باتیں اپنے اہل و عیال (خاص طور سے اپنے سمجھدار بیٹوں اور بیٹیوں) کو سمجھائیں تاکہ وہ آئندہ فتنوں سے محفوظ رہ کر اپنی متاعِ ایمان کی حفاظت کر سکیں درج ذیل رشتوں میں سے صرف انہی سے متعلقہ خانوں میں (✓) کا نشان لگائیں جن کو آپ نے اپنے سبق کی خاص باتیں سمجھا کر فریضہ تبلیغ اور خدمتِ قرآن کی ادنیٰ کوشش کی ہے۔

<input type="checkbox"/>	① والد	<input type="checkbox"/>	② والدہ
<input type="checkbox"/>	③ اہلیہ	<input type="checkbox"/>	④ بیٹا
<input type="checkbox"/>	⑤ بیٹی	<input type="checkbox"/>	⑥ بھائی
<input type="checkbox"/>	⑦ بہن	<input type="checkbox"/>	⑧ پوتا
<input type="checkbox"/>	⑨ پوتی	<input type="checkbox"/>	⑩ نواسہ
<input type="checkbox"/>	⑪ نواسی	<input type="checkbox"/>	⑫ دوست

سبق نمبر ۲۷

تفسیر قرآن میں صراطِ مستقیم

قرآن کریم جو اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اور اس کائنات کی سب سے مقدس کتاب ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری پیغمبر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان ”عربی“ میں نازل فرمایا ہے۔ قرآن کریم کا معنی و مطلب سمجھنے کے لیے عربی کے علاوہ دوسری زبانوں میں اس کا ترجمہ کیا گیا ہے، پھر ان آیات کی تشریح اس طرح کرنا کہ ان آیات کا یہ مطلب ہے اور اللہ تعالیٰ کی اس سے یہ مراد ہے، قرآن کریم کی تفسیر کہلاتا ہے، قرآن کریم کی کسی آیت کا مطلب بیان کرنا گویا یہ دعویٰ کرنا ہے کہ اللہ جل شانہ کی اس سے یہ مراد ہے، اور ظاہر ہے یہ بڑا نازک اور مشکل ترین مرحلہ ہے کہ ایک بندہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں اپنے پروردگار کی مراد واضح کرے۔

اسی نزاکت اور انتہائی ذمہ داری کی وجہ سے ہمارے اسلاف حضرات صحابہ کرام اور دیگر بڑے بڑے علماء اور بزرگان دین تفسیر قرآن کے معاملہ میں بہت ڈرتے تھے۔

تفسیر قرآنی میں اسلاف کی احتیاط

ہمارے زمانہ میں ہر شخص جو عربی کی معمولی شد بد رکھتا ہے، قرآن کریم کے حقائق و مطالب پر کلام کرنے کا اپنے کو مستحق سمجھتا ہے، اور ائمہ تفسیر کے عام بیانات کے برخلاف اس کو خود اپنی طرف سے جدت بیانی کرتے ہوئے کوئی خوف محسوس نہیں ہوتا، لیکن آپ کو شاید یہ سن کر تعجب ہو کہ عہد صحابہ

وتابعین میں یہ جسارت عام نہیں تھی، جیسا کہ ابھی معلوم ہوا، ان جماعتوں میں خاص خاص حضرات تھے، جو قرآن مجید کی تفسیر بیان کرتے اور کر سکتے تھے، اور ان مباحث اور مطالب میں وہ مرجع قوم و ملت سمجھے جاتے تھے، لیکن اس کے باوجود یہ حضرات بھی تفسیر قرآن کے معاملہ میں حد درجہ احتیاط کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے مدینہ طیبہ کے فقہاء کو دیکھا ہے، یہ حضرات تفسیر قرآن کے سلسلہ میں گفتگو کرنے کو بڑا اہم اور ذمہ داری کا کام سمجھتے تھے، سالم بن عبداللہ، قاسم بن محمد، سعید بن مسیب اور حضرت نافع رحمہم اللہ تعالیٰ ان ہی حضرات میں سے تھے۔

تکمی بن سعید کا بیان ہے کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قرآن مجید کی کسی ایک آیت کی نسبت دریافت کر رہا تھا، مگر آپ نے جواب دیا، میں قرآن سے متعلق کچھ نہیں کہوں گا۔

حضرت شعبی فرماتے تھے، تین چیزیں ایسی ہیں جن کے متعلق میں مرتے دم تک کچھ نہیں کہہ سکتا، قرآن روح اور قیاس، اصمعی کو کون نہیں جانتا، لغت و ادب کے کتنے بڑے امام تھے، برسوں تحقیق لغات، صحیح محاورات اور ان کے معانی کی فکر میں عرب کے جنگلوں کی خاک چھانتے پھرے، اور لفظ لفظ کے لیے عرب کے بدوؤں کے ہاں برسوں تک قیام کیا، لیکن اس کے باوجود قرآن مجید کی تفسیر میں بالکل خاموش رہتے تھے، ان سے کسی آیت کی نسبت دریافت کیا جاتا تھا تو کہتے عرب اس کے تو یہ معنی بیان کرتے ہیں میں نہیں جانتا اس سے کیا مراد ہے۔

ابوطیب کہتے ہیں اصمعی خدا پرست تھے۔ قرآن کی کسی آیت کی تفسیر نہیں کرتے تھے۔

اس درجہ احتیاط کا سبب

غور کیجئے! آخر وہ کونسی بات تھی، جس کی وجہ سے یہ اکابر علم و ادب اور ائمہ عربیت و لغت بھی

قرآن مجید سے متعلق گفتگو کرنے میں اس درجہ احتیاط کرتے تھے۔ اس کی وجہ بجز اس کے اور کیا ہے کہ یہ حضرات تفسیر قرآن کی اہم ذمہ داری کا کامل احساس رکھتے تھے، اور تفسیری اہلیت پیدا کرنے کے لئے جن صفات و اوصاف کی ضرورت ہے یہ حضرات ان میں خواہ کیسا ہی مرتبہ کمال رکھتے ہوں تاہم انہیں تفسیر قرآن کی عظیم الشان ذمہ داری کے پیش نظر اپنے متعلق پورا بھروسہ نہیں ہوتا تھا۔ اور اس بناء پر اس باب میں جسارت سے کام لیتے ہوئے ان کو تردد ہوتا تھا اور حتی الوسع وہ اس سے سبکدوش ہی رہنا چاہتے تھے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کا یہ قول بھی اس سلسلہ میں بہت مشہور ہے۔

”أَيُّ أَرْضٍ تُقَلِّبُنِي وَأَيُّ سَمَاءٍ تُظِلُّنِي إِذَا قُلْتُ فِي الْقُرْآنِ مَا لَا أَعْلَمُ“

ترجمہ: ”مجھ کو کون سی زمین اٹھائیگی، اور کون سا آسمان مجھ پر سایہ دے گا، جب

کہ میں قرآن میں وہ بات کہوں جسے میں نہیں جانتا“۔

حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جو بغیر واسطہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم سنتے تھے، اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے معلم اور استاذ اور شیخ و مربی تھے۔ تمام صحابہ کرام اس کے باوجود بھی فہم قرآن کے مرتبہ میں یکساں حیثیت کے نہیں تھے، تمام صحابہ میں صرف چھ یا سات حضرات تھے جو قرآنی حقائق کی توضیح میں مستند مانے جاتے تھے، ان حضرات کے اسماء گرامی یہ ہیں:

۱- حضرت عمر، ۲- حضرت علی، ۳- حضرت عبداللہ بن مسعود، ۴- حضرت عبداللہ بن عمر،

۵- حضرت عبداللہ بن عباس، ۶- حضرت زید بن ثابت، ۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم

اجمعین۔

حضرت مسروقؓ جو کہ ایک مشہور تابعی مفسر ہیں، فرماتے ہیں:

میں نے صحابہ کرام سے فیضِ صحبت اٹھایا تو میں نے دیکھا کہ ان کا علم چھ بزرگوں کی طرف

لوٹتا ہے:

۱- حضرت عمر، ۲- حضرت علی، ۳- حضرت عبداللہ بن عباس، ۴- حضرت معاذ،

۵- حضرت ابوالدرداء، ۶- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

تفسیر قرآن میں گمراہی کا بڑا سبب

تفسیر قرآن میں گمراہی کے سب سے بڑے اور بنیادی سبب پر روشنی ڈالنے کے لیے ناچیز اپنے استاذ شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ کی شہرہ آفاق کتاب ”علوم القرآن“ سے اقتباس پیش کرتا ہے۔

پہلا سبب، نااہلیت

تفسیر قرآن میں گمراہی کا سب سے پہلا اور سب سے خطرناک سبب یہ ہے، کہ انسان اپنی اہلیت و صلاحیت کو دیکھے بغیر قرآن کریم کے معاملے میں رائے زنی شروع کر دے، خاص طور پر سے ہمارے زمانے میں گمراہی کے اس سبب نے بڑی قیامت ڈھائی ہے، یہ غلط فہمی عام ہوتی جا رہی ہے، کہ صرف عربی زبان پڑھ لینے کے بعد انسان قرآن مجید کا عالم ہو جاتا ہے اور اس کے بعد جس طرح سمجھ میں آئے قرآن کریم کی تفسیر کر سکتا ہے، حالانکہ سوچنے کی بات یہ ہے کہ دنیا کا کوئی بھی علم و فن ایسا نہیں ہے جس میں محض زبان دانی کے بل بوتے پر مہارت پیدا ہو سکتی ہو، آج تک کبھی کسی ذی ہوش نے انگریزی زبان پر مکمل عبور رکھنے کے باوجود یہ دعویٰ نہیں کیا ہوگا کہ وہ ڈاکٹر ہو گیا ہے، اور وہ میڈیکل سائنس کی کتابیں پڑھ کر دنیا پر مشق ستم کر سکتا ہے، اسی طرح کوئی شخص محض انجینئرنگ کی کتابوں کا مطالعہ کر کے انجینئر بننے کا دعویٰ نہیں کر سکتا، اور نہ قانون کی اعلیٰ کتابیں دیکھ کر ماہر قانون کہلا سکتا ہے، اور اگر کوئی شخص ایسا دعویٰ کرے تو یقیناً ساری دنیا

اُسے احمق اور بیوقوف کہے گی، اس لیے کہ ہر شخص جانتا ہے کہ یہ تمام علوم و فنون محض زبان دانی اور نجی مطالعہ سے حاصل نہیں ہوتے، بلکہ اُن کے لیے سالہا سال کی محنت درکار ہے، انہیں ماہر اساتذہ سے پڑھا جاتا ہے، اس کے لیے بڑی بڑی درسگاہوں میں کئی کئی امتحانات سے گزرنا ہوتا ہے، پھر کسی ماہر فن کے پاس رہ کر ان کا عملی تجربہ کرنا پڑتا ہے، تب کہیں انسان ان علوم کا مبتدی کہلانے کا مستحق ہوتا ہے۔

جب کہ ان علوم و فنون کا حال یہ ہے، تو تفسیر قرآن جیسا علم محض عربی زبان سیکھ لینے کی بناء پر آخر کیسے حاصل ہو جائے گا؟ آپ گزشتہ صفحات میں دیکھ چکے ہیں کہ علم تفسیر میں درک (سمجھ) حاصل کرنے کے لیے کتنی وسیع معلومات درکار ہوتی ہیں، قرآن کریم عام کتابوں کی طرح کوئی ایسی مسلسل کتاب نہیں ہے جس میں ایک موضوع کی تمام باتیں ایک ہی جگہ لکھی ہوئی ہوں، بلکہ وہ دنیا کی تمام کتابوں کے برخلاف اپنا ایک جداگانہ اور ممتاز اسلوب رکھتا ہے، لہذا کسی آیت کو واقعی طور پر سمجھنے کے لیے اول تو یہ ضروری ہے کہ اس آیت کی مختلف قراءتوں، اس موضوع کی تمام دوسری آیات اور ان کے متعلقات پر پوری نگاہ ہو، پھر آپ پیچھے دیکھ چکے ہیں کہ بہت سی آیتیں کسی خاص واقعاتی پس منظر سے وابستہ ہوتی ہیں، جسے سبب نزول کہا جاتا ہے، اور جب تک سبب نزول کی مکمل تحقیق نہ ہو اس کا پورا مفہوم نہیں سمجھا جاسکتا، نیز یہ حقیقت بھی آپ کے سامنے آچکی ہے، کہ قرآن کریم بہت سی مجمل باتوں کی تشریح و تفسیر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر چھوڑ دیتا ہے، لہذا ہر آیت میں یہ دیکھنا ضروری ہوتا ہے کہ اس کی تفسیر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی قولی یا عملی تعلیم موجود ہے یا نہیں؟ اور اگر موجود ہے تو وہ تنقید و آیات کے مسلمہ اصولوں پر پوری اترتی ہے یا نہیں؟ نیز صحابہ کرام نے جو نزول

قرآن کے عینی شاہد تھے اس آیت کا کیا مطلب سمجھا تھا؟ اگر اس بارے میں روایات کے درمیان کوئی تعارض و اختلاف ہے تو اسے کیوں کر رفع کیا جاسکتا ہے؟ پھر عربی زبان ایک وسیع زبان ہے جس میں ایک ایک لفظ کے کئی کئی معنی اور ایک ایک معنی کے لیے کئی کئی لفظ ہوتے ہیں، لہذا جب تک اس زمانے کے اہل عرب کے محاورات پر عبور نہ ہو کسی معنی کی تعین بہت مشکل ہوتی ہے، اس کے علاوہ صرف الفاظ کے لغوی معنی جاننے سے کام نہیں چلتا کیونکہ عربی میں نحوی ترکیبوں کے اختلاف سے معانی میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے، اور یہ بات عربی لغت و ادب پر مکمل عبور کے بغیر طے نہیں کی جاسکتی، کہ اس مقام پر کونسی ترکیب محاورات عرب کے زیادہ قریب ہے؟ اور سب سے آخر میں قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اور اللہ تعالیٰ اپنے کلام کے اسرار و معارف ایسے شخص پر نہیں کھولتا جو اس کی نافرمانیوں پر کمر بستہ ہو، لہذا تفسیر قرآن کے لیے اللہ کی بندگی اس کے ساتھ تعلق خاص، طاعت و تقویٰ اور حق پرستی کے بے لاگ جذبے کی ضرورت ہے، اس تشریح سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے، کہ تفسیر قرآن کے لیے صرف عربی زبان کی معمولی واقفیت کام نہیں دے سکتی، بلکہ اس کے لیے علم اصول تفسیر، علم حدیث، اصول حدیث، اصول فقہ، علم فقہ، علم صرف، علم لغت، علم ادب اور علم بلاغت میں ماہرانہ بصیرت اور اس کے ساتھ ساتھ طہارت و تقویٰ ضروری ہے، ان ضروری شرائط کے بغیر تفسیر کی وادی میں قدم رکھنا اپنے آپ کو گمراہی کے راستے پر ڈال دینے کے مترادف ہے، اور اسی طرز عمل کے بارے میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ:

”مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ“.

ترجمہ: ”جو شخص قرآن میں بغیر علم کے گفتگو کرے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔“

چند غلط فہمیاں

اس سلسلے میں چند غلط فہمیوں کا ازالہ ضروری ہے:

① بعض لوگ کہتے ہیں کہ قرآن کریم نے خود اپنے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ:

﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَكِّرٍ﴾ (القمر، آیت ۱۷)

ترجمہ: ”اور بلاشبہ ہم نے قرآن کریم کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے آسان کر دیا ہے۔“

اور جب قرآن کریم ایک آسان کتاب ہے تو اس کی تشریح کے لیے کسی لمبے چوڑے علم و فن کی ضرورت نہیں، بلکہ ہر شخص قرآن کریم کا متن پڑھ کر اس کو سمجھ سکتا ہے، لیکن یہ استدلال ایک شدید مغالطہ ہے، جو خود کم فہمی اور سطحیت پر مبنی ہے، واقعہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی آیات دو قسم کی ہیں، ایک تو وہ آیتیں ہیں جن میں عام نصیحت کی باتیں، سبق آموز واقعات اور عبرت و موعظت کے مضامین بیان کئے گئے ہیں، مثلاً دنیا کی ناپائیداری، جنت و دوزخ کے حالات، خوفِ خدا اور فکرِ آخرت پیدا کرنے والی باتیں اور زندگی کے دوسرے سیدھے سادے حقائق، اس قسم کی آیتیں بلاشبہ آسان ہیں، اور جو شخص بھی عربی زبان سے واقف ہو وہ انہیں سمجھ کر نصیحت حاصل کر سکتا ہے، بلکہ یہ مقصد قرآن کریم کے مستند تراجم کو دیکھ کر بھی ایک حد تک حاصل ہو جاتا ہے، مذکورہ آیت میں اسی مقصد کے لیے یہ کہا گیا ہے کہ ہم نے قرآن کو آسان کر دیا ہے، چنانچہ قرآن کریم نے یہ بات مجمل نہیں چھوڑی ”لِلذِّكْرِ“ (یعنی نصیحت کے واسطے) کا لفظ بڑھا کر اس حقیقت کو

روز روشن کی طرح واضح کر دیا ہے۔

اس کے برخلاف دوسری قسم کی آیتیں وہ ہیں جو احکام و قوانین، عقائد اور علمی مضامین پر مشتمل ہیں، اس قسم کی آیتوں کا ماحقہ سمجھنا اور ان سے احکام و مسائل مستنبط کرنا ہر شخص کا کام نہیں ہے، جب تک اسلامی علوم میں بصیرت اور پختگی حاصل نہ ہو اس وقت تک قرآن کریم سے یہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا، یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کی مادری زبان اگرچہ عربی تھی، اور عربی سمجھنے کے لیے انہیں کہیں تعلیم حاصل کرنے کی ضرورت نہیں تھی، لیکن وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرنے میں طویل مدتیں صرف کرتے تھے، علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے امام عبدالرحمن سلمیٰؒ سے نقل کیا ہے کہ جن حضرات صحابہؓ نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم کی باقاعدہ تعلیم حاصل کی ہے، مثلاً حضرت عثمان بن عفانؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ وغیرہ انہوں نے ہمیں بتایا کہ جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم کی دس آیتیں سیکھتے تو اس وقت تک آگے نہیں بڑھتے تھے جب تک ان آیتوں کے متعلق تمام علمی اور عملی باتوں کا احاطہ نہ کر لیتے، وہ فرماتے تھے کہ:

”فَتَعَلَّمْنَا الْقُرْآنَ وَالْعِلْمَ وَالْعَمَلَ جَمِيعًا“.

ترجمہ: ”ہم نے قرآن اور علم و عمل ساتھ ساتھ سیکھا ہے۔“

چنانچہ موطا امام مالکؒ میں روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے صرف سورۃ بقرہ یاد کرنے میں پورے آٹھ سال صرف کئے، اور مسند احمدؒ میں حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے جو شخص سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران پڑھ لیتا، ہماری نگاہوں میں اس کا مرتبہ بہت بلند ہو جاتا تھا۔

غور کرنے کی بات یہ ہے کہ یہ حضرات صحابہؓ کی مادری زبان عربی تھی، جو عربی شعروادب میں مہارت رکھتے تھے، اور جن کو لمبے لمبے قصیدے معمولی توجہ سے ازبر یاد ہو جایا کرتے تھے، انہیں قرآن کریم حفظ کرنے اور اس کے معانی سمجھنے کے لیے اتنی طویل مدت کی کیا ضرورت تھی، کہ آٹھ آٹھ سال صرف ایک سورت پڑھنے میں خرچ ہو جائیں؟ اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ قرآن کریم اور اس کے علوم کو سیکھنے کے لیے صرف عربی زبان کی مہارت کافی نہیں تھی، بلکہ اس کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور تعلیم سے فائدہ اٹھانا ضروری تھا، ظاہر ہے کہ جب صحابہ کرامؓ کو عربی زبان کی مہارت اور نزول وحی کا براہ راست مشاہدہ کرنے کے باوجود ”عالم قرآن“ بننے کے لیے باقاعدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلیم حاصل کرنے کی ضرورت تھی تو نزول قرآن کے سینکڑوں سال بعد عربی کی معمولی شد بد پیدا کر کے یا صرف ترجمہ دیکھ کر مفسر قرآن بننے کا دعویٰ کتنی بڑی جسارت اور علم دین کے ساتھ کیسا فسوس ناک مذاق ہے، ایسے لوگوں کو جو اس جسارت کا ارتکاب کرتے ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد اچھی طرح یاد رکھنا چاہیے کہ:

”مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَنْبِئْهُ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ“.

ترجمہ: جو شخص قرآن کے معاملے میں علم کے بغیر کوئی بات کہے تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

آخر میں صحیح بخاری (کتاب التفسیر) سے ایک واقعہ نقل کیا جاتا ہے، جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن کریم سے اللہ تعالیٰ کی مراد سمجھنے کے لیے صرف عربی کا جاننا کافی نہیں، بلکہ معلم اور استاذ کا ہونا ضروری ہے۔

حضرت عدی بن حاتمؓ جلیل القدر صحابی رسول ہیں، ابتدائے اسلام میں یہ حکم تھا کہ روزہ افطار کر کے پھر رات بھر کھانے کی اجازت نہیں تھی، گویا سحری نہیں کھاتے تھے، بلکہ رات اور دن کا بھی روزہ بس ایک دفعہ کھانا پینا تھا، ظاہر ہے کہ یہ لوگوں پر بھاری گزرا، تحمل نہیں ہوسکا، برداشت سے باہر ہو گیا، تو حق تعالیٰ نے تخفیف فرمائی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ضعف کو دیکھ لیا ہے، اب نیا حکم ہے:

﴿كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ (البقرة: ۱۸۷)

الفجر ﴿البقرة: ۱۸۷﴾

ترجمہ: ”کالا ڈورا سفید ڈورے سے ممتاز نہ ہو جائے اس وقت تک کھاتے پیتے رہو۔“

حضرت عدی بن حاتمؓ دو ڈورے لیتے ایک کالا اور ایک سفید اور تکیہ کے نیچے رکھ لیا کرتے اور ان کو دیکھتے رہتے تھے، جب تک اندھیرا رہتا کھاتے پیتے رہتے، حالانکہ صبح صادق ہوئے تیس منٹ گزر چکے ہوتے، صبح صادق کے بعد کچھ نہ کچھ تاریکی رہتی ہے، کچھ اندھیرا ہوتا تھا، کالے اور سفید ڈورے میں تمیز نہیں ہوتا تھا، تکیہ اٹھایا دیکھ لیا ابھی دونوں میں تمیز نہیں، بس کھا رہے ہیں حالانکہ صبح صادق ہو چکی ہوتی، یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو فرمایا کہ اے عدی! تم کیا کرتے ہو، عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالیٰ نے فرمادیا ہے:

﴿كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ (البقرة: ۱۸۷)

الفجر ﴿البقرة: ۱۸۷﴾

ترجمہ: ”کالا ڈورا سفید ڈورے سے ممتاز نہ ہو جائے، اس وقت تک کھاتے پیتے رہو۔“

تو میں نے دو ڈورے تکیے کے نیچے رکھ لیے ہیں، اور ان کو دیکھتا رہتا ہوں فرمایا ”إِنَّ
 وَسَادَتَكَ تَعْرِیضٌ“ تیرا تکیہ بڑا لمبا چوڑا ہے کہ رات دن دونوں اس کے اندر سما گئے، بندہ خدا
 ”خَيْطِ أَبْيَضٍ“ سے مراد صبح صادق کی سفیدی اور ”خَيْطِ أَسْوَدٍ“ سے مراد رات کی تاریکی ہے، یہ
 روئی کا ڈورا مراد نہیں ہے تو لغت کے لحاظ سے حضرت عدی ابن حاتم غلط نہیں سمجھے تھے، لغت تو
 ”خَيْطِ“ روئی کے دھاگے کو کہتے ہیں، لغت کے لحاظ سے صحیح سمجھے اور عمل بھی صحیح کیا، مگر حق تعالیٰ کی وہ
 مراد نہیں تھی اس سے مراد رات اور دن ہیں، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مراد بتلائی تب ان کے
 روزے صحیح سمجھے گئے۔



۵ قرآن کریم کے وہ کون کون سے مضامین جن کو علمائے راہین کے سواہر عربی زبان کا ماہر نہیں سمجھ سکتا ہے؟
پہلے نمبر و درج ذیل امور ذہن میں بٹھائیں:

- ۱ اپنے سبق کا بغور مطالعہ فرمائیں۔
 - ۲ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے استاذ اور شیخ و مربی خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
 - ۳ صحابہ کرام میں جو ذوق اور فکر پیدا ہوئی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت و تربیت مبارکہ کا فیض تھا۔
 - ۴ حضرات صحابہ کرامؓ اور ان کے شاگرد حضرات تابعین، اسلاف بزرگان دین، حضرت ائمہ اربعہ (حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، حضرت امام مالک، حضرت امام شافعی، حضرت امام احمد بن حنبل) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کا راستہ صراط مستقیم ہے اور ان کے راستے سے ہٹ جانا گمراہی کا راستہ ہے۔
- ان امور کے ذہن نشین کرنے کے بعد درج ذیل جملوں میں غور کر کے متعلقہ خانہ میں (✓) کے نشان سے وضاحت کریں۔

جملے	صراط مستقیم	گمراہی کا راستہ
۱ حضرات صحابہ کرامؓ اور اسلاف امت کے راستے کو موجودہ دور میں بیکار سمجھنے والا		
۲ مستند علمائے کرام سے برسوں کی محنت کے بعد قرآن کا علم حاصل کرنے والا		
۳ قرآن کریم کا مطلب بتلانے میں ڈرنے اور از حد احتیاط کرنے والا		
۴ حضرات صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چلنے کی دعوت دینے والا		
ترجمہ قرآن دیکھ کر یا سن کر مہینوں میں قرآن کریم کا ماہر بننے کا دعویٰ کرنے والا		
۵ اپنے درس قرآن و محافل میں آزادی اور بے خودی پیدا کرنے والا		
۶ حضرات صحابہ کرام یا امت مسلمہ کے اجماعی اور اتفاقی مسکوں میں نئے نئے راستے پیدا کرنے والا		
۷ بڑے بڑے ائمہ تفسیر امام ابن کثیر، امام رازی، امام قرطبی، امام آلوسی، امام تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کی تفاسیر کا اتباع کرنے والا		

سوال نمبر ۳ آپ حضرات کے درس کا حصہ ہے کہ آپ یہ خاص باتیں اپنے اہل و عیال (خاص طور سے اپنے سمجھدار بیٹوں اور بیٹیوں) کو سمجھائیں تاکہ وہ آئندہ فتنوں سے محفوظ رہ کر اپنی متاع ایمان کی حفاظت کر سکیں درج ذیل رشتوں میں سے صرف انہی سے متعلقہ خانوں میں (۷) کا نشان لگائیں جن کو آپ نے اپنے سبق کی خاص باتیں سمجھا کر فریضہ تبلیغ اور خدمت قرآن کی ادنیٰ کوشش کی ہے۔

<input type="checkbox"/>	والدہ	۲	<input type="checkbox"/>	والد	۱
<input type="checkbox"/>	بیٹا	۴	<input type="checkbox"/>	اہلیہ	۳
<input type="checkbox"/>	بھائی	۶	<input type="checkbox"/>	بیٹی	۵
<input type="checkbox"/>	پوتا	۸	<input type="checkbox"/>	بہن	۷
<input type="checkbox"/>	نواسہ	۱۰	<input type="checkbox"/>	پوتی	۹
<input type="checkbox"/>	دوست	۱۲	<input type="checkbox"/>	نواسی	۱۱

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (266) پر



سبق نمبر ۲۸

تفسیر قرآن میں گمراہی کے اسباب

تفسیر قرآن کے سلسلے میں سب سے بنیادی اور بڑی گمراہی یعنی اپنی رائے سے تفسیر کرنے کے بارے میں توفیق الہی سے سبق میں گفتگو کی تھی۔ آج کے سبق میں مزید ان دو اہم اسباب کی نشاندہی کرنا مقصود ہے جن میں قرآن کریم کی حق تلفی بھی ہوتی ہے اور انسان اس سے گمراہ بھی ہو جاتا ہے، وہ دو سبب یہ ہیں۔

۱ قرآن کریم کو اپنے نظریات کے تابع بنانا۔

۲ زمانے کے انکار سے مرعوبیت۔ ان دونوں اسباب کی تفصیل اپنے استاد شیخ الاسلام مولانا مفتی تقی عثمانی مدظلہ کے الفاظ میں بعینہ پیش کی جاتی ہے۔

قرآن کریم کو اپنے نظریات کے تابع بنانا

تفسیر قرآن کے سلسلے میں ایک عظیم گمراہی یہ ہے کہ انسان اپنے ذہن میں پہلے سے کچھ نظریات متعین کر لے، اور پھر قرآن کریم کو ان نظریات کے تابع بنانے کی فکر کرے، جیسا کہ علامہ ابن تیمیہ نے نشاندہی فرمائی ہے کہ قدیم زمانے سے باطل فرقوں، ظاہر پرستوں، اور اپنے وقت کے فلسفے سے مرعوب لوگوں نے تفسیر قرآن میں یہی گمراہ کن طریقہ اختیار کیا ہے، اور الفاظ قرآنی کو توڑ موڑ کر اپنے نظریات کے مطابق بنانے کی کوشش کی ہے، حالانکہ یہ طرز عمل دنیا کے کسی بھی معاملہ میں

حق و انصاف کے مطابق نہیں ہے، خاص طور سے قرآن کریم کے بارے میں یہ طریق کار اختیار کرنا اتنا بڑا ظلم ہے، کہ اس کے برابر کوئی ظلم نہیں ہو سکتا، قرآن کریم نے جگہ جگہ اپنے آپ کو ”ہدایت“ کی کتاب قرار دیا ہے، ”ہدایت“ کے معنی یہ ہیں کہ ”جس شخص کو منزل کا راستہ معلوم نہ ہو اسے راستہ دکھلانا“ لہذا قرآن کریم سے ”ہدایت“ حاصل کرنے کے لیے ناگزیر ہے، کہ انسان اپنے آپ کو اس شخص کی طرح خالی الذہن رکھے جسے اپنی منزل کا پتہ معلوم نہ ہو، اس کے بعد دل میں یہ اعتقاد پیدا کرے کہ قرآن کریم جو راستہ بتائے گا وہی میرے لئے صلاح و فلاح کا موجب ہوگا، خواہ اسے میری محدود عقل قبول کرے یا نہ کرے، اگر میری عقل ایسی ہی قابل اعتماد تھی کہ میں اس کے زور پر سب کچھ معلوم کر سکتا تھا تو پھر قرآن کریم کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ اس اعتقاد کے ساتھ جب انسان قرآن کریم کی طرف رجوع کرے گا، اور ان آداب و شرائط کو ملحوظ رکھے گا جو قرآن کریم سے ہدایت حاصل کرنے کے لیے ضروری ہیں تو اسے بلاشبہ ہدایت حاصل ہوگی اور وہ منزلِ مراد کو پالے گا، اس کے برعکس اگر کسی شخص نے محض اپنی عقل کی بنیاد پر کچھ مخصوص نظریات اپنے ذہن میں بٹھائے، اور پھر قرآن کریم کو ان مخصوص نظریات کی عینک سے پڑھنا شروع کیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ کی اس مقدس کتاب کو ہدایت حاصل کرنے کے لیے نہیں، بلکہ محض اپنے عقلی نظریات کی تائید حاصل کرنے کے لیے پڑھ رہا ہے، ظاہر ہے کہ جو شخص اپنی عقل پر اتنا بھروسہ کرتا ہو اور اپنی عقل کو قرآن کا خادم نہیں، بلکہ (معاذ اللہ) قرآن کو اپنی عقل اور خواہشات کا خادم بنانا چاہتا ہو تو قرآن کریم اسے ہدایت کی روشنی عطا کرنے سے بے نیاز ہے، ایسا شخص اللہ تعالیٰ کی صحیح مراد تک پہنچنے کے بجائے اپنی گمراہی کی دلدل میں پھنستا چلا جاتا ہے، اور اسے ہدایت کی توفیق نہیں ہوتی، ایسے ہی لوگوں کے بارے میں قرآن کریم نے فرمایا ہے:

﴿يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا﴾ (البقرة: ۲۶)

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ اس (قرآن) کے ذریعے بہت سوں کو گمراہ کرتا ہے، اور بہت سوں کو ہدایت بخشتا ہے۔“

لہذا قرآن کریم سے ہدایت حاصل کرنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ اپنے ذہن کو دوسرے نظریات سے خالی کر کے ایک طالبِ حق کی طرح قرآن کریم کی طرف رجوع کیا جائے، اور اس کی مراد سمجھنے کے لئے جن علوم کی ضرورت ہے، ان کو حاصل کر کے اس کی تفسیر معلوم کی جائے، اور اس سے جو کچھ ثابت ہو اس پر ایک سچے مومن کی طرح ایمان رکھا جائے، اور جو شخص اتنی استطاعت نہ رکھتا ہو، یا اسے اپنے ذہن پر یہ اعتماد نہ ہو اس کے لیے سیدھا راستہ یہ ہے کہ وہ خود ”تفسیر قرآن“ کی وادی میں قدم رکھنے کے بجائے ان لوگوں کی تفسیر پر بھروسہ کرے، جنہوں نے اپنی عمریں اسی کام میں صرف کی ہیں، اور جن کی علمی بصیرت اور لٹہیت و خدا ترسی پر اسے زیادہ اعتماد ہو۔

زمانے کے افکار سے مرعوبیت

تفسیر قرآن کے سلسلے میں تیسری گمراہی یہ ہے کہ انسان اپنے وقت کے فلسفیانہ اور عقلی نظریات سے ذہنی طور پر مرعوب ہو کر قرآن کریم کی طرف رجوع کرے، اور تفسیر قرآن کے معاملے میں ان نظریات کو حق و باطل کا معیار قرار دے دے، یہ گمراہی دراصل دوسری گمراہی کے ذیل میں خود بخود آ جاتی ہے، لیکن چونکہ ہمارے زمانے میں مغربی افکار سے مرعوبیت نے خاص طور سے بڑی قیامت ڈھائی ہے اس لئے یہاں اس گمراہی کو مستقل طور سے ذکر کیا جا رہا ہے۔

تاریخ اسلام کے ہر دور میں ایسے افراد کی ایک جماعت موجود رہی ہے جو قرآن و سنت کے علوم میں پختگی پیدا کئے بغیر اپنے زمانے کے فلسفے کی طرف متوجہ ہوئے، اور وہ فلسفہ انکے ذہنوں پر اس طرح مسلط ہو گیا کہ وہ اس کے بتائے ہوئے فکر و نظر کے دائروں سے باہر نکلنے کی صلاحیت سے ہی محروم ہو گئے، اس کے بعد جب انہوں نے قرآن کریم کی طرف رجوع کیا، اور اس کی بہت سی

باتیں انہیں اپنے آئیڈیل فلسفے کے خلاف محسوس ہوئیں تو انہوں نے اس فلسفے کو جھٹلانے کے بجائے قرآن کریم میں تحریف و ترمیم شروع کر دی، اور اس کے الفاظ کو کھینچ تان کر اپنے فلسفیانہ افکار کے مطابق بنانا شروع کر دیا۔

جب مسلمانوں میں یونانی فلسفے کا چرچا ہوا، اور لوگوں نے قرآن و سنت کے علوم میں پختگی پیدا کئے بغیر اس فلسفے کو حاصل کرنا شروع کیا، تو یہی فتنہ پیش آیا، اور بعض لوگ جو یونانی فلسفے سے بری طرح مرعوب ہو گئے تھے، قرآن کریم کو توڑ موڑ کر اس فلسفے کے مطابق بنانے کی کوشش میں لگ گئے، ان میں بہت سے لوگ مخلص بھی تھے، اور سچے دل سے یہ سمجھتے تھے کہ یونانی فلسفہ ناقابل تردید ہے، اور قرآن و سنت کی متواتر تفسیر اس کے لائے ہوئے فکری سیلاب کا مقابلہ نہیں کر سکے گی، اس لئے اس تفسیر کو بدل کر قرآن و سنت کی ایسی تشریح کرنی چاہیے جو یونانی فلسفے کے مطابق ہو، لیکن درحقیقت یہ قرآن و سنت اور اسلام کے ساتھ ایک نادان دوستی تھی، جس نے اسلام کی کوئی خدمت کرنے کے بجائے مسلمانوں میں نظریاتی انتشار برپا کیا، اور معتزلہ اور جہمیہ جیسے بہت سے نئے فرقے پیدا کر دیئے، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ پختہ کار علمائے دین جنہیں قرآن و سنت کے علوم میں رسوخ حاصل تھا، اور جو قرآن و سنت کے مقابلے میں وقت کے کسی چلے ہوئے نظام فکر سے مرعوب نہیں تھے، ان کی ایک بڑی جماعت کو دوسرے کام چھوڑ کر ایسے لوگوں کی تردید میں مصروف ہو جانا پڑا اور انہوں نے یونانی فلسفے کی فکری غلطیوں کی نشان دہی کر کے ایسے لوگوں کی مدلل اور مفصل تردید کی جو اس فلسفے کے اثر سے قرآن و سنت میں معنوی تحریف کے مرتکب ہوئے تھے، غرض ایک عرصے تک فکری مباحث اور تصنیف و مناظرہ کا بازار گرم رہا، اور فریقین کی طرف سے اپنے اپنے موقف کی تائید میں پورے کتب خانے تیار ہو گئے۔

پختہ کار علماء دین کا موقف یہ تھا کہ قرآن کریم کسی انسان کی نہیں اس خالق کائنات کی کتاب

ہے جو اس دنیا اور اس میں ہونے والے واقعات کی رتی رتی سے باخبر ہے، اور اس دنیا کے بدلتے ہوئے حالات سے اس سے زیادہ کوئی باخبر نہیں ہو سکتا، لہذا قرآن کریم کی تعلیمات اور اس کے بیان کردہ حقائق سدا بہار اور ناقابل ترمیم ہیں، جن احکام اور قوانین اور نظریات پر زمانے کی تبدیلی اثر انداز ہو سکتی تھی، ان کے بارے میں قرآن کریم نے خود کوئی معین بات کہنے کے بجائے ایسے جامع اصول بیان فرمادیئے ہیں جو ہر تبدیلی کے موقع پر کام آسکیں، اور ان کی روشنی میں ہر بدلے ہوئے ماحول میں رہنمائی حاصل کی جاسکے، لیکن جو باتیں قرآن کریم نے وضاحت کے ساتھ بیان فرمادی ہیں یا جن کی واضح تفسیر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، وہ زمانے کی تبدیلی سے بدلنے والی باتیں نہیں ہیں۔

فلسفہ اور سائنس کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے، کہ اس کے وہ بیشتر نظریات جو قطعی مشاہدہ پر مبنی نہیں ہیں، مختلف زمانوں میں بدلتے رہتے ہیں، اور جس زمانے میں جو نظریہ رائج رہا وہ لوگوں کے ذہن و فکر پر اس بری طرح چھا گیا کہ لوگ اس کے خلاف کوئی بات سننے کے لیے تیار نہ رہے، لیکن جب زمانے کے کسی انقلاب نے اس نظریے کی کاپی پلٹی تو وہی نظریہ اتنا بدنام ہوا کہ اس کو منہ سے نکالنا بھی دقیانوسیت کی علامت بن گیا، اب اس کی جگہ کسی نئے نظریے نے ذہنوں پر اپنا سکہ بٹھایا، اور اس کی گھن گرج نے ہر مخالف رائے کا گلا گھونٹ دیا، پھر ایک عرصہ گزرنے پر یہ نیا نظریہ بھی اپنی آن بان کھو بیٹھا، اور کسی تیسرے نظریے نے اس کی جگہ لے لی، فکر انسان کی تاریخ میں ہمیشہ یہی ہوتا آیا ہے اور جب تک حقیقت کی پیاس انسان کو قطعی مشاہدے تک نہیں پہنچا دیتی اس وقت تک یہی ہوتا رہے گا، اس کے برخلاف قرآن کریم نے جن حقائق کی طرف واضح رہنمائی عطا کی ہے، وہ چونکہ ایک ایسی ذات کے بیان کئے ہوئے ہیں جس کے سامنے یہ پوری کائنات اور اس میں ہونے والے حوادث ہاتھ کی ہتھیلی سے زیادہ واضح اور بے غبار ہیں، اس لئے فکر اور فلسفے کی اس آنکھ مچولی کو

اس کے مقابلے میں پیش نہیں کیا جاسکتا، آپ زمانے کے جس نظریہ سے مرعوب ہو کر قرآن کریم کو اس کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کریں گے، ہو سکتا ہے کہ وہی نظریہ عہد جہالت کی یادگار ثابت ہو، اور آپ اسے زبان پر لاتے ہوئے بھی شرمانے لگیں۔

راسخ العقیدہ اہل علم کا یہ طرز فکر تجربے سے بالکل سچا ثابت ہوا، آج فلسفہ اور سائنس کی ترقیات نے یونانی فلسفے کی دھجیاں بکھیر دی ہیں اور اس کے نہ صرف بہت سے طبعی، عنصری اور فلکیاتی نظریات غلط قرار پائے، بلکہ ان کی بنیاد پر مابعد الطبعی (Metaphysical) نظریات کی جو عمارت اٹھائی گئی تھی، وہ بھی زمین بوس ہو چکی ہے، جن لوگوں نے یونانی فلسفے کی چمک دمک سے خیرہ ہو کر قرآن و سنت کو موم کی ناک بنایا تھا، آج اگر وہ زندہ ہوتے تو یقیناً ان کی ندامت و شرمندگی کی کوئی انتہا نہ رہتی۔

لیکن حیرت ہے کہ سطح پرستوں کا ایک گروہ تاریخ سے کوئی سبق لینے کے بجائے مغربی افکار سے متاثر و مرعوب ہو کر قرآن و سنت کی ایسی تفسیر گھڑنے کی فکر میں ہے جو مغرب کے چلے ہوئے نظریات پر فٹ ہو سکے، یہ گروہ تفسیر کے تمام معقول اور معروف اصولوں کو توڑ کر صرف ایک اصول کی بنیاد پر قرآن کریم کے ساتھ مشق ستم میں مصروف ہے، اور وہ اصول یہ ہے کہ اللہ کے اس کلام کو کسی نہ کسی طرح کھینچ تان کر مغربی افکار کے مطابق بنا دیا جائے، یہ لوگ کبھی سوچنے کے لیے تیار نہیں ہوتے کہ جس کلام پر وہ تاویل و تحریف کی مشق کر رہے ہیں وہ کس کا کلام ہے؟ جن نظریات کی خاطر وہ خدا کے کلام میں کھینچ تان کر رہے ہیں، وہ کتنے پائیدار ہیں؟ اور جب فکر انسانی کا قافلہ ان نظریات کو روند کر آگے بڑھے گا تو اس قسم کی تفسیروں اور تشریحات کا حشر کیا ہوگا؟



عَمَلِ مَشَقِّ

سوال نمبر ۱

صحیح اور غلط جملوں کی متعلقہ خانوں میں نشاندہی کریں

غلط

صحیح

۱ قرآن کریم کے ذریعے بعضوں کو ہدایت ہوتی ہے اور بعض اس کے ذریعے

۲ گمراہ ہو جاتے ہیں۔

۳ قرآن کریم کی تعلیمات کو اپنے نظریات کے تابع بنانے کی گنجائش ہے۔

۴ اپنے زمانہ کے افکار سے مرعوب ہو کر قرآن کو بدلنا اس میں انحراف ہے۔

۵ قرآنی حقائق سائنسی انکشافات کے تابع نہیں ہیں۔

سائنسی نظریات اور تحقیقات ہر زمانے میں بدلتی رہتے ہیں۔

سوال نمبر ۲ درج ذیل سوالات کے جوابات زبانی دیجیے۔

۱ اپنی رائے سے تفسیر کرنا کیوں حرام ہے؟

۲ کیا اپنی رائے سے تفسیر کرنا قرآن کریم میں ”تحریف“ کرنے میں شامل ہے؟

۳ کیا قرآن کریم کا مطالعہ اپنے مخصوص نظریات کی روشنی میں کرنا چاہیے یا خالی الذہن ہو کر؟

۴ کیا اہل مغرب کے اعتراضات پر قرآن کریم کے معنی و تفسیر میں تبدیلی کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ وہ لوگ

اعتراض نہ کر سکیں؟

۵ یہ بات کہاں تک درست ہے کہ ہماری خواہشات، ہماری عقل، ہماری تحقیقات، تجربات، سائنسی نظریات،

سب قرآن حکیم کے تابع ہونے چاہئیں؟

۶ کون کون سے لوگ قرآن کریم سے ہدایت پاتے اور کون سے گمراہ ہو جاتے ہیں؟

۷ تفسیر قرآن کے سلسلے میں اس راستے کی نشاندہی کریں جس پر چل کر ہم آخرت کی زندگی کو تباہی سے

بچا سکیں؟

۸ قرآن کریم سے ہدایت اور نور حاصل ہو جانے کی کیا علامات ہیں؟

سوال نمبر ۳ آپ حضرات کے درس کا حصہ ہے کہ آپ یہ خاص باتیں اپنے اہل و عیال (خاص طور سے اپنے بھجھدار بیٹوں اور بیٹیوں) کو سمجھائیں تاکہ وہ آئندہ فتنوں سے محفوظ رہ کر اپنی متاعِ ایمان کی حفاظت کر سکیں درج ذیل رشتوں میں سے صرف انہی سے متعلقہ خانوں میں (✓) کا نشان لگائیں جن کو آپ نے اپنے سبق کی خاص باتیں سمجھا کر فریضہ تبلیغ اور خدمت قرآن کی ادنیٰ کوشش کی ہے۔

<input type="checkbox"/>	۱	والد
<input type="checkbox"/>	۲	والدہ
<input type="checkbox"/>	۳	اہلیہ
<input type="checkbox"/>	۴	بیٹا
<input type="checkbox"/>	۵	بیٹی
<input type="checkbox"/>	۶	بھائی
<input type="checkbox"/>	۷	بھین
<input type="checkbox"/>	۸	پوتا
<input type="checkbox"/>	۹	پوتی
<input type="checkbox"/>	۱۰	نواسہ
<input type="checkbox"/>	۱۱	نواسی
<input type="checkbox"/>	۱۲	دوست

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (266) پر



سبق نمبر ۲۹

قرآنِ کریم کے نام پر فتنوں کی ترویج

حضرت ابو قلابہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

”عَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ وَقَبْضُهُ أَنْ يَذْهَبَ بِأَصْحَابِهِ وَعَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي مَتَى يُفْتَقَرُ إِلَيْهِ أَوْ يَفْتَقَرُ إِلَى مَا عِنْدَهُ وَإِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ أَقْوَامًا يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ يَدْعُونَكُمْ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَقَدْ نَبَذُوهُ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ فَعَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّبَدُّعَ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّنَطُّعَ وَالتَّعْتِيقَ“.

(سنن دارمی، باب من هاب الفتيا وكره التنطع والتبدع، حديث نمبر ۱۴۵)

ترجمہ: ”علم کے اٹھ جانے سے پہلے ہی علم حاصل کر لو، علم کا اٹھ جانا یہ ہے کہ اہل علم رخصت ہو جائیں، خوب مضبوطی سے علم حاصل کرو، تمہیں کیا خبر کہ کب دوسروں کو اس کے علم کی ضرورت پیش آجائے، یا کب خود اسے علم کی ضرورت پیش آجائے، عنقریب تم ایسے لوگوں کو پاؤ گے جن کا یہ خیال ہوگا کہ وہ تمہیں قرآن کی دعوت دیتے ہیں، حالانکہ انہوں نے اللہ کی کتاب کو پس پشت ڈال دیا ہوگا، اس لیے علم پر مضبوطی سے قائم رہو، اور نئی بدعتوں اور مبالغہ آرائیوں اور بے فائدہ غور و خوض سے بچو، اور تم پر لازم ہے کہ (سلف صالحین کے) پرانے راستے

پر قائم رہو۔“

اس روایت سے ہدایت کی بہت سی نئی باتیں معلوم ہوئیں:

- ۱ وہ حقیقی علم جس کے ذریعے بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتا ہے، وہ اہل علم کی صحبت (Company) سے حاصل ہوتا ہے، اور اہل علم کی وفات کے بعد صحیح علم بھی ختم ہو جائے گا۔
- ۲ عنقریب ایسے لوگ ظاہر ہونگے جو لوگوں کو قرآن کی دعوت دے رہے ہونگے، حالانکہ قرآن کریم کی تعلیمات کو خود پس پشت ڈال چکے ہونگے۔
- ۳ اگر علم میں گہرائی اور مضبوطی پیدا نہ کی تو ان فتنوں سے بچنا دشوار ہوگا۔
- ۴ نئے نئے افکار اور خیالات اور نئی روشن خیالی (جو درحقیقت باطن کی تاریکی ہے) اور نئے فلسفوں سے اپنے آپ کو دور رکھ کر اپنے دین اور ایمان کی حفاظت ضروری ہے۔
- ۵ ایسے پر فتن حالات میں اپنے، اپنے اہل و عیال اور اپنے اعضاء و احباب کے دین و ایمان کی حفاظت کے لیے ضروری ہے کہ سلف صالحین (پرانے اکابرین امت) کے راستوں پر چلتے رہیں۔

حضرت عمر بن اشج سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”إِنَّهُ سَيَأْتِي نَاسٌ يُجَادِلُونَكُمْ بِشُبُهَاتِ الْقُرْآنِ فَخُذُوهُمْ بِالسُّنَنِ فَإِنَّ أَصْحَابَ السُّنَنِ أَعْلَمُ بِكِتَابِ اللَّهِ“.

(سنن دارمی، باب التورع عن الجواب فيما ليس فيه الكتاب ولا سنه، حديث نمبر ۱۲۱)

ترجمہ: ”عنقریب ایسے لوگ پیدا ہونگے، جو قرآن کریم کی غلط تعبیر و تشریح سے دین میں شبہات پیدا کر کے تمہارے ساتھ بحث کریں گے۔ انہیں سنتوں سے پکڑو، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے واقف حضرات اللہ تعالیٰ کی کتاب کے صحیح مفہوم کو خوب جانتے ہیں۔“

اس روایت سے چند امور معلوم ہوئے:

① ایسے لوگ پیدا ہونگے، جو قرآنی آیات پڑھ پڑھ کر نئے نئے فلسفے اور نئے احکام رائج کرنے کی کوشش کریں گے، اور اپنی دلیل پھر قرآن سے بیان کریں گے، یہ محض ان کے اپنے ذہن کی اختراع ہوگی، کیونکہ قرآن کی اصلی تعلیم اس کے برعکس ہوگی۔

② قرآن کریم کی اصلی مراد پہچاننے کے لیے احادیث مبارکہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کا علم ضروری ہے۔

③ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کا انکار ہوگا، مگر اس کا لیبل (Lable) قرآن کریم کی طرف دعوت ہوگا۔

④ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ میں بیان کردہ حلال و حرام کی وہی حیثیت ہے۔ جو کہ قرآن کریم میں حلال و حرام کی حیثیت ہے۔

⑤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کا انکار کر دیا جائے تو قرآن کریم کا انکار ہو جاتا ہے، اس لیے کہ:

① قرآن کریم کا قرآن ہونا ہمیں احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا ہے۔

② ان تمام آیات کا انکار ہو جاتا ہے، جن میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کی قیامت تک آنے والے انسانوں کو دعوت دی ہے۔

③ اللہ تعالیٰ کی طرف (معاذ اللہ) نقص اور عیب اور جھوٹ کی نسبت لازم آتی ہے، کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیا، آپ کے اسوۂ حسنہ کو نمونہ عمل بنایا، اور آپ کے بارے میں فرمایا کہ وہ کچھ بھی اپنی خواہش سے نہیں بولتے، بلکہ اللہ تعالیٰ کی مرضی سے بولتے ہیں، مگر

خود اللہ تعالیٰ نے آپ کی سنتوں اور احادیث کی حفاظت کا کوئی انتظام نہیں کیا..... (معاذ اللہ)
 حالانکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس چیز کا حکم دیتے ہیں، جس پر عمل کرنا ممکن ہوتا ہے۔
 حضرت مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ارشاد فرمایا:

”آگاہ ہو جاؤ مجھے جس طرح قرآن مجید عطا کیا گیا ہے، اسی کی مثل

احادیث عطا کی گئی ہیں۔“

آگاہ ہو جاؤ عنقریب ایک پیٹ بھرا شخص (تکبر سے) گاؤ تک یہ پرٹیک لگائے ہوئے لوگوں
 سے کہے گا، تم اس قرآن کریم کو مضبوطی سے تھام لو، جو کچھ قرآن میں حلال پاؤ اس کو حلال سمجھو، اور جو
 کچھ قرآن کریم میں حرام پاؤ اس کو حرام سمجھو،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امت کے افراد کو سمجھاتے ہیں کہ ان کے اس پرکشش،
 مرغوب، اور نام نہاد قرآنی گروہ کی طرف توجہ نہ کرنا اس لیے کہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
 سنت اور احادیث کا انکار ہے، چنانچہ فرماتے ہیں بلاشبہ وہ تمام باتیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے حرام کی ہیں، وہ ایسی ہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کی ہیں۔

اس حدیث مبارکہ سے ہدایت کی یہ باتیں معلوم ہوئیں:

① رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کے

انکار کے لیے قرآن کریم کے مقدس نام پر فتنہ اور ایسا گروہ پیدا ہوگا جس کا حقیقی مقصد تو.....

خلاصہ

ذکر کردہ تمام روایات اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں ہمارے اوپر کئی ذمہ داریاں عائد

ہوتی ہیں جن کو بحسن و خوبی نبھانا ہماری سرخروئی کے لیے ضروری ہے:

۱ اپنے اور اپنے اہل و عیال اور خاص طور پر اپنے عزیزوں اور جن کے دین و ایمان اور علم و ادب سکھانے کی ذمہ داری ہمارے کاندھوں پر ہے کہ دین و ایمان کی حفاظت کے لیے مستند علماء کرام اور مستند بزرگان دین کی خدمت و صحبت کے ذریعے دین کا گہرا علم اور ایسی باریک سمجھ حاصل کر لیں کہ ہم شیطان کے جال میں نہ پھنس سکیں، اور ان تمام فتنوں سے بچ سکیں جو ہماری آخرت کی تباہی کا ذریعہ بن سکتے ہوں۔

۲ ایسے دروس (Lecture) اور ایسے لوگوں کی صحبت (Company) سے خود بھی بچیں اور اپنی اولاد کو بھی بچائیں جو دین کے مقدس نام اور قرآن کریم کے درس کے عنوان سے قرآنی تعلیمات کی جڑ کاٹ رہے ہوں۔

۳ اس کی پہچان یہ ہے، کہ قرآن کریم کے درس میں یہ نئی نئی باتیں جو آج تک کسی نے نہ سنی نہ ہونگی بیان کریں گے، اور اپنے درس میں اسلاف (بزرگان دین) (حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین، تابعین، حضرات ائمہ دین، حضرات فقہاء، حضرات محدثین، حضرات صوفیاء کرام) کو کسی خاطر میں نہیں لاتے ہوں گے۔ قرآن و سنت کی پر زور تعلیم یہ ہے، کہ عوام الناس علم مستند اہل علم سے سمجھیں۔ (جیسا کہ آئندہ درس میں تفصیل سے یہ بیان آرہا ہے) اور اپنی رائے سے بچیں، مگر یہ لوگ قرآن کے نام پر لوگوں کو علمائے کرام اور بزرگان دین سے دور کرتے ہیں اور قرآن و سنت کی تعلیمات کے مراکز مقدسہ، مذہبی مقامات، مدارس اسلامیہ سے بدظن کرتے ہیں، اور ہر کس و ناکس کو دعوت دیتے ہیں کہ قرآن و سنت کو خود سمجھیں، اپنے اجتہاد سے اپنے مسئلے خود حل کریں، اس طرح سادہ لوح عوام کو ان کی دنیوی اعلیٰ تعلیم (Graduation) کا حوالہ دیکر ان میں خود پسندی پیدا کرتے ہیں تاکہ وہ اپنے اس تعلیم کے بل بوتے پر قرآن و سنت کو مشق ستم بنا لیں، اور یوں اپنے دین و ایمان کو فتنوں کی نذر کر دیں۔

کیسے ظلم کی بات ہے کہ یہ لوگ حضرات صحابہ کرام اور چودہ سو سال سے چلتے آرہے سلامتی کے راستے، حضرات ائمہ کرام اور بزرگان دین کے نقش قدم سے ہٹا کر اپنے پیروکار بنا چاہتے ہیں اور لوگوں کے دین و ایمان کو خطرے میں ڈال کر اپنی جماعت اور اپنے گروہ کو ترقی دینا چاہتے ہیں، اور چودہ صدیوں سے چلے ہوئے طریقہ میں اختلافات پیدا کر کے امت مسلمہ کو انتشار کی وادی میں دھکیل رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دیں کہ وہ ٹھنڈے دل سے غور کر کے اپنی اس روش سے توبہ کر لیں کیونکہ ان کو اپنا اور گمراہی کے راستے میں اپنے تمام پیروکاروں کا وبال برداشت کرنا پڑے گا۔

”اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ“

اے اللہ! اپنے فضل سے ہمیں تمام ظاہری و باطنی فتنوں سے اپنی پناہ

میں لے لیجئے، اور ہمارے دین و ایمان کی حفاظت فرمائیے۔ آمین۔



عَمَلِ مَشَقِّ

سوال نمبر ۱

چند جملوں میں زبانی جواب دیجیے۔

- ۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے نام پر کس فتنہ کی نشاندہی کی ہے؟
- ۲ آپ اپنے گرد و پیش کے حالات کا جائزہ لے کر بتلائیں کہ کہیں ایسا فتنہ رونما ہوا ہے؟
- ۳ کیا یہ ممکن ہے کہ ”درس قرآن“ کے نام پر قرآن کریم سے دور کیا جا رہا ہو اور اگر ممکن ہے تو کیسے؟
- ۴ کیا احادیث مبارکہ کے بغیر قرآن سمجھ میں آسکتا ہے؟
- ۵ احادیث اور سنت کے انکار سے کون کون سی بڑی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں؟
- ۶ ایسے درس قرآن کے بارے میں آپ کا کیا طرز عمل ہوگا جس میں دھیمے انداز میں اسلاف بزرگان دین سے بدظن کیا جائے؟
- ۷ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن کے نام پر پیدا ہونے والے فتنوں سے بچنے کا کیا طریقہ ارشاد فرمایا؟
- ۸ ہر کس و نا کس کو قرآن و سنت مستند علمائے کرام سے سمجھنے کے بجائے خود سمجھنے کی دعوت قرآن کریم سے دور کرنا ہے یا قریب؟

۹ قرآن کریم کا اللہ تعالیٰ کی کتاب ہونا ہم نے کیسے پہچانا؟

۱۰ کیا حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعلیمات اور ہدایات پر عمل کرنا ضروری ہے اگر ضروری ہے تو کیوں؟

سوال نمبر ۲ بریکٹ میں دیئے گئے درج ذیل امور پر گزشتہ اسباق کی روشنی میں غور کریں اور متعلقہ صحیح خانہ

میں صرف نمبر درج کر کے اپنے ایمانی احساس کا ثبوت دیں۔

- ۱ آخرت کے امور کو عقل کے ترازو پر تولنا
- ۲ حضرات صحابہ کرام کی قدر و منزلت پیدا کرنا
- ۳ کتاب اللہ کے کافی ہونے کا نعرہ لگانا
- ۴ موجودہ روشن خیالی کی تحریک
- ۵ اپنی رائے سے تفسیر کرنا
- ۶ دین کا گہرا علم حاصل کرنا

- ۷ قرآن کے نام پر لوگوں میں آزادی پیدا کرنا
۸ فقہ کا انکار کرنا
۹ چاروں اماموں کی فقہ کو خاطر میں نہ لانا
۱۰ علماء و فقہاء سے لوگوں کو بدظن کرنا
۱۱ ائمہ مجتہدین کے مسائل کو قرآن و سنت کے خلاف قرار دینا
۱۲ عذابِ قبر کا انکار کرنا
۱۳ درس قرآن کے ذریعے خوفِ آخرت پیدا کرنا
۱۴ نئی نئی باتیں گھڑ کر پیش کرنا
۱۵ مستند اسلامی مدارس اور مراکز سے بے زار کرنا

قرآنی تعلیم اور ہدایت	شیطانی چال اور فتنہ

سوال نمبر ۳ صحیح اور غلط جملوں کی متعلقہ خانوں میں نشاندہی کریں۔

غلط صحیح

۱ اپنے دین و ایمان کی حفاظت کی طرح اہل و عیال کے دین و ایمان کی حفاظت کا انتظام

ہماری کوئی ذمہ داری نہیں۔

۲ احادیث مبارکہ کے بغیر قرآن کریم کو سمجھنے کا دعویٰ سراسر دھوکہ اور فریب ہے۔

۳ ”درس قرآن“ کے نام پر محفل میں بغیر تحقیق کے شریک ہونا چاہیے۔

۴ قرآن کریم کا نام استعمال کر کے لوگوں کو قرآن کریم کی روح سے دور کیا جائیگا۔

۵ دین میں امت کے چودہ سو سالہ راستے کو چھوڑ کر اپنے نئے راستے نئے زمانہ کے

مطابق اپنانے ہونگے۔

۶ جدید تعلیم یافتہ طبقہ کو ”علمائے کرام“ اور ”مدارس عربیہ“ اور ”اسلامی مراکز“

کی کوئی ضرورت نہیں۔

غلط

صحیح

۷ زمانے کی ضروریات کے مطابق ہمیں قرآنی تعلیمات کو ڈھالنا چاہیے۔

۸ ایسا درس قرآن جو عاجزی و انکساری اور اسلاف کی اتباع کا داعی ہو ضرور

شریک ہونا چاہیے۔

۹ قرآن و سنت و صحابہ کرام کی پرانی (فرسودہ) تعلیمات اس نئے روشن خیالی کو دور

کرنے کیلئے ناکافی ہیں۔

۱۰ امت مسلمہ کو آنکھیں بند کر کے وقت گزاری کے بجائے گرد و پیش کے فتنوں پر

نظر رکھنا ضروری ہے۔

سوال نمبر ۲ آپ حضرات کے درس کا حصہ ہے کہ آپ یہ خاص باتیں اپنے اہل و عیال (خاص طور سے اپنے سمجھدار بیٹوں اور بیٹیوں) کو سمجھائیں تاکہ وہ آئندہ فتنوں سے محفوظ رہ کر اپنی متاع ایمان کی حفاظت کر سکیں درج ذیل رشتوں میں سے صرف انہی سے متعلقہ خانوں میں (✓) کا نشان لگائیں جن کو آپ نے اپنے سبق کی خاص باتیں سمجھا کر فریضہ تبلیغ اور خدمت قرآن کی ادنیٰ کوشش کی ہے۔

۲ والدہ

۱ والد

۳ بیٹا

۳ اہلیہ

۶ بھائی

۵ بیٹی

۸ پوتا

۷ بہن

۱۰ نواسہ

۹ پوتی

۱۲ دوست

۱۱ نواسی

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (267) پر



سبق نمبر ۳۰

قرآنی استاذ کا تعارف

دنیا کے ہر علم و ہنر میں یہ بات طے شدہ ہے کہ اس علم و ہنر میں کمال حاصل کرنے کے لیے استاذِ کامل ضروری ہے۔ اور اہل حکمت و بصیرت کتاب سے زیادہ ”معلمِ کتاب“ کی اہمیت پر زور دیتے ہیں، چنانچہ ان کا یہ کہنا بالکل صحیح اور سچ ہے کہ استاذ اگر مسلمان ہو تو بائبل کا درس دیتے ہوئے بھی اپنے شاگردوں کو مسلمان بنالے گا اور استاذ اگر عیسائی ہو تو قرآن پڑھاتے ہوئے بھی وہ اپنے شاگردوں کو عیسائی اور ہمنوا بنالے گا۔

آج کے سبق میں ہم احادیث مبارکہ کی روشنی میں اپنے لئے استاذ کا انتخاب کریں اور اپنے مقتدا اور پیشوا کو پہچانیں، اگر ہمارے راہبر اور استاذ میں وہ خرابیاں موجود ہیں جن کی نشاندہی سب سے بڑے معلم اور راہبر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے تو ہم اپنی چوکھٹ تبدیل کرنے اور صحیح اور ایسے استاذ و راہبر کی جستجو میں ذرا تاخیر نہ کریں جو ہمیں اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے راستوں سے بڑی صاف گوئی کے ساتھ باخبر کرے جی ہاں! ایسا استاذ اور راہبر جو ہماری آخرت کی زندگی میں کامیابی کا ذریعہ بنے۔

امام مسلم نے اپنی صحیح مسلم میں مشہور محدث اور فقیہ تابعی امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے

نقل کیا ہے:

”إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ دِينٌ فَاَنْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ“.

(صحیح مسلم، کتاب العلم، باب بیان الاسناد من الدین، ۱۱/۱، قدیمی، و مشکوٰۃ المصابیح، ۱/۳۷)

ترجمہ: ”بے شک یہ علم کی باتیں سراسر دین ہیں لہذا علم حاصل کرنے سے پہلے یہ دیکھ لو، کہ کن لوگوں سے تم دین حاصل کر رہے ہو۔“

جو شخص دوسرے پر دینی اعتبار سے اثر ڈالتا ہے، راہبر اور اپنے پیشوا پر غور کرنے کی بڑے ہی اعلیٰ الفاظ میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

”الْمَرْءُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ إِلَىٰ مَنْ يُخَالِلُهُ“.

(مشکوٰۃ المصابیح، ۲/۴۲۷، و جامع ترمذی و ابوداؤد)

ترجمہ: ”آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، (یعنی جیسا دوست بنائے گا جس کی Company اختیار کرے گا ویسا ہی دین کے اعتبار سے بن جائے گا) لہذا اپنا دوست بنانے سے پہلے دیکھ لے کہ کس کو دوست بنا رہا ہے۔“

اگر کسی بھی راہبر اور پیشوا کے متعلق علماء وقت کچھ فتویٰ دیں یا راہنمائی کریں تو کھلے دل سے تسلیم کرنا چاہیے اس لئے کہ وہ علم کے حقیقی معیار پر تول کر ہدایت کے راستے کی خبر دیتے ہیں۔ صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

”يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَالُونَ كَذَّابُونَ يَأْتُونَكُم مِّنَ الْأَحَادِيثِ بِمَالَمَ

تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَائِكُمْ فَيَأْتِيكُمْ وَإِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّونَكُمْ وَلَا يُفْتِنُونَكُمْ“

(صحیح مسلم: ۱۰/۱، قدیمی)

ترجمہ: ”آخر زمانہ میں بڑے بڑے دھوکہ باز اور بڑے بڑے جھوٹے آئیں

گے جو کہ تمہارے سامنے ایسی احادیث (ایسے مسائل) لائیں گے جو تم نے اور نہ تمہارے آباؤ اجداد نے (پچھلے زمانہ) سنے ہونگے تو ان سے بچ کر رہنا کہ وہ تمہیں گمراہ نہ کریں اور تمہیں فتنہ میں نہ ڈالیں۔“

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے ارشاد فرمایا:

”إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتَّىٰ إِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤْسًا جُهَالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا“.

(صحیح بخاری ۲۰۰۱، و مسلم، کذا فی المشکوٰۃ، ۳۳۰۱، کتاب العلم)

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں (کے دل و دماغ) سے اس کو نکال دے بلکہ علم کو اس طرح اٹھائے گا کہ علماء کو اس دنیا سے اٹھالے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہیگا تو لوگ جاہلوں کو پیشوا بنالیں گے، ان سے مسئلے پوچھے جائیں گے اور وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے لہذا خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔“

اس حدیث سے کئی باتیں معلوم ہوتیں

☆ - علماء کے وجود سے علم کا وجود ہے۔

☆ - علماء کے فوت ہو جانے سے علم فوت ہو جائے گا، اگرچہ کتابیں، لائبریریاں بہت کچھ

ہو سکتی ہیں۔

☆ - جاہلوں کو اپنا پیشوا، مذہبی راہنما بنایا جائیگا۔

☆۔ بغیر علم کے لوگوں کی دینی راہنمائی کی وجہ سے وہ راہبر اور ان کے پیروکار سب ہدایت کے راستے سے ہٹے ہوئے ہونگے۔

ہمارے اوپر واجب ہے کہ ایسے لوگوں سے دور رہیں ورنہ گمراہ ہو جائیں گے، اور فتنہ میں مبتلا ہو جائیں گے، یہاں وہ لوگ غور کریں، جن کی سوچ اور نظر یہ یہ ہوتا ہے کہ بات ہر ایک کی سننی چاہیے تاکہ اس کا نقطہ نظر معلوم ہو سکے، بات سننے میں حرج ہی کیا ہے یہ لوگ سوچیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں سے دور رہنے کی تلقین فرمائی ہے۔

اہم نوٹ:

ہم جس شخص کو اپنا استاذ اور مقتدا بنانا چاہتے ہیں اور جس سے دینی راہنمائی حاصل کرنا چاہتے ہیں اس میں ایک اہم چیز یہ دیکھنے کی ہے وہ ”مستند عالم“ ہے یا نہیں، یعنی یہ دیکھا جائے کہ وہ کسی ایسے ادارے کا فارغ التحصیل ہو جس کے اساتذہ کا سلسلہ سند مختلف و مستند واسطوں سے سیدھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہو۔

امام مسلم نے صحیح مسلم میں عظیم محدث اور فقیہ حضرت عبداللہ بن مبارک کا ارشاد نقل کیا ہے:

”أَلِ اسْنَادُ مِنَ الدِّينِ وَلَوْلَا الْاِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَاءَ مَا شَاءَ“.

(صحیح مسلم، باب بیان الاسناد من الدین، ۱۲/۱، قدیمی)

ترجمہ: ”مستند ہونا دین کے امور میں ہے اگر مستند ہونے کا سلسلہ نہ ہوتا تو ہر

شخص دین کے بارے میں جو کچھ چاہے گا کہے گا۔“

اس بات کی وضاحت کرنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ غیر مسلم یونیورسٹیوں کے اسلامی

مراکز میں اسلام کی تعلیم حاصل کرنے میں یہی استناد کا سلسلہ نہیں پایا جاتا۔ اور یہودی جو بڑے

سازشی اور شروع سے اسلام کے بڑے دشمن ہیں وہ اپنے اداروں میں مذہبی راہنماؤں

(Scholar) کی ایسی تربیت کرتے ہیں جو بعد میں ”خدمت دین“ اور ”خدمت قرآن“ کے نام

سے وہ گھڑتے ہیں جن کا ذکر ہم پچھلے اسباق میں پڑھ چکے ہیں اور نئی نئی باتوں کے ساتھ امت مسلمہ میں انتشار کا ذریعہ بنتے ہیں، ائمہ دین، حضرات علماء اور بزرگان دین سے لوگوں کو بدظن کرتے ہیں۔

حضرت ابراہیم بن عبدالرحمن العذریؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”يَحْمِلُ هَذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلْفٍ عُذُولُهُ يَنْفُونَ عَنْهُ تَحْرِيفَ الْغَالِيْنَ
وَإِنْتِهَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَاوِيلَ الْجَاهِلِيْنَ“.

(البہیقی کذا فی المشکوٰۃ ۱، ۳۶، کتاب العلم)

ترجمہ: ”ہر آنے والی جماعت میں اس کے نیک (اور قابل اعتماد) لوگ (کتاب و سنت کا) علم حاصل کریں گے اور وہی لوگ پھر اس علم کے ذریعے (آیات و احادیث اور مسائل میں) حد سے گزر جانے والوں کی تحریف اور تبدیلیوں کو اور اہل باطل کے جھوٹ اور جاہلوں کی تشریح کو دور کریں گے۔“

اس حدیث مبارک سے فتنوں کے تاریک دور کے لیے ہدایت کی یہ روشنی حاصل ہوتی ہے:

① ہمیشہ ایسے لوگوں کی جماعت باقی رہے گی، جو یکے بعد دیگرے قرآن و سنت کا صحیح علم حاصل کرتے رہتے ہیں جیسا کہ مدارس اسلامیہ میں قرآن و سنت کی حقیقی تعلیم سے روشناس کیا جاتا ہے۔

وہ اپنی دینی خدمات کے مختلف تبلیغی شعبوں میں خدمات انجام دینے کے علاوہ قرآن و سنت کی حقیقی تعلیمات کی پہرہ داری کا فریضہ بھی انجام دیں گے۔ اور تین قسم کے لوگ جو قرآن و سنت کی حقیقی تعلیمات کے منافی تعلیمات دیں گے ان کی اصلاح کریں گے اور لوگوں کو حق کی طرف متوجہ کریں گے۔

- ۲ شریعت کی حدود کو پھلانگ کر اس میں تحریف اور تبدیلیاں کرنے والوں کی نشاندہی کریں گے۔
- ۳ اہل باطل جو دین کے بارے میں جھوٹ بولیں گے یہ ان کے جھوٹ کے پول کھولیں گے۔
- ۴ جاہل لوگ جو قرآن کی غلط تشریحات کریں گے اور ایسے ایسے مسائل اپنی رائے سے خود نکالیں گے جو مسلمہ احکام کے خلاف ہوں گے تو اہل علم کی یہ جماعت ان کی غلط تشریحات کی وضاحت کر کے سادہ لوح انسانوں کو ان کے جال میں پھنسنے سے بچ جائے گی۔



عَمَلِ مَشَقِّ

سوال نمبر ۱

علم کے اعتبار سے درج ذیل سوالات کے جوابات زبانی دیجیے:

- ۱ حدیث میں جھوٹوں کی کیا علامات ذکر کی گئی ہیں؟
- ۲ دنیا سے علم کس طرح ختم ہوگا؟
- ۳ جاہلوں سے مسئلہ پوچھنے اور دینی راہنمائی لینے میں کیا نقصان ہے؟
- ۴ کیا دینی علوم میں مستند ہونا ضروری ہے؟
- ۵ مستند ہونے کا مطلب کیا ہے؟
- ۶ قرآن و سنت کا علم حاصل کرنے کے لیے استاذ میں کون سے اوصاف دیکھنے چاہئیں؟
- ۷ آدمی کا دوست اس کی دینی زندگی پر کچھ اثر ڈالتا ہے؟
- ۸ ہمیں کس قسم کے دوست بنانے چاہئیں؟
- ۹ شریعت کی حدود اور مسائل کی حفاظت کے لیے کیا علماء کی جماعت رہے گی؟
- ۱۰ علماء کرام کی جماعت قرآن و سنت کے سرحدوں پر کس طرح پہرہ دے گی؟

سوال نمبر ۲ آج کے درس کا بغور مطالعہ فرمائیں، اور اس کا خلاصہ اور خاص خاص باتیں اور احادیث نبویہ کو

ذہن میں تازہ کر لیجئے۔ اور پھر اپنے اعزہ میں اس تبلیغ و ترویج کے ذریعے امر بالمعروف کیجئے، اور جن اعزہ کو آپ یہ

تلاچکے ہوں صرف اس سے متعلقہ خانہ میں (✓) کا نشان لگائیے۔

والدہ	<input type="checkbox"/>	والد	<input type="checkbox"/>
بیٹا	<input type="checkbox"/>	اہلیہ	<input type="checkbox"/>
بہن	<input type="checkbox"/>	بیٹی	<input type="checkbox"/>
شوہر (اگر ہو)	<input type="checkbox"/>	بھائی	<input type="checkbox"/>
کلاس فیلو	<input type="checkbox"/>	دوست	<input type="checkbox"/>

سوال نمبر ۳ درج ذیل جملوں میں غور کیجئے اور صحیح یا غلط کے خانہ میں (✓) کے نشان کے ساتھ وضاحت کیجئے۔

- | غلط | صحیح | |
|--------------------------|--------------------------|------------------------------------------------------------------------------------|
| <input type="checkbox"/> | <input type="checkbox"/> | ۱ علماء کے اٹھ جانے کے بعد لوگ جاہلوں کو پیشوا بنا لیں گے۔ |
| <input type="checkbox"/> | <input type="checkbox"/> | ۲ قرآن و سنت سمجھنے کے لیے استاذ کا مستند ہونا کوئی ضروری نہیں ہے۔ |
| <input type="checkbox"/> | <input type="checkbox"/> | ۳ آدمی جس کو چاہے اپنا دوست بنا سکتا ہے۔ |
| <input type="checkbox"/> | <input type="checkbox"/> | ۴ جاہلوں کی غلط تشریحات کا رد کرنا علماء کی شرعی ذمہ داری ہے۔ |
| <input type="checkbox"/> | <input type="checkbox"/> | ۵ جاہل آدمی کا مسئلہ بتلانا گمراہی ہے۔ |
| <input type="checkbox"/> | <input type="checkbox"/> | ۶ لوگوں کو علماء کرام سے دور کرنا ان کو فتنوں میں دھکیل دینے کے مترادف ہے۔ |
| <input type="checkbox"/> | <input type="checkbox"/> | ۷ آدمی کو اختیار ہے جس کا چاہے دینی پروگرام Attend کرے۔ |
| <input type="checkbox"/> | <input type="checkbox"/> | ۸ قرآن کریم کے علم کا ثمرہ خوفِ الہی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ |
| <input type="checkbox"/> | <input type="checkbox"/> | ۹ علماء اور فقہاء کی صحبت (Company) سے آدمی میں دین کی سمجھ پیدا ہوتی ہے۔ |
| <input type="checkbox"/> | <input type="checkbox"/> | ۱۰ اپنے ایمان کو فتنوں سے محفوظ کرنا ہماری ذمہ داری اور فکرِ آخرت کا بڑا تقاضہ ہے۔ |

جوابات کے لئے دیکھئے صفحہ نمبر (268) پر



اللهم لك الحمد ولك الشكر على كل حال

فرغت بحمد الله من تأليف هذا الكتاب

في جمادى الثانی ۸/۶/۲۹ ھ یوم الخمیس

فنسأل الله سبحانه و تعالیٰ ان یتقبله

ویجعلہ خدمة للعلم والدين،

آمین



جوابات

مشق نمبر ۱

① ۱- غلط، ۲- صحیح، ۳- صحیح، ۴- غلط، ۵- غلط، ۶- صحیح

② ۱- وہ (ایک مؤنث)، ۲- وہ سب مذکر، ۳- یہ (سب مذکر)، ۴- یہ ایک مذکر، ۵- وہ (ایک مؤنث) ۶- وہ

(ایک مذکر)

③ ۱- والد، ۲- بیٹا، ۳- بہن، ۴- موت، ۵- بھائی، ۶- زمین، ۷- معبود، ۸- والدہ، ۹- ایک، ۱۰- کان، ۱۱- گناہ

④ ۱- اسم اشارہ جمع مذکر قریب، ۲- اسم اشارہ جمع مذکر مؤنث بعید، ۳- اسم اشارہ واحد مؤنث بعید، ۴- اسم

اشارہ واحد مذکر بعید، ۵- اسم اشارہ واحد مؤنث قریب، ۶- اسم اشارہ تشبیہ مذکر قریب، ۷- اسم اشارہ واحد مذکر قریب،

۸- اسم اشارہ جمع مذکر قریب، ۹- اسم اشارہ جمع مذکر مؤنث بعید، ۱۰- اسم اشارہ واحد مذکر بعید

⑤ تِلْكَ، أُولَئِكَ، تِلْكَ، تِلْكَ، ذَلِكَ، ذَلِكَ

مشق نمبر ۲

① ۱- غلط، ۲- غلط، ۳- صحیح، ۴- غلط، ۵- صحیح

② ۱- وہ (سب مرد) جنہوں نے، ۲- وہ سب عورتیں جنہوں نے، ۳- وہ (ایک عورت) جس نے، ۴- وہ (دو

مرد) جنہوں نے، ۵- وہ (ایک مرد) جس نے، ۶- وہ (ایک مذکر)

③ ۱- اسم موصول واحد مؤنث، ۲- اسم موصول جمع مذکر، ۳- اسم موصول تشبیہ مذکر، ۴- اسم موصول واحد مذکر،

۵- اسم موصول واحد مؤنث، ۶- اسم موصول جمع مذکر، ۷- اسم موصول واحد مذکر، ۸- اسم موصول جمع مؤنث

④

اسم اشارہ	اسم موصول
هَذَا، هَذِهِ، هَٰئَانِ، ذَلِكَ، أُولَئِكَ، تِلْكَ	الَّتِي، الَّذِينَ، الَّتِي، الَّالِي، الَّذِينَ

⑤ مَنْ، مَا، الَّذِينَ، هَذَا

مشق نمبر ۳

① ۱- صحیح، ۲- غلط، ۳- غلط، ۴- غلط، ۵- صحیح

۴- حرفِ سوال	۳- حرفِ سوال	۲- اسمِ اشارہ	۱- حرفِ سوال	②
۸- اسمِ موصول	۷- حرفِ سوال	۶- حرفِ سوال	۵- حرفِ سوال	
۱۲- حرفِ سوال	۱۱- حرفِ سوال	۱۰- حرفِ سوال	۹- اسمِ اشارہ	
۱۶- حرفِ سوال	۱۵- اسمِ اشارہ	۱۴- اسمِ موصول	۱۳- اسمِ اشارہ	
		۱۸- حرفِ سوال	۱۷- اسمِ اشارہ	

③ مَا هَلْ، أ، مَنْ

کیا	أ	کیا، کس چیز نے	مَا	④
کتنا	كَمْ	کون	مَنْ	
کہاں، کہاں سے	أَيْنَ	کیوں	لِمَ	
کیا	مَاذَا	کیسے	كَيْفَ	
کیا	مَا هَذَا	کب	مَتَى	
کیا	هَلْ	کیا	مَا هَذِهِ	

مشق نمبر ۴

① ۱- غلط، ۲- صحیح، ۳- صحیح، ۴- غلط، ۵- غلط، ۶- غلط

② ۱- بلاشبہ، یقیناً، ۲- شاید کہ، امید ہے کہ، ۳- اے کاش، ۴- گویا کہ، ۵- وہ (مذکر)، ۶- وہ لوگ جو، ۷-

بلاشبہ، یقیناً، ۸- لیکن، ۹- وہ (شخص) جو

.....	۲- گویا کہ	۱- یقیناً	③
.....	۴- بلاشبہ	۳- کاش	
.....	۶- شاید کہ	۵- لیکن	
.....	۸- یقیناً	۷- کاش	
.....	۱۰- گویا کہ	۹- بلاشبہ	
.....	۱۲- لیکن	۱۱- شاید کہ	
		۱۳- یقیناً	

④ ۱- تِلْكَ، ۲- لَيْتَ، ۳- هُوَ لَأَيُّ، ۴- إِنَّ، ۵- مَتَى، ۶- گویا کہ، ۷- کون، ۸- أ، ۹- لَعَلَّ،

١٠- ائى

③ اِنَّكُمْ، اِنَّا، اَنْ، اِنَّ، اِنَّهُمْ، اِنَّهَا، اِنَّهَمَا، اِنِّي، اَنْتَ

مشق نمبر ٥

① ١- غلط، ٢- غلط، ٣- صحیح، ٤- صحیح، ٥- صحیح

②	اسم اشارہ	تِلْكَ، اُولَئِكَ
	اسم موصول	الَّذِينَ، الَّذِي، الَّتِي
	اسم ضمير	هُوَ
	فاعل	خَالِقٌ
	مفعول	مَخْلُوقٌ
	فعل	خَلَقَ

③

١	الَّذِي	اسم موصول	أَنْزَلَ	فعل	الْكِتَابَ	مفعول
٢	ضَرَبَ	فعل	اللَّهُ	فاعل	مَثَلًا	مفعول
٣	أَخْبَطَ	فعل	اللَّهُ	فاعل	أَعْمَالَهُمْ	مفعول
٤	هُوَ	اسم ضمير	الَّذِي	اسم موصول	يُصَوِّرُ	فعل
٥	هُوَ	اسم ضمير	الَّذِي	اسم موصول	ذَرَأَ	فعل
٦	أُولَئِكَ	اسم اشارہ	الَّذِينَ	اسم موصول	اشْتَرَوْا	فعل
٧	قَالُوا	فعل	هَذَا	اسم اشارہ	الَّذِي	اسم موصول
٨	الَّذِينَ	اسم موصول	آمَنُوا	فعل	عَمِلُوا	فعل
٩	هُوَ	اسم ضمير	الَّذِي	اسم موصول	جَعَلَ	فعل
	ذُلُّوا	مفعول				

④

اللَّهُ

فاعل

مفعول

أُمِّي، إِلَهِي، اللَّهُ، رَبِّي، رَبِّكُمْ

اسم اشارہ ہذا، ذلِكَ

اسم موصول ما

حرف سوال ء

مشق نمبر ۲

① ۱- غلط، ۲- غلط، ۳- صحیح، ۴- صحیح، ۵- غلط، ۶- غلط، ۷- صحیح، ۸- غلط، ۹- صحیح، ۱۰- صحیح

② ۱- کام کرنے والا، ۲- میں، ۳- وہ لوگ، ۴- وہ شخص جو، ۵- مجھے، مجھ پر، میری، ۶- ہم، ۷- متکلم کی

ضمیریں، ۸- ہمیں، ۹- وہ عورت جو، ۱۰- کہاں، ۱۱- گویا کہ، ۱۲- کیا، ۱۳- شاید کہ

③ ۱ میں	واحد متکلم کی فاعلی حالت
۲ مجھ میں	واحد متکلم کی مفعولی حالت
۳ ہم	جمع متکلم کی فاعلی حالت
۴ میں	واحد متکلم کی فاعلی حالت
۵ رسول / بھیجے ہوئے	جمع متکلم کی مفعولی حالت
۶ میں	واحد متکلم کی فاعلی حالت
۷ ہمارا	جمع متکلم کی مفعولی حالت
۸ مجھے	واحد متکلم کی مفعولی حالت
۹ ہم	جمع متکلم کی فاعلی حالت
۱۰ ہماری	جمع متکلم کی مفعولی حالت

④ ۱- هُوَ لَآءِ، ۲- اَلَّذِيْنَ، ۳- نَا، ۴- اَلَّتِيْ، ۵- اُوْلَئِكَ، ۶- هُوَ لَآءِ، ۷- نَحْنُ، ۸- اُوْلَئِكَ

⑤ ۱- اَلَّتِيْ، ۲- تِلْكَ، ۳- هِذِهِ، هَذَا، ۴- اَنَا، ۵- اَلَّذِيْ، ۶- تِلْكَ، ۷- هِذِهِ، هَذَا، ۸- نِيْ

⑥ سَمِعْنَا، اَطَعْنَا، رَبَّنَا، لَا تُؤَاخِذْنَا، نَسِيْنَا، اُخْطَاْنَا، عَلَيْنَا، قَبْلَنَا، لَنَا، عَنَّا، اِرْحَمْنَا، مَوْلَانَا، اَنْصُرْنَا

مشق نمبر ۳

① ۱- غلط، ۲- غلط، ۳- صحیح، ۴- غلط، ۵- صحیح، ۶- صحیح، ۷- صحیح، ۸- صحیح، ۹- غلط، ۱۰- غلط

② ۱- آپ سب، ۲- آپ (مؤنث)، ۳- تم دونوں، تمہارا (دونوں کا)، ۴- آپ سب (مؤنث)، ۵- ہم،

۶- مجھے میرا، ۷- آپ سب کو، تمہیں، ۸- وہ (مذکر)، ۹- وہ عورت جس نے، ۱۰- کاش، ۱۱- تجھے، ۱۲- آپ

③	نمبر شمار	تثنیہ	جمع
---	-----------	-------	-----

هَؤُلَاءِ	هَاتَانِ	۱
الَّتِي	الَّتَانِ	۲
نَحْنُ	نَحْنُ	۳
أُولَئِكَ	أُولَئِكَ	۴
كُمْ	كُفَا	۵
أَنْتُمْ	أَنْتُمْ	۶
كُنَّ	كُفَا	۷
هَؤُلَاءِ	هَذَانِ	۸
أُولَئِكَ	أُولَئِكَ	۹
الَّذِينَ	الَّذَانِ	۱۰
أَنْتُمْ	أَنْتُمْ	۱۱
أُولَئِكَ	تَانِكَ	۱۲

واحد مذکر..... ضمیر مخاطب	آپ.....	۱	③
واحد مذکر..... ضمیر مخاطب	آپ..... آپ.....	۲	
جمع مذکر..... ضمیر متکلم - ضمیر مخاطب	تم..... تم.....	۳	
تشبیہ مذکر..... ضمیر مخاطب	اپنے.....	۴	
واحد مؤنث - ضمیر مخاطب	مجھے..... تمہیں..... ضمیر متکلم - ضمیر مخاطب	۵	
ضمیر مخاطب	آپ.....	۶	
واحد مذکر مخاطب مفعولی حالت	متکلم	جمع متکلم مفعولی حالت	رَبَّنَا
جمع مذکر مخاطب مفعولی حالت	عَلَيْكَ:	جمع متکلم مفعولی حالت	رَبَّنَا
واحد مذکر مخاطب مفعولی حالت	يُصَوِّرُكُمْ	جمع متکلم مفعولی حالت	قُلُوبَنَا
واحد مذکر مخاطب مفعولی حالت	هَدَيْتَنَا	جمع متکلم مفعولی حالت	هَدَيْتَنَا
واحد مذکر مخاطب مفعولی حالت	مِنَ لَدُنْكَ	جمع متکلم مفعولی حالت	لَنَا
واحد مذکر مخاطب مفعولی حالت	إِنَّكَ	جمع متکلم مفعولی حالت	

مشق نمبر ۸

① ۱- غلط، ۲- غلط، ۳- صحیح، ۴- صحیح، ۵- صحیح، ۶- غلط، ۷- صحیح، ۸- صحیح، ۹- صحیح، ۱۰- صحیح

② ۳-۱ ۲-۲

۲-۳ ۸-۴

۶-۵ ۹-۶

۲-۷ ۱-۸

۵-۹

③

④

هو واحد مذکر غائب

أنا واحد متکلم

نحن ثنویہ متکلم، جمع متکلم

هنا ثنویہ مذکر غائب، ثنویہ مؤنث غائب

هم جمع مذکر غائب

هوا واحد مذکر غائب

⑤ ۱- واحد مذکر مخاطب کی مفعولی حالت

۳- واحد مذکر مخاطب کی مفعولی حالت

۵- واحد مؤنث غائب کی مفعولی حالت

۷- واحد مذکر غائب کی مفعولی حالت

۹- جمع مذکر غائب

۱۱- واحد مذکر غائب کی مفعولی حالت

۱۳- واحد مذکر غائب کی مفعولی حالت

۱۵- جمع مذکر مخاطب کی مفعولی حالت

۱۷- واحد مذکر غائب کی مفعولی حالت

۲- واحد مذکر غائب کی مفعولی حالت

۴- واحد مذکر غائب کی مفعولی حالت

۶- جمع مذکر غائب

۸- واحد مذکر غائب کی مفعولی حالت

۱۰- واحد مذکر غائب کی فاعلی حالت

۱۲- جمع مذکر مخاطب کی مفعولی حالت

۱۴- جمع مذکر غائب

۱۶- واحد مذکر مخاطب کی مفعولی حالت

۱۸- واحد مذکر غائب کی فاعلی حالت

ك، كَمَا	جیسا
مَا، مَا هَذَا، مَاذَا	کیا
إِنَّ، أَنْ، قَدْ	یقیناً
عَلَى، فَوْقَ	اوپر
مِنْ، عَنْ	سے
أَوْلِيَاكَ الَّذِينَ، هُوَ لِأَوْلِيَاكَ الَّذِينَ	وہ لوگ

۲- وہ لفظ جس کے لئے ایک عربی لفظ ہو:

مَنْ	کون
الَّتِي	وہ عورت جس نے
إِلَى	کی طرف
لَ	کے لئے
فِي	میں
كَيْفَ	کیسے
لَيْتَ	کاش
لَعَلَّ	شاید

③ ۱- اوپر، ۲- ساتھ، ۳- ساتھ، ۴- بے شک، ۵- وہ عورت، ۶- شاید، ۷- وہ لوگ جو، ۸- گویا کہ، ۹-

تمہیں، ۱۰- ہم، ۱۱- سے، ۱۲- میں، ۱۳- کون، ۱۴- قسم ہے، ۱۵- یقیناً

④ اسمائے موصولہ اَلَّذِي، اَلَّذِينَ، ذُو، ذَات

اسمائے اشارہ ذَلِكَ

ضمیریں هُمْ، هَا، هَ، كَ، هُوَ

حروف وَا، اِذْ، مَا، عَلَيَّ، اَنْ، اِنَّ، ثُمَّ، لَمْ، مِنْ، هَلْ، بَلْ

مشق نمبر ۱۱

① ۱- صحیح، ۲- صحیح، ۳- غلط، ۴- غلط، ۵- غلط، ۶- صحیح، ۷- غلط، ۸- صحیح، ۹- صحیح، ۱۰- غلط، ۱۱- صحیح

② ۱ ہمارے لئے ۲ بے شک ہم ۳ مجھ سے

۴ اس (مؤنث) کی طرف ۵ تمہارے اندر، تم میں ۶ ان سے

۷ اُس پر ۸ ان (جمع مؤنث) میں ۹ اس (مؤنث) کے لئے

۱۰ بے شک تم ۱۱ ان عورتوں پر ۱۲ تمہارے لئے

۱۳ ہماری طرف ۱۴ ان دونوں سے ۱۵ اس (مذکر) کی طرف

۱	إِلَيْهِ	۳	إِلَيْهِمْ
۲	إِنَّكَ	۴	إِنَّكُمْ
۳	عَلَيْهِ	۵	عَلَيْهِمْ
۴	عَنْهُ	۶	عَنْهُمْ
۵	لَهَا	۷	لَهُنَّ
۶	إِنِّي	۸	إِنَّا
۷	فِيهِ	۹	فِيهِمْ
۸	مِنْكَ	۱۰	مِنْكُمْ
۹	لَهُ	۱۱	لَهُمْ
۱۰	إِنِّي	۱۲	إِنَّا
۱۱	لَكَ	۱۳	لَكُمْ
۱۲	عَلَيْكَ	۱۴	عَلَيْكُمْ
۱۳	إِنَّهُ	۱۵	إِنَّهُمْ
۱۴	مَعَكَ		مَعَكُمْ

کالم نمبر ۱

متکلم له، لَكُمَا، لَكُمْ
مخاطب لَهُمْ
غائب لِي، لَكُمَا

کالم نمبر ۲

متکلم لِي، لَنَا
مخاطب لَكُمَا، لَكُمْ، لَكَ، لَكُمَا، لَكُنَّ
غائب لَهُمَا، لَهُمْ، لَهَا

۵- متکلم کے ساتھ ایسی ضمیر جس سے معنی "یقیناً" والا ادا ہو، "إِنَّ" ہے، جیسے: أَنِّي، إِنَّا.

۲- مخاطب کے ساتھ ایسی ضمیر جس سے معنی "سے" والا ادا ہو، "مِنْ" ہے، جیسے: مِنْكَ، مِنْكُمَا، مِنْكُمْ، مِنْكَ،

مِنْكُمَا، مِنْكُنَّ.

۳- غائب کے ساتھ ایسی ضمیر جس سے "کی طرف" والا معنی ادا ہو، "إِلَى" ہے، جیسے: إِلَيْهِ، إِلَيْهِمَا، إِلَيْهِمْ،

إِلَيْهَا، إِلَيْهِمَا، إِلَيْهِنَّ.

- ① ١ اِنَّكُمْ
٢ لَنَا
٣ عَلَيْهِ
٤ لَهَا
٥ عَنْهُمْ
٦ اِلَى
٧ فِينَا
٨ اِنَّا
٩ عَلَيْكُمْ
١٠ اِنَّهَا
١١ لَكُمْ
١٢ عَلَيْنَا
١٣ مَعَنَا
- ② اِنَّا، اِلَيْهِ، اِلَيْكُمْ، مِنْهُ

مشق نمبر ١٢

① ١-صحیح، ٢-غلط، ٣-غلط، ٤-صحیح، ٥-صحیح، ٦-صحیح، ٧-صحیح، ٨-غلط، ٩-صحیح، ١٠-صحیح

حروف سوال	أ، اُنِّي، لِمَ، كَيْفَ، هَلْ، اَيْنَ
حروف نفی	لَا، مَا، لَمْ، لَنْ، غَيْرَ، لَيْسَ، لَيْسَتْ، اِنْ
اسمائے ضمیر	هُم، نَحْنُ، اَنَا، اَنْتُمْ
اسمائے اشارۃ	اُولَئِكَ، هٰؤُلَاءِ، تِلْكَ، هٰذَا، هٰؤُلَاءِ
اسمائے موصولہ	الَّتِي، الَّذِي، الَّذِيْنَ، الَّتِيْ

- ③ ١ کاش
٢ یقیناً وہ
٣ ہرگز نہیں
٤ ہماری طرف
٥ گویا کہ وہ
٦ نہیں
٧ کیا
٨ وہ (مؤنث)
٩ شاید وہ
١٠ بے شک میں
١١ ہمارے لئے
١٢ کاش میں
١٣ کیا نہیں
١٤ مآء، اِنْ، اِنَّهٗ، لَا

مشق نمبر ١٣

① ١-صحیح، ٢-غلط، ٣-صحیح، ٤-صحیح، ٥-صحیح، ٦-صحیح، ٧-غلط، ٨-غلط، ٩-غلط، ١٠-صحیح

۱ خبردار	۲ اے	۳ یقیناً
۴ گویا کہ وہ	۵ کیوں نہیں	۶ شاید وہ
۷ ہرگز نہیں	۸ کیوں	۹ کہاں، کدھر
۱۰ دیکھو	۱۱ وہ لوگ جو	۱۲ لیکن
۱۳ وہ عورت	۱۴ تمہارے اوپر	۱۵ بے شک ہم

حروف تفضیض	آء، لَوْلَا، لَوْمًا، هَلَّا
حروف سوال	لِمَ، أَمْ، هَلْ، مَتَى، مَاءَ، أَيْنَ، كَيْفَ
اسمائِ اشارة	تِلْكَ، هٰؤُلَاءِ، اُولٰٓئِكَ هٰذَا
حروف تنبيه	اَلَا، هَا
حروف نفی	لَمْ، لَنْ، لَيْسَ، لَا، مَا
اسم موصول	الَّذِي، الَّذِي، الَّذِيْنَ
اسم ضمير	هُمَّ، هُنَّ، هَا، كُمْ، نَحْنُ، نَا

لَوْلَا ④

مشق نمبر ۱۴

①	۱- غلط، ۲- صحیح، ۳- غلط، ۴- صحیح، ۵- غلط، ۶- غلط، ۷- غلط، ۸- صحیح، ۹- صحیح، ۱۰- غلط
②	۱ یا ۲ کَلَّا ۳ کُلُّ ۴ سَاءَ ۵ هَا ۶ سَاءَ ۷ لَ اَوْ قَدْ ۸ اَلَا ۹ لَ اَوْ قَدْ ۱۰ نِعْمَ ۱۱ نِعْمَ ۱۲ لَكِنَّ ۱۳ لَيْتَ
③	۱ نِعْمَ ۲ يٰ ۳ كُلُّ ۴ لَكِنَّ ۵ يٰ ۶ لَيْتَ ۷ لَ ۸ لَوْلَا ۹ لَعَلَّ ۱۰ لَكِنَّ ۱۱ ۱۲ يٰ ۱۳ يٰ

مشق نمبر ۱۵

۱	بہر حال	۲	پہچھے	۳	
۴	آگے	۵	بے شک	۶	یہ کہ
۷	کیوں نہیں	۸	دائیں	۹	عنقریب
۱۰	پاس	۱۱	اگر	۱۲	بہت جلد
۱۳	بائیں	۱۴	قریب ہے کہ	۱۵	شاید تم لوگ
۱۶	جب	۱۷	اوپر	۱۸	قریب ہے کہ
۱۹	اگر	۲۰	نیچے		

- ① "إِنَّ" کا معنی ہے "یقیناً" "أَنَّ" کا معنی ہے "یہ کہ" "إِنْ" کا معنی ہے "اگر"
 ② "لِمَ" کا معنی ہے "کیوں" "لَمْ" کا معنی ہے "نہیں"

مَنْ		مَا		
جو	کون	جو	نہیں	کیا

س، سَوْفَ	۱	"عنقریب" کے لئے	③
لَ، قَدْ، لَقَدْ	۲	"یقیناً" کے لئے	
أَمَّا	۳	"بہر حال" کے لئے	
لَوْ، إِنْ	۴	"اگر" شرط کے لئے	
كَلَّا	۵	"ہرگز نہیں" کے لئے	
عَسَى، لَعَلَّ	۶	"شاید یا امید" کے لئے	
يَمِينٌ، شِمَالٌ	۷	"سمت اور طرف" بیان کرنے کے لئے	
بِشَسْ	۹	"برائی" بیان کرنے کے لئے	
نِعْمَ	۱۰	"مدح اور تعریف" کے لئے	

⑤ أَنْ، أَمَّا، إِذَا، لَوْ، إِنْ

مشق نمبر ۱۶

- ① ۱- صحیح، ۲- غلط، ۳- صحیح، ۴- غلط، ۵- صحیح، ۶- صحیح، ۷- غلط، ۸- صحیح، ۹- غلط، ۱۰- غلط
- ② ۱ واحد مؤنث غائب ۲ جمع مؤنث غائب ۳ جمع مذکر غائب
۴ واحد مؤنث غائب ۵ تشنیہ مذکر غائب ۶ تشنیہ مؤنث غائب
- ③ ۱ اس مذکر نے کیا ۲ ان سب (مذکر) نے سنا ۳ ان دو (عورتوں) نے پکڑا
۴ ان دو (مذکر) نے کیا ۵ اس (عورت) نے سنا ۶ ہم سب نے سنا
۷ ان سب (مذکر) نے کیا ۸ اس (مذکر) نے مدد کی ۹ انہوں (مؤنث) نے جانا
۱۰ اس (عورت) نے مدد کی ۱۱ اس (عورت) نے کیا ۱۲ ہم سب نے مدد کی
۱۳ ان سب (مذکر) نے پکڑا ۱۴ ان دونوں (مذکر) نے جانا ۱۵ ان سب (مؤنث) نے کیا
- ④ الْأَمْرُ

جمع غائب	تشنیہ غائب	واحد غائب	
أَمْرُوا	أَمْرًا	أَمْرًا	مذکر
أَمْرَنَ	أَمْرَتَا	أَمْرَتْ	مؤنث

الْجَعْلُ

جمع غائب	تشنیہ غائب	واحد غائب	
جَعَلُوا	جَعَلًا	جَعَلَ	مذکر
جَعَلْنِ	جَعَلْتَا	جَعَلَتْ	مؤنث

الْحَمْلُ

جمع غائب	تشنیہ غائب	واحد غائب	
حَمَلُوا	حَمَلًا	حَمَلَ	مذکر
حَمَلْنِ	حَمَلْتَا	حَمَلَتْ	مؤنث

الْخُرُوجُ

جمع غائب	تشنیہ غائب	واحد غائب	
خَرَجُوا	خَرَجًا	خَرَجَ	مذکر
خَرَجْنِ	خَرَجْتَا	خَرَجَتْ	مؤنث

⑤ رَزَقْنَهُمْ، كَفَرُوا، أَنْزَلَ، خَتَمَ

مشق نمبر ۱۷

① ۱- صحیح، ۲- غلط، ۳- غلط، ۴- غلط، ۵- غلط

②	۱	۶	۲	۵	۳
	۲	۱۱	۵	۱۰	۶
	۳	۱۲	۸	۱۵	۹
	۴	۱۳	۱۱	۱۲	۸
	۵	۱۴	۱۳	۱۵	۷

③ ت-ث (جزم کے ساتھ واحد مؤنث غائب) - ت (زیر کے ساتھ، واحد مذکر مخاطب)

- ت (زیر کے ساتھ، واحد مؤنث مخاطب) - ث (پیش کے ساتھ، واحد متکلم)

خَلَقْتُ	خَلَقْتَ	خَلَقْتِ	خَلَقْتُ
خَرَجْتُ	خَرَجْتَ	خَرَجْتِ	خَرَجْتُ
دَخَلْتُ	دَخَلْتَ	دَخَلْتِ	دَخَلْتُ

⑤ ۱- حَمَلُوا، ۲- خَشِينَا، ۳- دَخَلْنَا، ۴- خَشَعْنَا، ۵- حَسِبُوا، ۶- حَفِظْنَا، ۷- حَكَمْنَا

⑥ ۱- واحد مؤنث غائب، ۲- جمع مذکر مخاطب، ۳- واحد مذکر مخاطب، ۴- جمع متکلم، ۵- واحد متکلم

⑦ خَلَقَكُمْ، جَعَلَ، أَنْزَلَ، أَخْرَجَ، نَزَّلْنَا، أَعَدَّتْ، أَمِنُوا، عَمِلُوا، رَزَقُوا، قَالُوا، رَزَقْنَا، كَفَرُوا،

أَرَادَ، أَمَرَ، أَحْيَاكُمْ، خَلَقَ، إِسْتَوَى، فَسَوَّاهُنَّ.

مشق نمبر ۱۸

①	۱	جمع مذکر غائب	۲	جمع متکلم	۳	واحد مذکر غائب
	۲	جمع مذکر مخاطب	۵	واحد مؤنث غائب	۶	جمع مذکر مخاطب
	۴	جمع متکلم	۸	واحد مؤنث غائب	۹	واحد مذکر غائب
	۱۰	جمع مذکر مخاطب	۱۱	واحد متکلم	۱۲	واحد مذکر غائب
	۱۳	واحد مذکر مخاطب	۱۳	واحد مذکر غائب	۱۵	واحد مذکر غائب
	۱۶	واحد متکلم	۱۴	جمع مذکر مخاطب	۱۸	واحد مؤنث غائب

۱۹ جمع متکلم	۲۰ واحد مؤنث غائب	۲۱ واحد مذکر غائب
۲۲ جمع متکلم	۲۳ واحد مؤنث غائب	۲۴ تشبیہ مذکر غائب
۲۵ واحد مذکر غائب	۲۶ جمع مذکر غائب	۲۷ واحد مذکر غائب
۲۸ جمع مذکر متکلم	۲۹ واحد متکلم	۳۰ جمع متکلم
۳۱ واحد مذکر غائب		

②

کَذَّبَ	اس (مذکر) نے جھٹلایا	أَهْلَكَ	اس مذکر نے ہلاک کیا
كَذَّبُوا	ان سب (مذکر) نے جھٹلایا	أَهْلَكْنَا	ہم سب نے ہلاک کیا
كَذَّبَتْ	اس (مؤنث) نے جھٹلایا	أَهْلَكْتُ	میں نے ہلاک کیا
كَذَّبْنَا	ہم سب نے جھٹلایا	أَهْلَكْتُ	اس (مؤنث) نے ہلاک کیا
كَذَّبْتُمْ	تم سب (مذکر) نے جھٹلایا		

③

فَرَّقَتْ	اس (مؤنث) نے جدا کیا
فَرَّقُوا	ان سب (مذکر) نے جدا کیا
فَرَّقْتُمْ	تم سب (مذکر) نے جدا کیا
فَرَّقْنَا	ہم سب نے جدا کیا

مشق نمبر ۱۹

①	بَعَثَ	سے	يَبْعَثُ	☆	جَعَلَ	سے	يَجْعَلُ
	جَمَعَ	سے	يَجْمَعُ	☆	حَضَرَ	سے	يَحْضُرُ
	حَمَلَ	سے	يَحْمِلُ	☆	خَلَقَ	سے	يَخْلُقُ

فعل مضارع

فعل ماضی

②

يَدْخُلُ، يَرْجِعُ، يَرْكَعُ، يَرْحَمُ، يَرْفَعُ،	خَلَفَ، دَمَرَ، ذَهَبَ، رَحِمَ، أَرْسَلُوا، رَكَعَ،
يَسْجُدُ، يَسْئَلُكَ، يَشْهَدُ	رَعِمْتُمْ، سَبَقْتُ، أَخْلَقْنَا، رَزَقْنَا، سَجَرُوا،
	سَكَنْتُمْ، فَسَبَّحُوا

۸ ۳	۱۳ ۲	۷ ۱ (۳)
۳ ۶	۱۲ ۵	۱ ۴
۶ ۹	۹ ۸	۱۳ ۷
۱۵ ۱۲	۵ ۱۱	۲ ۱۰
۱۵ میں نے ظاہر کیا	۱۳ وہ کام کرتا ہے	۱۳ وہ کام کرتا ہے

مشق نمبر (۱۵)

۳ جمع مؤنث غائب	۲ واحد مذکر غائب	۱ جمع مذکر غائب (۱)
۶ واحد مذکر غائب	۵ جمع متکلم	۴ جمع مذکر غائب
۹ واحد مؤنث غائب / واحد مذکر غائب	۸ واحد متکلم	۷ واحد مذکر غائب
۱۲ جمع مذکر غائب	۱۱ جمع متکلم	۱۰ جمع مذکر غائب
۱۵ واحد متکلم	۱۴ جمع متکلم	۱۳ جمع مؤنث مخاطب
۱۸ جمع مذکر مخاطب	۱۷ جمع مؤنث غائب / واحد مذکر غائب	۱۶ واحد مؤنث غائب / واحد مذکر غائب
۲۱ جمع مذکر غائب	۲۰ جمع متکلم	۱۹ واحد مذکر غائب
۲۴ جمع مذکر مخاطب	۲۳ جمع مذکر مخاطب	۲۲ جمع مذکر مخاطب
	۲۶ واحد مؤنث مخاطب	۲۵ جمع مذکر غائب

تم سب عمل کرتے ہو	۲ تَعْمَلُونَ	وہ سب لکھتے ہیں	۱ يَكْتُبُونَ (۲)
وہ سب چڑھتی ہیں	۴ يَعْزُجْنَ	ہم سب سنتے ہیں	۳ نَسْمَعُ
تم سب تلاش کرتے ہو	۶ تَبْتَغُونَ	وہ سب بناتے ہیں	۵ يَجْعَلُونَ
ہم سب کریں گے	۸ نَفْعَلُ	وہ سب غالب ہوں گے	۷ يَغْلِبُونَ
وہ سب کفر کرتے ہیں	۱۰ يَكْفُرُونَ	تم سب جھوٹ بولتے ہو	۹ تَكْذِبُونَ
		وہ سب قائم کرتے ہیں	۱۱ يُقِيمُونَ

(۳) فعل ماضی: زَرَقْنَهُمْ، كَفَرُوا، خَتَمَ، اَمْسُوا، فَرَّادَهُمْ، قَتَلَ، لَقُوا، قَالُوا، اَمَنَّا، خَلَّوْا،

اَشْتَرُوا، رَبِحْتَ، اَضَاءَتْ، ذَهَبَ، تَرَكَهُمْ، اَضَاءَ، مَسَّوْا، اَظْلَمَ، قَامُوا، شَاءَ، ذَهَبَ

فعل مضارع: يُؤْمِنُونَ، يُقِيمُونَ، يُنْفِقُونَ، لَا يُؤْمِنُونَ، يَقُولُ، يُخَادِعُونَ، يَخْدَعُونَ،
يَشْعُرُونَ، يَكْذِبُونَ، لَا تُفْسِدُوا، نُؤْمِنُ، يَسْتَهْزِئُ، يَمُدُّهُمْ، يَعْمَهُونَ، لَا يُنصِرُونَ،
لَا يَرْجِعُونَ، يَجْعَلُونَ، يَخْطَفُ

مشق نمبر ۲۱

①	۱- غلط، ۲- صحیح، ۳- غلط، ۴- صحیح، ۵- غلط
②	۱ ۴ ۱۵ ۲ ۳ ۱
	۶ ۴ ۱۱ ۵ ۷ ۲
	۱۳ ۷ ۱۴ ۸ ۵ ۹
	۲ ۱۰ ۷ ۱۲ ۷ ۱۲
	۹ ۱۳ ۱۲ ۱۴ ۸ ۱۵

مشق نمبر ۲۲

①	فعل ماضی معروف	قَتَلَ، سَمِعَتْ، سَأَلَتْ، حَرَبَ، عَلِمَ، ذَكَرْتَ، أَصْلَحْنَا، أَرْسَلُوا، عَضَرْنَا، صَبَرْتُمْ، أَشْرَكْتَ، أَحْضَرْتَ
	فعل ماضی مجہول	أَرْقَوْا، سُئِلَتْ، سَعَرْتَ، سُئِلَ، ذُكِرَ، قُتِلَ، حُرِّمَ، حُمِّلْتُمْ، خُلِقَتْ، ذُكِرُوا، أَشْرَبُوا، أَحْضَرْتَ، ذُكِرْتُمْ، قُتِلُوا، كُذِّبُوا، أَحْضَرْتَ
	فعل مضارع معروف	يَرْجِعُ، يَسْجُدُونَ، يُعْظَمُ، نَحْشُرُ، يُطْمَعُونَ، لُسِبِحُ
	فعل مضارع مجہول	نُدْخِلُ، يُظْلَمُونَ، تُحْمَلُونَ، تُفْتَحُ، يُخْرَجُونَ، يُشْهِدُ، يُرْزَقُونَ، يُفْتَنُونَ، يُقْتَلُ، يُكْرَهُونَ
②	۱- ۵ ۲- ۴ ۳- ۱۰ ۴- ۲ ۵- ۱۳ ۶- ۱۸ ۷- ۱۶ ۸- ۱۲ ۹- ۱۵ ۱۰- ۱۴ ۱۱- ۲۰ ۱۲- ۱۳ ۱۳- ۱۶ ۱۴- ۱۸ ۱۵- ۲۰	

مشق نمبر ۱۳

۱ ۳	۱۵ ۲	۴ ۱ ①
۹ ۶	۱۰ ۵	۶ ۴
۱۳ ۹	۷ ۸	۱۴ ۷
۱۲ ۱۲	۱۵ ۱۱	۴ ۱۰
۵ ۱۵	۱۶ ۱۴	۸ ۱۳
۱۷ ۱۸	۱۸ ۱۷	۱۱ ۱۶

② ۱- غلط، ۲- صحیح، ۳- صحیح، ۴- صحیح، غلط

مشق نمبر ۱۴

① ۱- غلط، ۲- غلط، ۳- صحیح، ۴- غلط، ۵- غلط، ۶- غلط، ۷- صحیح

۸ ۳	۵ ۲	۳ ۱ ②
۱ ۶	۷ ۵	۶ ۴
۴ ۹	۲ ۸	۹ ۷
۳ نہی کا واحد مذکر حاضر	۲ اسم مفعول	③ ۱ اسم مبالغہ
۶ امر کا جمع مذکر حاضر	۵ اسم تفضیل	۲ امر کا واحد مذکر حاضر
	۸ امر	۷ اسم مبالغہ

مشق نمبر ۱۵

① ۱- قرآن مجید آسان کتاب ہے۔ ۲- قرآن مجید کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان کیا گیا ہے۔

۳- ایک ہی چیز ہے، دو مختلف چیزیں نہیں ہیں۔ ۴- ☆..... یاد الہی سے دلوں میں خشیت الہی پیدا ہو۔ ۵.....

قرآن کو پڑھ کر دلوں میں ایمان بڑھ جائے اور عاجزی پیدا ہو۔ ۶..... نماز قائم کی جائے اور اللہ کے دیئے ہوئے مال

سے خرچ کیا جائے۔ ۷- سورہ قمر میں قرآن کریم سے بار بار نصیحت حاصل کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ ۸- قابل

تعریف لوگ : ہدایت کی بات سن کر نفع اٹھائیں اور عمل کریں۔ ۹..... ہدایت سے نفع بھی اٹھائیں اور

دوسروں کی طرف اس ہدایت کو پہنچائیں۔ قابل مذمت لوگ : جو ہدایت کی بات سے نفع نہ اٹھائیں اور حق کو چھوڑ دیں۔

②	۱- غلط، ۲- صحیح، ۳- صحیح، ۴- صحیح، ۵- غلط
③	۱ ✓، ۲ x، ۳ x، ۴ ✓، ۵ ✓، ۶ x، ۷ ✓، ۸ ✓، ۹ ✓، ۱۰ ✓

مشق نمبر ۲۱

- ① ۱- غلط، ۲- غلط، ۳- صحیح، ۴- غلط، ۵- صحیح، ۶- صحیح، ۷- صحیح، ۸- غلط
- ② حواس خمسہ سے حاصل ہونے والے امور ۲۳، ۱۴، ۱۳، ۸، ۳
عقل سے حاصل ہونے والے امور ۲۰، ۲۱، ۹، ۷، ۵
- ③ وحی الہی سے حاصل ہونے والے امور ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۲، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۱، ۱۰، ۶، ۴، ۲، ۱
- ④ ۱ صراط مستقیم سے بہکا ہوا ۲ صراط مستقیم سے بہکا ہوا ۳ صراط مستقیم پر چلنے والا
۴ صراط مستقیم سے بہکا ہوا ۵ صراط مستقیم پر چلنے والا
- ⑤ شریک درس صرف اسی فرد کے خانہ پر "ص" کا نشان لگائے جس کو اس نے یہ باتیں سمجھا دی ہیں۔

مشق نمبر ۲۲

- ① ۱- غلط، ۲- صحیح، ۳- غلط، ۴- صحیح، ۵- صحیح، ۶- صحیح، ۷- صحیح، ۸- صحیح، ۹- غلط
- ② (۱) - قرآن کریم کی تفسیر کرنے والا بندہ چونکہ اللہ کے کلام سے جو اللہ تعالیٰ کی مراد اور مطلب ہے، اس کو واضح کرتا ہے، چونکہ یہ اس دھرتی پر سب سے بڑی ذمہ داری کا کام ہے، اس لئے یہ حضرات اپنی طرف سے کچھ بیان کرتے ہوئے بہت ڈرتے تھے تاکہ غلط تشریح کی صورت میں اللہ کا عذاب ہمیں نہ پکڑ لے۔ (۲) - نہیں! بالکل نہیں! بلکہ اناس کو گناہ ہوگا۔ اس عطائی اور اناڑی ڈاکٹر کی طرح جس کی دوا سے لوگوں کو شفا ہوتی ہے مگر وہ پھر بھی دنیا کے ہر قانون میں مجرم ٹھہرتا ہے۔ (۳) - حدیث شریف میں ہے: "مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ"۔ یعنی: "جس شخص نے قرآن کے بارے میں بغیر (صحیح اور مستند) علم کے کوئی بات کہی تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا

لے۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم) (۴)۔ قرآن کریم میں نصیحت و عبرت کے مضامین (جیسے جنت دوزخ کے احوال، انبیاء کے واقعات، سابقہ امتوں کی تباہی کے قصے، احوالِ آخرت، مثالیں، قدرتِ الہی کی نشانیاں جو چاروں طرف پھیلی ہوئی ہیں وغیرہ) آسان ہیں۔ (۵)۔ احکام و مسائل کی وہ آیات جہاں اجتہاد کی ضرورت پڑتی ہے، اسی طرح متشابہ آیات وغیرہ۔

۱	گمراہی کا راستہ	۲	صراطِ مستقیم	۳	صراطِ مستقیم
۳	صراطِ مستقیم	۵	گمراہی کا راستہ	۶	گمراہی کا راستہ
۷	گمراہی کا راستہ	۸	صراطِ مستقیم		

④ شریکِ درس صرف اسی فرد کے خانہ پر ”✓“ کا نشان لگائے جس کو اس نے یہ باتیں سمجھادی ہیں۔

مشق نمبر ۱۸

① (۱)۔ یہ فتنہ ہوگا کہ لوگوں کو قرآن کریم کے نام پر دعوت دی جائے گی۔ بظاہر قرآن کریم کی تعلیم اور درس ہوگا، مگر حقیقت یہ ہوگی درس کا اہتمام کرنے والے داعی وہ قرآنی تعلیمات اور اس کی اصلی روح کو اپنے ظاہر و باطن سے دور کر چکے ہیں۔ لوگوں کو قرآن کریم کی طرف بلائیں گے، مگر خود ان میں سر سے لے کر پاؤں تک قرآنی حکم کی تعمیل ڈھونڈنا انتہائی مشکل ہوگا۔ (۲)۔ جی ہاں! اگر ہم اپنے ایمان کی فکر کرتے ہوئے گرد و پیش پر نظر کریں تو بہت سے ایسے فتنے نظر آ رہے ہیں کہ قرآن کی طرف دعوت دیتے ہوئے حدیث کا انکار کر رہے ہیں۔ جو بذاتِ خود قرآن کریم کی آیات کا انکار ہے۔ نیز ایسے لوگ جو اسلافِ ائمہ کی تعلیمات کے برعکس اسلام کو ایسا جدید بنانے کی فکر میں ہیں، جس سے مغرب (امریکہ و یورپ) یہود و نصاریٰ خوش ہو جائیں گے، چنانچہ اس مکروہ عمل کے لئے قرآن سے دلائل بنا کر پیش کرتے ہیں۔ (۳)۔ جب اقبال مرحوم کا یہ شعر مصداق ہو تو یہ عین ممکن ہے

وضع میں تم نصاریٰ ہو تو تمدن میں ہنود تم مسلمان ہو کہ جسے دیکھ کر شرمائیں یہود

(۴)۔ بالکل نہیں! اس لئے کہ احادیث مبارکہ قرآن کی تشریح ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کا اسوہ حسنہ اور سنت

قرآن کا عملی نمونہ ہے۔ (۵)۔ (الف) احادیث اور سنت سے ہمیں قرآن کریم کی پہچان حاصل ہوئی اگر ان کا انکار

ہو تو سرے سے قرآن کا وجود ہی ثابت نہیں ہو سکے گا۔ (ب) قرآن کریم کی ان تمام آیات کا انکار ہوگا، جن میں رسول

اللہ ﷺ کی اتباع کا حکم دیا گیا ہے۔ (ج) اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ کی نسبت ہوگی، کہ معاذ اللہ رسول اللہ ﷺ کے

ارشادات و تعلیمات پر عمل کا تو حکم دیا مگر اس کی حفاظت کا انتظام نہ کیا۔ (نعوذ باللہ)۔ (۶)۔ ایسے دروس سے خود بھی

بچیں گے اور اپنے اہل و عیال کو بھی بچائیں گے اور دوست احباب کو بھی متنبہ کر کے ان کے ایمان کی حفاظت کریں گے کہ وہ فتنوں میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ (۷)۔ ان سے بچنے کا حل آپ رضی اللہ عنہ نے یہ ارشاد فرمایا کہ اسلاف (یعنی صحابہ کرام اور ائمہ دین اور بزرگان دین کے نقش قدم پر چلتے ہیں اور جدیدیت کی رو میں بہنے سے بچائیں۔ (۸)۔ قرآن کریم سے لوگوں کو دور کرنا ہے۔ (۹)۔ قرآن کریم کا اللہ کی کتاب ہونا ہمیں احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا ہے۔ اس کے علاوہ قرآن کریم کو پہنچانے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا۔ (۱۰)۔ جی ہاں! ایمان کی حفاظت کے لئے بہت ضروری ہے۔ اس لئے کہ یہ وہ مقدس طبقہ ہے جنہوں نے براہ راست خود رسول اللہ ﷺ سے دین سیکھا۔ آپ کے سامنے انہوں نے عمل کیا۔ آپ ﷺ نے ان کی تربیت خود کی، ان میں کسی کے نقش قدم پر چلنا ہدایت کا راستہ ہے۔ اور پھر قرآن کریم اور احادیث نے ان کی اتباع کا حکم دیا اور ان سے اللہ تعالیٰ نے راضی ہونے کا اعلان فرمایا ہے۔

② ۱- غلط، ۲- صحیح، ۳- غلط، ۴- صحیح، ۵- غلط، ۶- غلط، ۷- غلط، ۸- صحیح، ۹- غلط، ۱۰- صحیح

③ شیطانی چال اور فتنہ
۱۵، ۱۴، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۵، ۴، ۳، ۱

۱۳، ۶، ۲

قرآنی تعلیم اور ہدایت

④ شریک درس صرف اسی فرد کے خانہ پر ”✓“ کا نشان لگائے جس کو اس نے یہ باتیں سمجھادی ہیں۔

مشق نمبر ۲۹

① ۱- صحیح، ۲- غلط، ۳- صحیح، ۴- صحیح، ۵- صحیح

② ۱- اس سے اللہ تعالیٰ کی طرف غلط تشریح منسوب ہوتی ہے، اور بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جھوٹی ترجمانی کرتا ہے۔ ۲- جی ہاں! اپنی رائے سے تفسیر کرنا ”تحریف“ کرنے میں شامل ہے۔ ۳- قرآن کریم کا مطالعہ خالی الذہن ہو کر کرنا چاہیے۔ ۴- جی نہیں! اہل مغرب کے اعتراضات سے بچنے کے لئے قرآن کریم کے معانی و تفاسیر میں تبدیلی کی گنجائش نہیں ہے۔ ۵- جی ہاں! صحیح ہے۔ یہ سب چیزیں قرآنی حقائق کے تابع ہیں۔ قرآن ان کے تابع نہیں ہے۔

۶- **ہدایت پانے والے :** (الف) قرآن کریم پڑھنے کے بعد جن لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا

خوف اور فکر آخرت پیدا ہو۔ ب- جن کے دلوں میں عاجزی و انکساری پیدا ہو۔ ج- قرآن کریم سن کر گناہوں سے توبہ کر لیں اور عمل کا سچا جذبہ پیدا ہو۔

گمراہ ہونے والے : (الف) قرآن کریم کے احکام کے مقابلے متکبرانہ روش اختیار کریں۔ ب- اس

کے احکام کا انکار کریں۔ ج- احکام قرآن پر عمل کرنے کے بجائے ان میں تحریف و تبدیلی کی کوشش کریں۔ د- جو اس

مصرعے کا مصداق ہوں۔ خود نہیں بدلتے قرآن بدل دیتے ہیں۔ ۷۔ وہ راستہ یہی ہے کہ خود مفسر بننے کی بجائے اسلاف بزرگان دین، علمائے کرام اور فقہائے عظام کی بیان کردہ تفاسیر کا اتباع کریں۔ اپنی رائے اور اپنے خیال سے خود قرآن کریم کا کوئی مطلب پیش نہ کریں۔ ۸۔ (۱) دلوں میں فکر آخرت پیدا ہونا، (۲) جنت کی طلب اور جہنم سے بچنے کی فکر، (۳) اس فانی دنیا سے دل اچاٹ ہونا، (۴) اللہ تعالیٰ سے ملنے کا شوق پیدا ہونا وغیرہ۔

③ شریک درس صرف اسی فرد کے خانہ پر ”م“ کا نشان لگائے جس کو اس نے یہ باتیں سمجھا دی ہیں۔

مشق نمبر ۲۰

① ۱۔ ایسی نئی نئی باتیں اور نظریات کا پرچار کرنا جو ہمارے آباؤ اجداد نے بھی کبھی نہیں سنی ہوں۔ اور مسائل شریعت میں ایسی نئی آراء پیش کرنا جو چودہ صدیوں سے آج تک علمائے کرام اور فقہائے عظام نے بیان نہ کی ہوں۔ عام لوگوں کے سامنے محقق، اسکالر کے طور پر ابھرنے کا ایسا جذبہ جس کے جوش میں پرانے اکابر بن امت کی تعلیمات کو فرسودہ بنا کر پیش کرتا ہو۔ ۲۔ علمائے کرام کے فوت ہو جانے سے دنیا سے علم اٹھ جائے گا۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ علم کا وجود علماء کرام کے وجود سے ہے۔ صرف کتابوں کے وجود سے نہیں۔ ۳۔ اپنی جہالت کی بنیاد پر خود بھی ہدایت کے راستے سے گمراہ ہوتے ہیں، ان کا پیروکار اور ان سے راہنمائی لے کر چلنے والا بھی گمراہ ہو جاتا ہے۔ بالکل ایسے ہی جیسا کہ ہسپتال میں داخل مریض ڈاکٹر کی دوا کی بجائے کسی دوسرے مریض سے ہی راہنمائی لے کر اپنا علاج کرے تو جو اس مریض کی صحت کا جو حشر ہوگا، یہی حشر روحانیت کی لائن میں جاہل سے راہنمائی لینے والے کا ہوتا ہے۔ ۴۔ بہت ضروری ہے۔ اس کے بغیر تو ہر شخص دین کا کھلونا بنا لے گا۔ جو چاہے دین میں تبدیلیاں کرے گا۔ ۵۔ جس طرح رشتہ داری میں سلسلہ نسب ہوتا ہے، جس سے فرد پہچانا جاتا ہے، کہ کس خاندان کا ہے اور اس کے آباؤ اجداد کیسے تھے۔ اسی طرح علمی سلسلے میں اساتذہ اور پھر ان کے اساتذہ سب کا کامل و مکمل ہونا ضروری ہے۔ یہاں تک کہ ان تمام واسطوں سے ہوتا ہوا اس کا علم اور عقیدہ کا آخری سرچشمہ رسول کریم ﷺ کی ذات گرامی قدر ہو۔ بالکل ایسے ہی جس طرح ڈاکٹر کا کوئی فیاض ہو نا اس کے ادارے سے پہچانا جاتا ہے، کہ یہ کہاں کا پڑھا ہوا ہے، اسی طرح عالم کا مستند ہونا بھی ادارے اور اساتذہ کرام سے پہچانا جاتا ہے۔ ۶۔ (المس)۔ استاذ مستند علم رکھتا ہو، ب۔ اس کے درس سے فکر اصلاح پیدا ہو، شریعت کے معاملات میں بے باکی اور جرأت پیدا نہ ہو، ج۔ وہ اپنی تعلیم کے ذریعے اسلاف امت کے ساتھ منسلک کرتا ہو۔ ۷۔ اپنی وضع قطع، تہذیب و تمدن اور شکل و صورت میں مغربی تہذیب کے سانچے میں ڈھلا ہوا نہ ہو۔ ۷۔ جی ہاں! بہت اثر ڈالتا ہے۔ حدیث شریف کے مطابق بندہ اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ جیسا اس کا دوست ویسا اس کا دین ہے،

دوست برا تو خود بھی برا۔ دوست اگر نیک ہے تو خود بھی نیک ہو جاتا ہے۔ ۸۔ جس کے ساتھ دوستی کرنے سے اللہ تعالیٰ کا قرب اور رضا حاصل ہو۔ ۹۔ قیامت تک ایسی جماعت ضرور رہے گی جو شریعتِ مطہرہ کی حدود کی ایک ذمہ دار فرض شناس چوکیدار کی طرح حفاظت کرے گی۔ ۱۰۔ (المس)۔ جو لوگ قرآن کریم اور سنت میں تحریف اور تبدیلی کریں گے ان کی نشاندہی کریں گے۔ ب۔ اہل باطل جو دین کے معاملے میں جھوٹ بولیں گے، یہ سچ ان کے سامنے کھول کر رکھ دیں گے۔ ج۔ جاہل لوگ جو قرآن کی غلط تشریحات کریں گے، یہ حق کو واضح کرتے رہیں گے۔

②

③ ۱۔ صحیح، ۲۔ غلط، ۳۔ غلط، ۴۔ صحیح، ۵۔ صحیح، ۶۔ صحیح، ۷۔ غلط، ۸۔ صحیح، ۹۔ صحیح، ۱۰۔ صحیح



بچوں اور نوجوانوں کے لیے انمول تحفہ

مثنوی مولانا روم کے ایمان افروز واقعات

ایسے سبق آموز اور حیرت انگیز واقعات کا سلسلہ جو عربوں کے مطالعہ سے

☆ نوجوانوں اور بچوں میں اخلاق کی اصلاح کا جذبہ پیدا ہو جائے ☆ اللہ تعالیٰ کی محبت اور معرفت حاصل کرنے کا پاکیزہ شوق ابھرے ☆ پرفتن دور میں ایمان کی حفاظت کے گھر حاصل ہو جائیں

از فیضانِ معرفت

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

جمع، ترتیب و تسمیہ

مفتی محمد نعیم

استاذ دارالافتاء جامعہ شرف المدارس گلشن اقبال کراچی
خلیفہ مجازیت

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ النور کراچی

0333-2375446

قرآنی علوم کے طالبین کے جذبہ انداز میں انتہائی مفید کورس

مُعَلِّمُ الْقُرْآنِ

- ★ تیس سالہ پر مشتمل عربی گرامر (صرف و نحو) کا آسان ماہانہ کورس
- ★ تمام عربی قواعد کی قرآنی مثالیں اور انتہائی سہل اور دلچسپ عملی مشقیں
- ★ نظریاتی اور فکری گمراہیوں سے بچنے کا حل قرآن و سنت کی روشنی میں
- ★ قرآن حکیم کے اساتذہ و معلمین اور مساجد کے ائمہ و خطباء کے لیے گرانقدر تحفہ

مرتب

مفتی محمد نعیم
استاذ اہل علم و شرف المدارس اہل سنت اہل کربلا

خلیفۃ مجاز بیعت

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ النور کراچی



جدید طرزِ بیان اور عملی مشقوں کے ساتھ

احکامِ اسلام کا خوبصورت مجموعہ

تفہیم الفقہ

مؤلف

مفتی محمد نعیم

استاذ دارالافتاء ہمدانیہ مدرسہ اہل سنت اقبال کراچی
خطیب مسجد توحید و توفیق آفیسرز ہاؤسنگ سوسائٹی ملیر کینیٹ کراچی

ناشر

مکتبہ النور کراچی

